نام کتاب: تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر

تصنیف: فیض ملت شیخ القرآن علامہ الحاج محمد فیض احمد صاحب اویسی رضوی

سن اشاعت اپریل 1999ء

صفحات

کتابت: اویسیہ کمپیوٹر، سیرانی مسجد بہاولپور

اہتمام: عطاء الرسول اویسی

کمپوزر: عامر رضاخان

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ جامع مسجد سیرانی روڈ بہاولپور پاکستان

تقریظ سعید حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ
ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان و مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم!

اس سے قطع نظر کہ اکابرین و اسلاف خاندان چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور قادریہ نے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کیا فرمایا، یا لکھا۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ آٹھ صدیوں سے مسلسل عرب و عجم کے مسلمان، پہاڑی، دیہاتی یا شہری عوام تا خواص، اتقیاء تا اولیاء اور علماء تا آئمہ سب کے سب بالاتفاق یہ تسلیم کرتے چلے آرہے ہیں کہ حضور سید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت مسلمہ کے پیران پیر، قطب الاقطاب اور غوث اعظم ہیں، ان کا یہ تسلیم کرنا ہی اپنی گردن کو جھکانا ہے اور قدمی هذا علی رقبته کلی ولی کا احقاق ہے، جب کہ یہ تواتر موجب یقین ہے پھر یہ علماء، اولیاء اور صالحین بموجب اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم، الایہ اور اولئك الذین انعم الله علیهم الایہ اور لا تجتمع امتی علی الضلالته، الحدیث، معیار حق و صداقت ہیں، لہذا سبیل المومنین کے اس راستہ سے برگشتہ ہونے والا نوله ماتولی الایہ اور من شذ شذ فی النار الحدیث اور من عادلی ولیاء فقد آذنته بالحرب کی راہ پر ہے۔ اعاذنا الله تعالی منه

محمد عبدالقیوم ہزاروی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(معذرت وشکوہ)

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم!

حضور غوث اعظم جیلانی شہباز لامکانی قندیل نورانی پیران پیر دستگیر دستگیران محی الدین الشیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک احسان فراموش ملانے کتاب لکھی تو الحمد للہ فقیر اویسی غفرلہ نے فوراً ایک دو ہفتہ میں اس کے رد میں ایک ضخیم کتاب "تحقیق الاکابر" فی قدم الشیخ عبدالقادر لکھ کر بمطابلہ حافظ الحاج محمد فیاض احمد قادری زیدہ مجدہ کے ادارہ کے سپرد کردی لیکن افسوس کہ دو سال بعد جواب ملا کہ ایک صاحب نے وعدہ کیا تھا لیکن اب ان کی کمر ٹوٹ گئی مالی حالات خراب ہو گئے فقیر نے یہ خبر سنی تو دل ٹوٹ گیا حالت غیر ہو گئی۔ لیکن چونکہ ہم حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نمک حلال غلام ہیں اسی لئے ہمت نہ ہاری مسودہ منگوا کر بچوں سے کہہ دیا ہے کہ اسے چھپوائیں دوسرے کام موخر کردیں تھوڑے ہی دنوں میں یہ چھپ کر قارئین کے ہاتھوں میں حاضر ہے۔ افسوس یہی ہے کہ جتنا فقیر نے اس کی اشاعت کیلئے جلدی کی اتنا ہی دیر ہو گئی۔ اس میں بھی کوئی حکمت ہو گی "کل امر مرہون باوقاتہ" لیکن حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے غلاموں نے اپنی غلامی کا حق ادا کردیا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے مندرجہ ذیل رد چھپ کر منظر عام پر آگئے۔

1- عزیزم مولانا علامہ طارق مجاہد جہلمی زید مجدہ کی کتاب "سید الاولیاء"
2- عزیز ڈاکٹر الطاف حسین صاحب سعیدی زید مجدہ کی کتاب "افضلیت غوث اعظم"
3- جناب اسرار الحسین صاحب زید مجدہ کی کتاب زیر طباعت
4- علامہ مولانا ممتاز احمد صاحب چشتی مدظلہ مدرس مدرسہ انوار العلوم ملتان کی تصنیف شائع ہو چکی ہے
5- فقیر اویسی غفرلہ کی تصنیف "تحقیق الاکابر"

بصیرپوری کی خرافات کے رد کی ابتداء ہوئی ہے ع

" آگے آگے دیکھئے ہوتے ہے کیا "

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

فقیر احیاء العلوم کے ترجمہ جلد چہارم کے مسودہ پر نظر ثانی میں مصروف تھا کہ اچانک الحاج محمد فیاض احمد قادری صاحب زید مجدہ ناظم اعلیٰ ادارہ معارف نعمانیہ لاہور کی طرف سے کتاب "حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ" موصول ہوئی۔ مطالعہ کے بعد جان لبوں پر آگئی کہ مدعیان اسلام کے افراد سے ایسی حرکت۔ شاید کسی کو شک ہو کہ مسلمان اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بغض و عداوت' یہ ناممکن ہے۔ فقیر فہرست ذیل میں چند نمونے عرض کرتا ہے اس سے آپ یقین کر لیں گے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جتنا اس بندۂ نفس کے بس میں توہین ہو سکتی تھی' کر ڈالی۔

کتاب میں مندرج ذیل امور کو نہ صرف بیان کیا گیا ہے بلکہ بزور بے حیائی دلائل

ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

فہرست غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گستاخیاں

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ و کیفیت
۱	سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث کی دعا سے غوثیت ملی	۶۰	ابن سقا کا واقعہ پڑھیے اس سے معلوم ہو گا کہ یہ بہتان تراشی ہے
۲	قدمی کا قول سکر میں ہوا	۶۳	عام اولیاء گویا وہ غوث اعظم سے افضل ہوئے
۳	ایسا قول نہ کرنے والے افضل ہوتے ہیں	۶۳	کہ ان کو نہ سکر ہوا اور نہ دعویٰ کیا
۴	اصحاب سکر سے اصحاب صحو افضل ہوتے ہیں	۶۶	غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکر ہوا اور دوسرے اولیاء صحو میں رہے لہذا یہ غوث اعظم سے افضل ہوئے
۵	قصیدہ غوثیہ و دوسرے قصائد غوث اعظم نے سکر میں کہے	۶۶	جسے مصنف سکر کہہ رہا ہے وہ مجازاً لفظی سکر ہے درحقیقت وہ صحو سے بھی اعلیٰ ہے
۶	سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا مدت حیات صاحب حال رہے، صاحب مقام نہ ہوئے۔ شیخ عبدالقادر پر شطحیات و ادلال کا غلبہ تھا۔ شیخ عبدالقادر صاحب مقام نہ ہوئے ہر بدل بقدر ادلال ناقص ہوتا ہے	۷۶ تا ۸۵	غوث پاک سے صاحب مقام ہونے کی نفی کر دی حالانکہ آپ نے بیشمار اولیاء کو صاحب مقام بنایا۔ شطحیات و ادلال ثابت کر کے غوث اعظم کو ناقص لکھا...... حالانکہ یہ شطحیات و

		ادلال غوث اعظم کے کمالات کی دلیل ہیں (فقیر عرض کرے گا)
۶...... اہل عراق پر ابقاء حال مع سوء ادب غالب ہے۔ ابوالسعود کے سوا اہل عراق میں سے کوئی بھی اس سے نجات نہ پاسکا	۸۵ تا ۸۶	ناظرین غور فرمائیں کہ غوث اعظم کو بے ادب لکھ رہا ہے اسے حیاء بھی نہ آئی
۷...... اظہار شطح نقص ہے (پہلے ثابت کر چکا ہے کہ غوث اعظم شطحیات میں مبتلا رہے)	۸۶	سمجھے آپ ناظرین کیا تمہارا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناقص ہے؟
۸...... اولیاء چار قسم ہیں سب سے کم درجہ اولیاء ظاہر ہیں ان میں عبدالقادر جیلانی ہے	۸۹	گھٹیاولی عبدالقادر؟ انا للہ و انا الیہ راجعون
۹...... شیخ ابوالسعود شیخ عبدالقادر سے اکمل یہ مصنف تحقیقی جائزہ کا اپنا نظریہ ہے	۹۲	حالانکہ اسے کامل خود غوث اعظم نے بنایا تھا
۱۰...... اعلیٰ مقام عبودیت اور گھٹیا ادلال		(معاذاللہ) عبدالقادر جیلانی کا مرتبہ گھٹیا ہے
۱۱...... شیخ عبدالقادر مقام ادلال میں رکے رہے	۱۱۳	یہ روکنے والا کون ہے؟ گمراہ کو کون سمجھائے
۱۲...... عبدالقادر جیلانی نے تعریف میں افراط کیا	۱۱۳	معاذاللہ ثم معاذاللہ
۱۳...... شیخ عبدالقادر جیلانی کے مرید غالی دلائل سے ثابت کیا کہ یہی (شاہ عبدالحق سے امام احمد رضا تک سب غالی ہیں)	۱۱۵	دلائل غلط...... تردید پڑھیں گے تو ان شاء اللہ واضح ہو جائے گا

۱۴...... عبدالقادر صاحب حال تھے اور صاحب حال مغلوب العقل ہوتا ہے		گویا غوث اعظم بے عقل ہو کر زندگی گزارتے رہے (معاذاللہ)
۱۵...... شیخ عبدالقادر ایک ولی اللہ سے پیچھے یعنی کم درجہ	۱۹۴	غوث اعظم کو گھٹانے کی ناکام سازش
۱۶...... شاہ سلیمان محبوب سبحانی علیہ الرحمہ سلسلہ چشتیہ میں بے شمار محبوب سبحانی ...... قدمی کا مرتبہ شاہ سلیمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو	۲۰۳	اس سے یہ مراد لینا کہ یہ چشتیہ حضرات حضور غوث اعظم کے ہم پلہ و ہم مرتبہ تھے یہی اشارہ سمجھنے کا ہے
۱۷...... ہمارے مشائخ (چشتیہ) کامل ترین اصحاب صحو تھے	۲۴۱	پہلے ثابت کر چکا ہے کہ غوث اعظم اصحاب سکر سے ہیں اس سے نتیجہ نکالئے کہ چشتیہ اولیاء غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل تھے
۱۸...... جیلانی کا اجمیری سے فیض پانا	۲۵۷	برعکس
۱۹...... تفریح الخاطر کی جھوٹی حکایات اور گمراہ کن	۲۵۹	صرف اس لئے کہ اس میں غوث اعظم کے کمالات و کرامات کا ذکر ہے

۲۰...... اپنے دعاوی سے غوث اعظم نے توبہ کی وغیرہ وغیرہ-----

نوٹ: اس منحوس کتاب میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے لکھنا گوارہ نہیں کیا۔ اتنا بغض دیوبندیوں وہابیوں کو بھی نہیں جتنا اس کتاب میں ہے...... یہ چند نمونے صرف اہل انصاف سلسلہ چشتیہ کے احباب سے ہی نہیں بلکہ جملہ عالم اسلام کے علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام سے اپیل ہے کہ آپ حضرات کو اگر یہ جملہ امور گوارا نہیں تو حق کی آواز بلند کیجئے' اس گستاخ بے ادب مصنف تحقیقی جائزہ توبہ کروایئے ورنہ قیامت میں ہم مدعی تو ہوں گے ہی ان شاء اللہ لیکن محبوب سبحانی شیخ

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف مصنف سے اپنی توہین کا بدلہ لیں گے بلکہ آپ حضرات سے مطالبہ فرمائیں گے کہ زندگی بھر تو ان کے صدقے پر پلتے رہے لیکن ایک منہ پھٹ گستاخ کو بھی نہ سمجھا سکے-----

نوٹ: گستاخ اولیاء کا انجام برباد ہوتا ہے اور مصنف تحقیقی جائزہ امام الاولیاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا گستاخ ہے.....اس کا انجام زندگی میں برباد ہوگا

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

تحقیقی جائزہ کے دلائل کا حال

ایک صدی قبل ایک منہ پھٹ گستاخ نے اسی طرح کے بکواسات لکھے جس کے رد میں "السیف الربانی" عربی میں شائع ہوئی۔ تحقیقی جائزہ کے مصنف نے اکثر انہی بکواسات کو دہرایا ہے' جو اپنی طرف سے افتراء بازیاں کی ہیں' فقیر نے السیف الربانی کی اصل عبارت مع ترجمہ اور مزید چند دلائل وتردیدات عرض کیا ہے اور اس کا نام رکھا ہے:

تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبد القادر

و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی حبیبہ الکریم و علی الہ و اصحابہ اجمعین(۱)

(۱)..... محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاول پور' ۲۹ صفر ۱۴۱۹ھ

تمہید

بسم الله الرحمن الرحيم...... الحمد لله الذى كشف لاوليائه ما لا يحيط بعلم العقل و القياس و اوصل حبيهم و معتقديهم الى ما لا يمكن الوصول اليه لسائر الناس و الصلوة على حبيبه المصطفى و رسوله المجتبى الذى لا يمكن العروج الى مراتب العلى الا بمتابعته فيما اتى فمن كان متابعته اكثر ففضله اعظم و اوفرا ان اكرمكم عند الله اتقكم و على اله و اصحابه نجوم الهدى و على جميع متبعيه اهل الكرم و التقى......اما بعد

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہر ولی اللہ پر مسلم ہے۔ عوام اس حقیقت سے ناآشنا سہی بلکہ بہت سے علم کے دعویٰ کے باوجود اصل مسئلہ سے بے خبر ہیں لیکن تصوف سے لگاؤ رکھنے والے اہل علم کو بخوبی علم ہے کہ ہر ولی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احسان کرم کا مرہون ہے۔ اس لئے کوئی ولی اللہ ولایت سے فائز نہیں ہوتا جب تک آپ کی مہر ثبت نہ ہو۔ اور یہ سلسلہ تا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاری رہے گا یہی وجہ ہے کہ ہر سلسلہ کا ہر ولی قدم بر گردن کا قائل تھا اور ہے صرف قدم سے ظاہری مراد ہے یا کچھ اور۔ اور گردن سے کیا مراد ہے' اگر گردن صرف جسم کی مراد ہے تو پھر حضور غوث اعظم دستگیر کا قول مذکور صرف اور صرف آپ کے ہم زمان اولیاء کرام کے لئے ہے' جملہ اولیاء اسلاف کی اس توجیہہ کو نہ سمجھتے ہوئے بعض دوست کہتے ہیں کہ آپ کا قدم صرف آپ کے ہم زمان اولیاء کرام پر ہے باقی رہی فضیلت تو کوئی بھی اس کا نہ آج منکر ہے نہ پہلے کوئی تھا۔ اگر قدم سے مراد ظاہری قدم ہے اور متقدمین و متاخرین اولیاء کرام کی گردنیں مراد ہیں تو بھی حق

ہے کیونکہ عالم ارواح سے متمثل ہو کر گردنیں جھکائی تھیں اور یہ ممکن بھی ہے اور شریعت و طریقت میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ فقیر اس رسالہ میں صرف اور صرف چند کتابوں کے حوالہ جات اور چند اولیاء متقدمین و متاخرین کے اقوال عرض کرے گا تاکہ محب اولیاء کرام کی خلش باقی نہ رہے۔

فائدہ

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

رقبۃ اولیاء اللہ میں صحابہ کرام، ائمہ اہل بیت عظام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل نہیں کیونکہ عرفاً انہیں اولیاء کرام نہیں کہتے اگرچہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی بطریق اولیٰ اولیاء اللہ ہیں----اس اعتراض کا ازالہ فرمایا کہ ہر صحابی ولی بھی ہے فلہٰذا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول عام مانا جائے تو صحابہ کرام کی توہین ہے۔ (چشتی)

چشت اہل بہشت

بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ قول شطحیات سے ہے یہ بھی صحیح نہیں چشتیہ سلسلہ کے بعض جہال نے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دینے کی سعیِ خام کی حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ نے ان کے رد میں لکھا کہ آپ (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا سچا اور پاک فرمان، قدم میرا ولی کی گردن پر ہے از قبیل شطحیات نہیں جیسا کہ بعض کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ سے ایسے دعاوی کیا کرتے ہیں بلکہ مقام محمود استقامت و تمکین میں فرمایا اور نہ ہی محبوب الٰہی سیدنا نظام الدین دہلوی قدس سرہ سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی سے افضل ہو سکتے

ہیں-----

نقشبندی بزرگ

بعض نقشبندی حضرات سیدنا مجدد الف ثانی حضور امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مکتوب شریف سے غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ حضور غوث اعظم کا قدم مبارک صرف اور صرف اپنے معاصرین پر ہے اولین و آخرین اولیاء اس میں شامل نہیں۔ یہ حضرات بھی غلطی پر ہیں۔ ان تمام اقوال ضعیفہ کے جوابات فقیر نے اپنی ضخیم کتاب ,,اقدام محی الدین علی رقاب الکاملین ''میں تفصیل سے لکھ دیئے ہیں-----

دیوبندی فرقہ

دیوبندی فرقہ طریقت کا مدعی ہے' ان کے بھی دو طرح کے مذہب ہیں-----

(۱) ... ابن تیمیہ کے پیروکار ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ قول سکر میں کہا گیا ہے لیکن بعد کو غوث اعظم نے توبہ کرلی تھی' اس کی تفصیل اور رد فقیر کی کتاب مذکور (۱) میں ہے-----

(۲) ... صرف معاصرین پر قدم سے یہ احتمال بھی ہے کہ معاصرین کے علاوہ متقدمین و متاخرین سب پر ہے' اس کا حوالہ اسی رسالہ میں آئے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ نے شاہ عبدالحق اور پیر سید مہر علی شاہ قدس اسرارہم اور جمہور کی طرح اپنا عقیدہ حدائق بخشش شریف میں ظاہر فرمایا۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں آقا تیرا

---

(۱)..... تحزبی اسی قول کا پیروکار ہے۔ افسوس ہے ان اہل علم و مدعیان تصوف پر جو صرف سلسلہ کے تعصب پر ابن تیمیہ کی گود میں جارہے ہیں ..... (اویسی غفرلہ)

مقدمہ

تحقیق علمی سے پہلے مقدمہ پڑھ لیں تاکہ الجھنیں دور ہوں۔ تفصیل آگے چل کر عرض کروں گا-----

(۱)۔۔۔ قدم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام، ائمہ طاہرین وامام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو شامل نہیں جو انہیں شامل کرتا ہے وہ گمراہ اور بے دین ہے-----

(۲)۔۔۔ قدم سے ضروری نہیں کہ یہی عرفی معنی مراد ہو بلکہ قدم سے بلندی مرتبہ، فوقیت سلسلہ اور کرامت کثیرہ بھی مراد لی گئی ہے جو صاحب عرفی معنی نہیں مانتا وہ بھی قابل ملامت نہیں اور جو مانتا ہے وہ بھی غلطی پر نہیں-----

(۳)۔۔۔ گردن سے بھی ضروری نہیں کہ عرفی معنی مراد لیا جائے۔ بلکہ اس سے سر تسلیم خم اور تابعداری مراد ہو تو بھی حرج نہیں یہ دونوں معنی مراد لینے والے حق پر ہیں-----

(۴)۔۔۔ ماسوا استثناء مذکور کے باقی تمام اولیاء کرام سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل اور امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سواسب پر فیض پہنچانے والے ہیں اگر کوئی انکار کرتا ہے تو اس کو ضروری ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کسی دوسرے ولی کو افضل ماننے سے زبان پر تالے مارے ورنہ مارا جائے گا-----

(۵)۔۔۔ **قدمی ھذہ**۔۔۔ الخ کا دعویٰ ایسا نہیں کہ اس سے انکار کیا جائے جب کہ اولین و

آخرین اولیاء کرام پر قدم غوث کا ثبوت ملتا ہے-----

(۶)......اولیاء کرام کی ایسی فضیلت جو نبوت و الوہیت کے خصوصیات سے نہیں اس کا قبول کرنا ضروری ہے-----

(۷)......کرامات اولیاء کا انکار معجزات انبیاء علیہم السلام کے انکار کے مترادف ہے اور "قدمی هذه...... الخ" غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منجملہ کرامات سے ہے-----

(۸)......"قدمی هذه......الخ" کا انکار بعض اولیاء پر غضب الٰہی کا سبب بنا۔ آج بھی اس کا انکار غضب خداوندی کا موجب بن سکتا ہے-----

(۹)......"قدمی هذه......الخ" کا اقرار و تصدیق سابق دور کے اولیاء کرام کے مراتب علیا کی ترقیات کا سبب بنا آج بھی اس کا اقرار و تصدیق بفضلہ تعالیٰ صدہا برکات روحانی کا موجب ہے۔ آزما کر دیکھئے-----

(۱۰)......قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله-----

ترجمہ:"میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے"

عقائد سے تعلق ہے نہ احکام شرعیہ سے، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سے ہے اور طریقت کا ایک فرعی جزئیہ، جس کے منکر کو فاسق و فاجر تک بھی نہیں کہہ سکتے، ہاں استخفاف اور توہین مد نظر ہو تو اس کا حکم اور ہے لیکن ایسا کوئی نہیں ہو گا سوائے وہابیہ کے یا اس بدبخت کے جس نے تحقیقی جائزہ کتاب لکھ ماری ہے-----

(۱۱)......قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله کا حکم جمیع اولیاء متقدمین و متاخرین کو شامل ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم عصر اولیاء کرام نے ظاہری جسمانیت سے سر جھکایا اور متقدمین کے لئے روحانی تسلیم خم ماننا ہو گا اس حکم سے صحابہ کرام و اہل بیت عظام و امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام مستثنیٰ ہیں اس کی وجہ آگے چل کر عرض کروں گا-----(ان شاء اللہ)

(۱۲)......تمام سلاسل طیبہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کو سیدنا غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض حاصل ہوا-----

(۱۳)...... ہر ولی اللہ کی ولایت پر جب تک حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر ثبت نہ ہو وہ ولایت کے مرتبہ پر فائز نہیں ہو سکتا یہ حکم عام ہے خواہ کسی کو براہ راست رسول خدا علیہ السلام سے روحانی طور پر فیض کیوں نہ نصیب ہوا ہو-----

(۱۴)...... قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله کا ارشاد غوثیہ حکم ایزدی تھا اسے سکر سے تعبیر کرنا علمی خامی ہے-----

(۱۵)...... قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله قدیم سے متفق علیہ چلا آیا ہے ہر سلسلہ چشتیہ' قادریہ' نقشبندیہ اور سہروردیہ) کے جملہ اکابر نے بلا نکیر مانا ہے اب نئے اجتہاد کی ضرورت نہیں اس سے عوام میں انتشار ہو گا-----

مذاہب

قدمی هذه...... الخ کے متعلق اسلاف و اخلاف میں مندرج مذاہب ہیں-----

(۱)...... قدمی هذه...... الخ کا قول سرے سے غلط ہے (وہابیہ کا مذہب)-----(۱)

(۲)...... قدمی هذه...... الخ سے صرف فضیلت مراد ہے وہ بھی اپنے ہم عصر اولیاء تک اور بس آنے والے بعض اولیاء آپ پر بعض اعتبار سے افضل ہیں (یہ بعض جاہل صوفیوں کا مذہب ہے-----(۲)...... (اسی میں "تحقیقی جائزہ کا مصنف اور اس کے حامی" بھی ہیں)

(۳)...... قدمی هذه...... الخ شطحیات سے ہے یعنی اس کا معنیٰ و مفہوم غیر معلوم۔ لیکن افضلیت علی الاطلاق کے قائل ہیں-----(۳)

(۴)...... قدم سے حقیقی قدم مراد ہے لیکن ہم عصر اولیاء کرام اور وہ بھی منتہی' مبتدی اولیاء سالکین پر قدمی هذه...... الخ کا اطلاق ناموزوں ہے (۴)...... لیکن افضلیت علی

(۱)...... حاشیہ السیف المسلول----- (۲)...... حاشیہ غوث اعظم برخوردار ملتانی----- (۳)...... عوارف المعارف----- (۴)...... مقابس المجالس-----

الاطلاق کے یہ بھی منکر نہیں-----

(۵)...... ہم عصر پر تو حقیقی مراد ہے متقدمین و متاخرین پر عالم مثال اور عالم ارواح میں-----(یہی جمہور کا مذہب ہے)

(۶)...... قدم سے اعلیٰ مرتبت مراد ہے جسے متقدمین نے بھی تسلیم کیا ہے اور متاخرین نے بھی سر تسلیم خم کیا-----

فیصلہ

دو پچھلے مذاہب کی تصریحات از اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ بکثرت ہیں، چوتھے مذہب کا منشا بھی دوسرے دو پچھلوں کے موافق ہے صرف لفظی نزاع ہے ایسے ہی شطحیات والوں کا بھی منشا ان کے مطابق ہے۔ جہال صوفیہ کی مانتا کون ہے؟ خواہ وہ چشتی ہیں یا نقشبندی...... لیکن ان کو کافر یا فاسق نہ کہا جائے البتہ ان کو ملامت کی جائے تاکہ پیر پیراں دستگیر دستگیراں کے گستاخوں میں نہ ہو ہاں اگر وہ وہابیہ کی طرح گستاخانہ طور نہیں مانتا یا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان عالی کو خفیف سمجھتا ہے تو وہ بھی وہابیہ کا برادر خورد سمجھا جائے گا----- جیسے تحقیقی جائزہ کا مصنف اور اس کے حواری-----

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ذیشان

قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله

میرا قدم ہر ولی کی گردن پر حق ہے اور امر من اللہ اور عام ہے اور زمان و مکان کی قید سے مقید نہیں اور نہ سکر و شطحیات کے قبیل سے اسے سکر، شطحیات اور صرف حاضرین مجلس اور اپنے وقت کے ساتھ مخصوص کرنا خلاف تحقیق ہے-----

اصل واقعہ

متعدد کتب میں ہے کہ آپ کے معاصرین اور حاضرین مجلس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم آپ کی ایک مجلس وعظ میں جو محلہ حلبہ کے اندر آپ کے مہمان خانہ میں منعقد ہوئی تھی،

حاضر تھے۔ اس مجلس میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوران وعظ میں فرمایا تھا: قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله اس پر تمام اولیاء کرام نے سر جھکا دیا----(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۷)

(۲)...... حضرت ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ نے باسناد صحیح نقل کیا ہے کہ جس وقت حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا قدمی علی رقبة کل ولی لله تو اس وقت تجلی حق آپ کے قلب پر متجلی تھا اور ملائکہ مقربین کے ہاتھوں حضور اقدس ﷺ کی جناب اقدس سے خلعت عطا ہوئی اور وہ آپ کو پہنائی گئی جس میں تمام اولیاء کرام موجود وماتقدم وماتأخر یعنی احیاء باجساد خویش واموات بارواح خود موجود تھے اور ملائکہ ورجال الغیب آپ کی اس مجلس کے اردگرد احاطہ کیے ہوئے تھے اور ہوا میں صف بصف قائم تھے پس بمجرد فرمانے اس قول کے یہ حالت ہوئی کہ: ولم یبق ولی فی الارض الاحنا عنقه

ترجمہ: ,,کوئی ولی زمین میں موجود نہ رہا جس نے کہ اس فرمودہ کی تعمیل کے لئے گردن خم نہ کی ہو"

یعنی اعترافاً بمکانته آپ کے مرتبہ کی بلندی کے اعتراف میں-----

قلائد الجواہر، صفحہ ۲۳----نفحات الانس، جامی نقشبندی، صفحہ ۵۸-----برخوردار ملتانی کی کتاب غوث اعظم، صفحہ ۲۴۵-----بہجۃ الاسرار، جلد ۸، صفحہ ۷-----نزہۃ الخاطر، ملا علی قاری، شارح مشکوۃ، صفحہ ۳۵-----

قبل از ولادت

حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضور غوث اعظم پاک کے والد گرامی کو حضور ﷺ کے علاوہ جملہ انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم السلام نے یہ بشارت دی کہ:

جمیع الاولیاء سوی الائمة المعصومین رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین یکونون تحت طاعة ولدك هذا و یضعون قدمه علی اعناقهم و تکون

طاعتهم سببا لترقی درجاتهم و من ینحرف عن طاعته یقع من ذروه القرب الی اسفل البعد والحرمان----(تفریح الخاطر، صفحہ ۳۰)

"سوائے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے تمام اولیاء کرام آپ کی طاعت کریں گے اور آپ کا قدم اپنی گردنوں پر رکھیں گے جو اعراض کرے گا وہ قرب سے خارج ہو کر محرومی کے گڑھے میں جا پڑے گا"

فائدہ

اس سے بھی وہی ثابت ہوا جو ہم نے پہلے عرض کیا کہ آپ کا قدم پہلے اور بعد تمام اولیاء کرام کی گردنوں پر ہے خواہ اس سے قدم حقیقی مراد ہو یا فضیلت مطلقہ اور ان کی گردنوں سے حقیقی گردنیں مراد ہوں یا سر تسلیم خم یعنی نیاز مندی اور عالم مثال میں ان کے اجساد کریمہ مراد ہوں یا روحانی کیفیت-----

جس کی منبر بنی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حب اولیاء کرام

حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب فرمایا ہے کہ ع

حب درویشاں کلید جنت است

"اللہ والوں کی محبت جنت کی کنجی ہے اور ان سے بغض دوزخ کا ایندھن بنتا ہے"

احادیث مبارکہ حب اولیاء کرام

حضور نبی پاک ﷺ نے اولیاء کرام سے محبت کی شدید تاکید فرمائی ہے:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا، "کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے؟ آج میں انہیں اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دوں گا اور آج

میرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں"-----(صحیح مسلم)

(۲) ایک بار جناب رسول پاک ﷺ نے حضرت ابوذر سے فرمایا' ابوذر! ایمان کی کون سی شاخ زیادہ مضبوط ہے؟ انہوں نے عرض کیا' اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں-----

آپ ﷺ نے فرمایا' صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے آپس میں دوستی رکھنا اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں سے محبت اور بغض رکھنا-----(یعنی اللہ والوں سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا-----(بیہقی)

(۳)...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' جناب حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے نیک مسلمان بھائی سے جو کسی دوسرے گاؤں میں رہتا تھا ملاقات کے لئے جانے کا ارادہ کیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں اس کے انتظار میں ایک فرشتہ بٹھا دیا' جب وہ شخص وہاں پہنچا' فرشتے نے اس سے پوچھا' کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا' اپنے بھائی سے ملنے کے لئے فلاں گاؤں جا رہا ہوں' فرشتے نے پوچھا' کیا اس پر تیرا کوئی حق نعمت ہے' جسے لینے کے لئے جا رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہوں' فرشتے نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور تجھے یہ بشارت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے ایسے ہی محبت رکھتے ہیں جیسے تو اللہ تعالیٰ کے لئے اس شخص سے رکھتا ہے-----(صحیح مسلم)

(۴)...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا' جنت میں یاقوت کے ستونوں کے اوپر زبرجد کے بالا خانے ہیں ان کے کھلے دروازے اس طرح چمکتے ہیں جیسے روشن ستارے' یہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں' باہم بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں ملتے ہیں-----(بیہقی شریف)

عقلی دلیل

اولیاء کرام سے اس لئے محبت و عقیدت ہوتی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے' یہی وجہ ہے کہ ہم نے دنیاداروں بادشاہوں کے دروازوں پر کبھی جبہ سائی نہیں کی بلکہ ہم انہیں آنکھیں اٹھاکر نہیں دیکھتے' اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتے' اگر رکھتے بھی ہوں گے تو ہمارے کام نہیں آتے جتنا ہمیں اللہ والوں سے تعلق نصیب ہوتا ہے اور یہ اسلامی قانون ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ سے نسبت ہو اس سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے-----

مثلاً قرآن پاک کا احترام اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' بالواسطہ اللہ تعالیٰ ہی کا احترام ہے-----بیت اللہ شریف کا احترام اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر ہے' بالواسطہ اللہ تعالیٰ ہی کا احترام ہے-----جناب رسول پاک ﷺ کا احترام اس لئے کہ آنجناب ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور محبوب ہیں' بالواسطہ اللہ تعالیٰ ہی کا ادب واحترام ہے-----(قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جناب رسول پاک ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا)

حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کا اکرام بالواسطہ جناب رسول پاک کا اکرام ہے-----اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا احترام واکرام بالواسطہ اللہ تعالیٰ ہی کا احترام واکرام ہے-----جب ہم کسی اللہ والے کو اس لئے ملتے ہیں کہ اس کی صحبت سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور قرب الٰہی کی طرف قدم بڑھے' طبیعت میں عبادت اور نیکی کا شوق پیدا ہو یا اس کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی باتیں کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات کی بلندی کا باعث بنتا ہے-----

اس قاعدہ پر جس ولی اللہ کو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوگا اس قدر مخلوق کو اس سے رابطہ ہوگا' سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معاملہ میں سرفہرست ہیں اس لئے کہ آپ جملہ اولیاء کرام کے سر کے تاج ہیں یہی وجہ ہے کہ سب نے آپ کے قدم کے آگے سر رکھ دیا یعنی اطاعت قبول کرلی-----

فائدہ

یہ جاننا ضروری ہے کہ بعض بزرگان دین نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں مختلف روایات بیان کی ہیں جو آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص تھیں مگر بعض روایات مطلق تھیں چونکہ آپ سید الاولیاء ہیں آپ کے لئے تقدم و تأخر کی روایات حضرت خضر علیہ السلام کے علاوہ بھی واقع ہوئی ہیں اور آپ کی فضیلت متقدمین و متأخرین مشائخ دونوں پر یکساں وارد ہوتی ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ شہود عدول کی مثبت زیادت راجح ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکایات اور معاملات کی تمام اولیائے وقت نے تائید و توثیق کی ہے۔ اس طرح کی تعظیم کسی دوسرے ولی اللہ کو نصیب نہیں ہوئی۔ آپ کے مناقب اور مآثر اتنے زیادہ ہیں کہ بہجۃ الاسرار اور دوسری ہزاروں کتابیں ان سے بھری پڑی ہیں-----

یاد رہے کہ قدم کے آگے سر رکھنے کے بارے میں بعض لوگوں کو اختلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ محض ناسمجھی ہے ورنہ حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی وضاحت خود فرمائی ہے کہ :

ہر ولی کے قدم نبی کے قدم پر ہوتے ہیں اور میرا قدم میرے جد مکرم علیہ ﷺ کے قدمون پر ہے۔ حضور کا قدم اٹھتے ہی میں نے اپنا قدم آپ کے نشان پا پر رکھا ہے۔ میرا یہ قدم اقدام نبوت پر ہوتا ہے اس مقام کو نبی کے بغیر کوئی نہیں پا سکتا اور یہ بات جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خاص تھی۔ اور آپ ہی کو نصیب ہوئی۔ تحقیقی جائزہ کے مصنف نے اسے عام رکھ کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان گھٹانے کی سعی ناکام کی ہے' اس کا انجام ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب دیکھ لے گا۔ کیونکہ اولیاء کے گستاخ کا انجام برا ہوتا ہے' بالخصوص سید الاولیاء سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گستاخ کی تباہی تو اور زیادہ عبرتناک ہے-----

بہر حال فقیر نے اس رسالہ میں صرف اور صرف اثباتی پہلو سامنے رکھ کر یہ رسالہ تیار کیا

ہے اس پر امت اضافات کا پہلو و دیگر حقائق دوسرے رسالہ "اقدام محی الدین علی رقاب الکاملین" میں تفصیلاً لکھا ہے۔ اہل علم سے اپیل ہے کہ فقیر کی جس تحریر سے خلش ہو تو فقیر کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ اگر فقیر کی تحریر مبنی بر حقیقت ہے تو دعاؤں سے نوازیں ـــــ

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

بہاولپور ـــــ پاکستان

۲۸ ربیع الاول شریف ۱۴۱۹ھ بروز سوموار

۲۹ جون ۱۹۹۸ء

قدم غوث بر گردن اولیاء کی روایات

مندرجہ ذیل روایات میں روایت اول تاویلاً اور دیگر روایات کشفاً سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ اولیاء کرام کی گردن پر قدم رکھنے کے متعلق ملاحظہ ہوں-----

بشارت نبوی

ابو داؤد شریف میں ہے کہ :

قال علی و نظر الی ابنه الحسن ان ابنی هذا سید كما سماه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم سیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیكم یشبه فی الخلق لا یشبه فی الخلق

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے صاحبزادہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا' یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سید رکھا' اس کی پشت سے ایک جوان پیدا ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا ہم نام ہوگا' وہ آپ کی سیرت میں آپ کے مشابہ ہوگا صورت میں نہیں"-----

ف : اس حدیث میں جوان سے مراد تمام شارحین نے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد لئے ہیں لیکن حضرت علامہ بحر العلوم لکھنوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ :

ایں حدیث اشارہ است از اولادوے مولانا و سیدنا و مرشدنا سید ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی (زاد اللہ تعالیٰ شرفہ) کہ پیدا نمود و گردانید قدم او بر رقاب کل ولی اللہ

اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوں گے' جن کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا-----(میلاد نامہ شیخ بر حق بحوالہ قیامت' تصنیف بحر العلوم لکھنوی' صفحہ ۱۸' ۱۷)

شب معراج ایک سبز مرغ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے سدرۃ المنتھی کے متصل ایک بارگاہ بانوار' آراستہ و پیراستہ دیکھی اس میں دو مرغ سبز و سپید نہایت خوش پیکر دیکھے' سفید تو بجائے خود متمکن ہے اور سبز دم بدم پرواز کرتا ہے اور عرش بریں پر پرواز کر جاتا ہے اور پھر اپنے مقام پر آ جاتا ہے' میں نے بارگاہ لایزال سے ان کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ سپید مرغ بایزید بسطامی اور مرغ سبز سید عبد القادر ہیں دونوں آپ کے امتی ہیں اور سید عبد القادر آپ کی اولاد سے ہوں گے-----(میلاد نامہ شیخ بر حق بحوالہ قیامت' تصنیف بحر العلوم لکھنوی' صفحہ ۲۸' ۲۷)

پرواز غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کارپردازان قضاء و قدر جملہ ارواح انبیاء و اولیاء کرام کو بارگاہ حق میں لائے ان میں تین صفیں مرتب کیں-----

(۱)..... ارواح انبیاء-----

(۲)..... ارواح اولیاء-----اور

(۳)..... ارواح عوام-----

اس وقت غوث اعظم کی روح پرواز کر کے صف اول میں بار بار شامل ہوتی جسے ملائکہ کرام بار بار صف اولیاء میں لاتے لیکن روح غوث اعظم قرار نہ پاتی' ملائکہ نے حضور سرور عالم ﷺ کے حضور استغاثہ کیا' حضور ﷺ نے روح غوث اعظم سے فرمایا:

آج آپ صف اولیاء میں ٹھہریے کل قیامت کے دن میں آپ کو مقام محمود کے پہلو میں

جگہ دی جائے گی اس پر نہایت مسرت سے صف اولیاء میں رونق افروز ہوئے(۱)-----(میلاد نامہ شیخ برحق بحوالہ قیامت' تصنیف بحر العلوم لکھنوی' صفحہ ۲۹'۲۸)

خود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ,, کل ولی للہ،، مطلق ہیں' جس میں زمانہ کی قید لگانا قیاس آرائی اور روحانی خسارہ کے مترادف ہے-----

واقعات و شواہد اور کتب مشائخ کی تصدیق بھی ہے اس سے اولین و آخرین تمام اولیاء کرام مراد ہیں چنانچہ تفصیل حاضر ہے-----

موجود فی المجلس

امام اوحد' علامہ شطنوفی نے روایت کی ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرمارہے تھے اور اس روز کی مجلس میں محدثین' علماء اعلام' فقہاء کرام' اولیاء عظام' مثل ۱.....امام الاجل ابو یعقوب یوسف الہمدانی' ۲.....شیخ موسیٰ بن ماھین الزولی' ۳.....شیخ بقا بن بطو' ۴.....شیخ علی بن الہیتی' ۵.....شیخ ابو النجیب عبد القاہر السہروردی' ۶.....شیخ کبیر شہاب الدین عمر بن محمد السہروردی' ۷.....شیخ ابو الکرم الاکبر المعمر' ۸.....شیخ ابو العباس احمد بن علی الجوشقی' ۹.....شیخ ماجد الکردی' ۱۰.....شیخ ابراہیم بن دینار النہروانی' ۱۱.....شیخ عثمان ابو عمرو بن مرزوق القریشی' ۱۲.....شیخ مکارم الاکبر' ۱۳.....شیخ مطر البازرانی' ۱۴.....شیخ جاگیر' ۱۵.....شیخ خلیفہ بن موسیٰ الاکبر' ۱۶.....شیخ ضیاء الدین ابراہیم الجونی' ۱۷.....شیخ ابو عبد اللہ بن محمد الربانی القزوینی' ۱۸.....شیخ ابو عبد اللہ قضیب البیان الموصلی' ۱۹.....شیخ عثمان البطائی' ۲۰.....شیخ ابو العباس البقلی' ۲۱.....شیخ عبد اللہ الیاسین' ۲۲.....شیخ ابو العباس احمد بن علی القرشی' ۲۳.....شیخ داؤد' ۲۴.....شیخ ابو عمرو بن احمد العراقی' ۲۵.....شیخ سلطان بن احمد

(۱).....اس روحانی پرواز پر اعتراضات کے جوابات کے لئے حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصنیف,, کرامات غوثیہ فتاویٰ،، مطبوعہ دار الفیض گنج بخش لاہور کا مطالعہ کیجئے--

المزین' ۲۶..... شیخ ابو بکر الشیبانی' ۲۷..... شیخ ابو العباس الاستاذ' ۲۸...... شیخ ابو محمد احمد بن عیسی الکوبجی' ۲۹..... شیخ مبارک بن علی الجمیل' ۳۰..... شیخ ابو البرکات بن معدان العراقی' ۳۱..... شیخ عبد القادر بن حسن البغدادی وغیرہ وغیرہ-----(۱)

مامور من اللہ

اس پر بھی جمیع اولیاء کرام کا اتفاق ہے کہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمایا کہ رئیس المکاشفین شیخ اکبر قدس سرہ "فتوحات" کے باب ۳۷ میں بعد ذکر اقسام اولیاء اللہ فرماتے ہیں:

و منهم رضی الله عنهم رجل واحد وقد تکون امرء ة فی کل زمان آیته (وهو القاهر فوق عباده) له الإستطالة علی کل شیء سوی الله شهم شجاع مقدام کثیر الدعوی بحق یقول حقا و یحکم عدلا کان صاحب هذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی ببغداد کانت له الصولة و الاستطالة بحق

(۱) یہ حضرات ہر ایک اپنے دور میں روحانی اعتبار سے شہنشاہ تھے ہر ایک کی روحانیت کے تذکرہ کے لئے دفتر درکار ہے نمونہ کے طور پر ان میں سے صرف ایک محبوب خدا کی بارگاہ حبیب خدا ﷺ میں پذیرائی کا نمونہ حاضر ہے-----

ایک روز حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں قریباً دس ہزار افراد جمع تھے۔ اور شیخ علی بن ابی نصر الہیتی آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ان کو نیند آگئی حضرت غوث اعظم نے لوگوں سے فرمایا کہ چپ ہو جاؤ' پس وہ ایسے چپ ہو گئے کہ گویا ان کے سانسوں کے سوا کسی اور چیز کی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ پھر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر سے اترے اور شیخ علی کے آگے ادب سے کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنے لگے پھر شیخ علی جاگ اٹھے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا' شیخ نے جواب دیا' ہاں' آپ نے فرمایا میں نے بیداری میں دیکھا (بہجۃ)

على الخلق كان كبير الشان

.. یعنی اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب اور متصرف رہتا ہے اور پر زور دعاوی کرتا ہے مگر اس کا دعویٰ اور بول بالا سچا ہی ہوتا ہے ایسا ہی حکم اس کا عدل و انصاف سے ہوتا ہے اس مقام کے صاحب بغداد میں عالی جناب ہمارے شیخ عبدالقادر جیلی گویا آیت وهو القاهر فوق عباده کے مظہر تھے"-----

اسی باب ۳۷ میں لکھتے ہیں کہ محمد اوانی المعروف به ,,ابن قائد'' افراد میں سے تھے اولیائے افراد وہ ہوتے ہیں جو خضر علیہ السلام کی طرح دائرہ قطب سے خارج ہوں۔ عالی جناب غوث پاک قدس سرہ محمد اوانی مذکور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ اولیائے افراد سے ہے اور یہ محمد اوانی غوث پاک کے اصحاب و خدام میں سے تھے-----

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصریح ہذا سے درج ذیل نتائج ثابت ہوئے:

(۱)...... عالی جناب نہ صرف مقام غوثیت کے مالک تھے بلکہ اس سے بالاتر تھے-----

(۲)...... آپ ہر شے پر غالب و متصرف تھے-----

(۳)...... ایسا شخص لاف زن و کم ظرف نہیں ہوتا بلکہ سچا اور صاحب تمکین ہوتا ہے-----

(۴)...... ہر زمانے میں ایسا ولی ہونا چاہیے وہ عبارت جس سے نتیجہ بر آمد ہوتا ہے اسی باب میں ہے مگر خوف طوالت کی وجہ سے نقل نہیں کی گئی ہے-----

(۵)...... حضرت شیخ کے زمانے میں اس تصرف کا مالک حسب تصریح شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ولی تھا مگر اسی باب میں لکھتے ہیں کہ گویا ولی مقام (وهو القاهر فوق عباده) میں ہے لیکن شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں علاوہ مقام ہذا کے اور وجوہ فضیلت بھی موجود ہیں-----

(۶)...... اسی امام المکاشفین سیدنا محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتوحات مکیہ شریف کے باب الثلاثین میں لکھا ہے: و اما عبد القادر فالظاهر من حاله انه كان

مامورا بالتصرف...... الخ یعنی غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر حال یہی ہے کہ آپ ماموربالتصرف تھے۔ فلھذا اظھر القول بھذ ۱ بایں جہت یہ یعنی قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی لله کا فرمانا' آپ سے ظاہر ہوا۔ پھر باب ۳ ۷ میں پردہ از کار بر داشتند یعنی بصراحت لکھ دیا ہے کہ اولیاء کبار سے ہر ایک زمانہ میں ایک ایسا ولی ہوتا ہے کہ اسے ماسوے اللہ پر حکومت ہوتی ہے اور وہ سب کا سردار ہوتا ہے' دلیر ہوتا ہے' کبیر الدعوی بالحق ہوتا ہے' جو کہتا ہے حق کہتا ہے اور اس کا ہر ایک حکم حق ہوتا ہے یہ لکھ کر فرمایا کہ کان صاحب ھذا المقام امامنا و شیخنا عبد القادر الجیلی ببغداد کانت له الصولة و الاستطالة بحق علی الخلق کان کبیر الشان اخبارہ مشھورة یعنی اس مرتبہ اور مقام کا مالک ہمارا پیشوا اور ہمارا شیخ غوث صمدانی جیلی ہے جس کی شوکت اور استطالت مخلوق پر باحق تھی' اعلیٰ شان تھے اور ان کے علو مرتبہ کے اخبار مشہور ہیں۔ پھر باب ۱۶۹ میں تحریر کیا ہے کہ بعض اولیائے کبیر الشان صاحب ناز ہوتے ہیں یعنی مرتبہ محبوبیت میں ہوتے ہیں وہ حضرت غوث صمدانی بھی تھے ان کی اپنی عبارت یہ ہے: و منھم من یقام فی الادلال کعبد القادر الجیلی ببغداد و سید وقته (قول مستحسن) سید وقت یعنی اپنے وقت کا سردار ہوتا ہے-----

(فائدہ) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت تا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے' تفصیل آتی ہے-----

حضرت ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحقیقی جائزہ میں سیدنا ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام استعمال کر کے ناجائز فائدہ اٹھانے کی خام کوشش کی گئی ہے اس کا جواب آتا ہے' یہاں ان کی عبارت بلا مبہم عرض کرنے کے بعد ان کا عمل بھی ملاحظہ ہو----- علامہ ابو نصر بن علی بغدادی واعظ مشہور بابن العزال ذکر کرتے ہیں کہ میں ۵۶۹ھ کو حضرت غوث صمدانی کے فرزند شیخ ابو عبد الرحمٰن

عبداللہ سے ملاقی ہوا اور شرف زیارت حاصل کر کے دریافت کیا کہ آپ اس مجلس میں موجود تھے جس میں غوث صمدانی نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله فرمایا' جواب دیا' ہاں میں موجود تھا اور اس مجلس میں ظاہراً پچاس کے قریب اعیان المشائخ بھی موجود تھے اور ان سب نے بغیر انکار کے اپنی گردنیں جھکائیں تھیں۔ حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت اس مجلس سے گھر کو تشریف بر ہوئے تو تمام لوگ جو حاضر تھے وہ بھی چلے گئے لیکن تین شیخ جو سر کردگان سے تھے یعنی شیخ مکارم' شیخ محمد خاص اور شیخ احمد بن عربی اور ان کے شاگرد داوَد رہے۔ فرزند غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے برادران عبدالعزیز و عبدالجبار' ہم تینوں اٹھ کر ان تینوں مشائخ مذکورہ کے قریب جا کر بیٹھ گئے' شیخ مکارم اپنے ہم جلیس مشائخ سے ذکر کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معلوم کرایا کہ آج کوئی ولی روئے زمین پر نہیں رہا لیکن اپنی اپنی قطبیت کا جھنڈا لے کر بخدمت حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے اور غوثیت کا تاج حضرت غوث صمدانی کے سر پر رکھا گیا ہے اور آپ کو اس امر کا اختیار دیا گیا ہے کہ عہدہ ولایت کی موقوفی اور بحالی کے آپ ہی افسر اور سردار ہوں اور خلعت التصریف بھی عطا کی گئی ہے جو شریعت اور حقیقت سے منقش تھی اور میں نے حضرت غوث صمدانی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله۔ پھر فرمایا' میں نے دیکھا کہ ایک ہی وقت میں ہر ایک ولی اللہ نے سر جھکایا حتیٰ کہ عشرہ لبدال نے اور خواص مملکت سلاطین الوقت اولیاء نے بھی ----(بہجۃ الاسرار' صفحہ ۹'۱۰)

تبصرہ اویسی غفرلہٗ

اگر سیدنا ابن العربی قدس سرہ کا مذہب وہی تھا جو تحقیقی جائزہ میں لکھا گیا ہے تو انکے شیخ نے سر کیوں جھکایا' معلوم ہوا کہ تحقیقی جائزہ میں ان کا نام دھوکہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے' اس کی تفصیل و تحقیق فقیر عرض کرے گا......(ان شاء اللہ تعالیٰ)

محشی نبراس کا فیصلہ

حضرت مولانا برخوردار ملتانی محشی نبراس عبارات مذکورہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ الختصر آپ کے اس فرمودہ پر تمام اولیاء کا اتفاق ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا اور یہ امر متواتر کے حکم میں ہے اور کتب قوم مملو ہیں اور مظہر ہیں کہ غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ فرمایا لیکن بعض کوتاہ اندیش اس میں بحث کرتے ہیں کہ یہ تو مانا کہ آپ نے ایسا فرمایا لیکن لفظ کل جو اس مقولہ میں ہے وہ معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اہل بیت رسالت خصوصاً باب مدینۃ العلم اور حسنین شریفین اور اصحاب کرام خصوصاً شیخین اور علاوہ بر آن انبیاء کرام علیھم السلام' کیونکہ ہر نبی ولی ضرور ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خوئے بدرا بہانہ بسیار ----- بری عادت والے کو بہت بہانے ہوتے ہیں والا معاملہ ہے ورنہ امر ظاہر ہے کہ کلام موافق عرف کے ہوتی ہے ... انبیاء' اہل بیت اور صحابہ کرام کو عرف میں ولی نہیں کہا جاتا گو سردار اولیاء کرام ہوں (فاندفع ما قال) اس نے جو کہا وہ دفع ہو گیا۔

پھر بعض کہہ دیا کرتے ہیں کہ کلام سکر یعنی مستی شراب وحدت میں صادر ہوئی تھی جسے من قبیل الشطحیات سمجھنا چاہیے جو نہ قابل تعمیل نہ قابل مواخذہ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس معترض نے اپنی عاقبت کی پرواہ نہ کر کے آفتاب پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے -----

لا حول و لا قوۃ الا باللہ تمام اولیاء کرام و علماء محققین متفق الکلمہ ہیں کہ یہ فرمودہ غوث صمدانی کا بامر الٰہی تھا ورنہ کیوں تعمیل کی جاتی؟ کما مر بہ

قول مستحسن میں بہجۃ الاسرار سے نقل کیا ہے شیخ خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حضوری درباری سرور عالم ﷺ کے تھے اور کثرت سے زیارت رسول اللہ ﷺ سے شرف یاب ہوتے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے بوقت زیارت فیض بشارت سرور عالم ﷺ سے عرض کی کہ کیا یہ سچ ہے کہ غوث صمدانی نے یہ فرمایا کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ سرور

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدق الشیخ عبد القادر و هو القطب و انا ارعاه سچ کہا شیخ عبد القادر نے ایسا کیوں نہ ہو وہ قطب ہے اور میں اس کا نگہبان ہوں۔ علامہ ابو البرکات فرماتے ہیں کہ شیخ عدی نے اپنے چچا سے سوال کیا کہ مشائخ متقدمین میں سے بھی کسی نے فرمایا---- کہا نہیں' میں نے پھر کہا' اس کلمہ کا مطلب کیا ہے؟ فرمانے لگے کہ غوث صمدانی کے مقام فردیت کا اظہار ہے' پھر میں نے عرض کی کہ فرد تو پہلے بھی گزر چکے ہیں' جواب دیا کہ ہاں' لیکن اس مرتبہ پر کوئی نہیں پہنچا۔ فلہٰذا بجز غوث صمدانی کوئی مامور نہیں ہوا کہ ایسا کہے شیخ عدی کہتے ہیں' میں نے پھر چچا سے عرض کی کہ کیا آپ اس مقولہ کے مامور بھی تھے' چچا نے جواب دیا کہ ہاں مامور تھے' تمام اولیاء کرام نے تعمیل کی تو تب ہی کی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا لیکن امر الٰہی کو دیکھ کر-----

(فائدہ)...... یہ تمام حوالے قول مستحسن کے ہیں جس کے مصنف چشتی ہیں کیونکہ وہ حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد ہیں----(جامع الفتاوی مولانا گلشن آبادی جلد دوم مطبوعہ کلکتہ)

(انتباہ)...... مولانا برخوردار ملتانی گزشتہ صدی کے اوائل میں گزرے ہیں ان کے دور میں بھی شاید کوئی منکر اٹھ کھڑا ہوا ہوگا' جسے مولانا نے کوتاہ اندیش لکھا ہے اسی قسم کے کوتاہ اندیش ہمارے دور میں اٹھ کھڑے ہیں اس وقت کے علماء نے ان کوتاہ اندیشوں کو دبایا اس دور میں ایسے کوتاہ اندیشوں کو دبانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں لکھا ہے۔ (الحمد لله علی ذلك) اور نہ صرف گزشتہ صدی میں بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے کوتاہ اندیش اٹھے تھے انہیں بھی ایسے ہی دبا دیا گیا اس کی تفصیل آئے گی ان شاء اللہ۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ:

مشائخ کرام نے حضرت شیخ ابو سعید قیلوی سے پوچھا کہ آیا شیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله حکماً کہا تھا؟ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا' ہاں یہ حکم خداوند تعالیٰ کی طرف سے تھا اور اس میں کوئی شبہ نہیں' یہ

قطبیت کا نشان ہے۔ ہر زمانے میں اقطاب وقت کے ذمہ بعض اقطاب تو ان امور کو خاموشی سے انجام دیتے رہتے ہیں کیونکہ انہیں سکوت کے بغیر چارۂ کار نہیں ہوتا لیکن بعض کو اعلان کرنے کا حکم ہوتا ہے انہیں ایسا دعوی کیے بغیر چارۂ کار نہیں ہوتا خواہ اس اعلان میں انہیں کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے یہ اعلان اکمل ترین مقام قطبیت ہوتا ہے کیونکہ یہ شفاعت کی علامت ہوتی ہے۔ الغرض اس موضوع پر ہمارے پاس بے پناہ اخبار و شواہد موجود ہیں جن سے اس دعوی کی تائید ہوتی ہے کہ اس قسم کے سارے دعوے بامر الٰہی کیے جاتے رہے ہیں-----

نقول بہجۃ الاسرار

(فقیر نے چند نقول مذکورہ بہجۃ الاسرار بواسطہ مصنف چشتی القول المستحسن نقل کیے ہیں اب آخر میں چند اقوال بہجۃ الاسرار بلاواسطہ عرض کروں گا)-----

(۱) شیخ عدی بن مسافر فرماتے ہیں لم یؤمر احد منہم ان یقول ھذا سوی الشیخ عبد القادر یعنی شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کو اس قول کا امر نہیں کیا گیا اس پر سائل نے کہا:

او امر بقولھا قال بلی قد امر و انما وضعت الاولیاء کلھم رؤسھم لمکان الامر الا تری الی الملئکۃ لم یسجد و الآدم الا بعد ورود الامر علیھم بذلک (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۱)

(ترجمہ) کیا اس قول کا ان کو حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا کیوں نہیں، ضرور ان کو امر کیا گیا تھا اور تمام اولیاء نے امر کے سبب ہی تو سر جھکائے تھے تم یہ نہیں دیکھتے ہو کہ آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے امر کے ورود کے سبب ہی سے تو سجدہ کیا تھا-----

(فائدہ) خط کشیدہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس اعلان کرنے کا حکم ہوا تھا اس وقت تمام اولیاء کو سر جھکانے اور تسلیم کرنے کا امر ہوا تھا۔

انکار سے حال تباہ

ہاں ابلیس نے انکار کیا تھا اور انکار پر اصرار و استکبار کی وجہ سے رجیم و مطرود ابدی ہو گیا اور یہاں بھی ایک نے انکار کیا تو اس کا حال اور نعمت ولایت سلب ہو گئی مگر قسمت اچھی تھی کہ معافی مانگنے پر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاف فرما کر حال واپس فرمادیا اور وہ حسب سابق پھر مقبول ہو گیا-----

(۲)..... شیخ ابو سعید قیلوی نے فرمایا قالها بامر لا شك فيه و هى لسان القطبية و من الاقطاب فى كل زمان من يؤمر بالسكوت فلا يسعه الا السكوت و منهم من يؤمر بالقول فلا يسعه الا القول و هو الاكمل فى مقام القطبية لانه لسان الشفاعة (صفحہ ۱۱)

(ترجمہ)..... یہ قول آپ نے ایسے امر کے سبب کہا ہے جس میں ذرہ بھر شک نہیں اور یہ قطبیت کی زبان ہے اور ہر زمانے میں بعض اقطاب ایسے ہوتے ہیں جن کو چپ رہنے کا حکم ہوتا ہے ان پر چپ رہنا ضروری و لازم ہوتا ہے اور بعض کو بولنے کا حکم ہوتا ہے ان کے لئے بولنا لازمی ہوتا ہے اور یہ حضرات مقام قطبیت میں سب سے زیادہ کامل ہوتے ہیں کیونکہ یہ شفاعت کی زبان ہے-----

(۳)..... شیخ علی ہیتی جو تمام حاضرین مجلس سے پہلے اپنی گردن جھکانے والے اور حضور کا قدم مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھنے والے ہیں، فرماتے ہیں امر ان يقولها واذن له فى عزل من انكرها عليه من الاولياء (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۱)

(ترجمہ)..... اس قول کا آپ کو امر کیا گیا تھا اور آپ کو یہ اذن بھی دیا گیا تھا کہ اولیاء سے جو انکار کرے اس کو مرتبہ ولایت سے معزول کر دیں-----

(۴)..... یونہی شیخ احمد رفاعی نے صراحتاً فرمایا کہ آپ کا یہ فرمان بالامر تھا، (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۱) ایسے ہی شیخ حیات بن قیس حرانی نے امر کی تصریح فرمائی، (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۲) تو یہ

تمام اکابر اقطاب وافراد چشم دید واقعہ وحال کی علی الاعلان شہادت دے رہے ہیں کہ یہ فرمان بحال صحو تھا' بالامر تھا اور قبیلہ شطحات یا اقوال سکریہ سے نہیں تھا کہ ایسے قائل کو حاضر القلب صادق القول اور محق ہرگز (حق والا) نہیں کہا جاتا۔

اب بعد کی پیداوار کے بے دلیل مزعومہ کے قلع قمع کے لئے مندرجہ دلائل ہی کافی ہیں۔ اور سنئے -----

(۱) ..... شیخ محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں-----

ماموری شد من عنداللہ ..... (اخبار الاخیار' صفحہ ۱۰)

(۲) ..... صدق او دریں قول وبودن او مامور من عنداللہ ..... (اخبار الاخیار' صفحہ ۱۷)

(۳) ..... قطب الوقت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا-----

آپ کا سچا اور پاک فرمان ذیل کہ یہ قدم میرا ہر ولی کی گردن پر ہے از قبیل شطحات نہیں جیسا کہ کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ سے ایسے دعاوی کیا کرتے ہیں بلکہ مقام صحو و استقامت و تمکین میں بوجہ مامور ہونے کے ایسا فرمایا گیا ..... (فتاوی مہریہ' صفحہ ۴۵)

(۴) ..... ایک اور جگہ فرمایا کہ اگر یہ فرمان امر خداوندی کی تعمیل نہ ہوتا بلکہ معاذ اللہ کم حوصلگی کے باعث صادر ہوتا تو پھر آں کا سر اصنام غیر و غیریت آں ناصب خیام وحدت و احدیت آں مرکز دائرۂ پرکار وجود آں مہبط تجلیات وانوار شہود آں گوئے از ہمہ بردہ در حق پرستی آں قطب الوحدت خواجہ خواجگاں معین الحق والدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بروقت صدور فرمان عالی سب سے پہلے سر خم نہ فرماتے ..... (فتاوی مہریہ' صفحہ ۲۶)

قاعدہ اصول فقہ

یہ فرمان قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ جملہ اسمیہ ہے اور اسمیت جملہ ثبوت و دوام پر دال ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ کسی خاص وقت کے ساتھ مقید و مختص نہیں۔ پھر قدمی کے ساتھ ھذہ کا صراحتاً اضافہ مفید تمیز اکمل ہے کہ یہی قدم محسوس مشار الیہ ہی

مراد ہے نہ کہ کوئی مجازی معنی ...... قدمی هذه مبتداء ہے اور علی رقبة کل ولی لله خبر ہے کلمہ کل کا مضاف الیہ نکرہ ہے تو یہ عموم افراد پر نص قطعی قاطع احتمال تخصیص ہے نور الانوار میں ہے انقطع احتمال التخصیص بقول کلهم بلکہ کلمہ کل کے ساتھ کلام محکم بن جاتا ہے' تنقیح میں ہے فالتاکید یجعله محکما توضیح میں ہے ای لا یبقی احتمال اصلا یعنی اس میں بالکل احتمال باقی نہ رہے-----(اعتراف السائل من الیم ہی تحقیق القدم' قلمی از علامہ ابوالضیا محمد باقر نوری علیہ الرحمہ' صفحہ ۸)

تخریبی ہیضہ

تحقیقی جائزہ نہیں بلکہ تخریبی ہیضہ ہے اس کی وجہ ابتداء میں عرض کی گئی ہے اس کے دلائل کیا ہیں کچھ بھی نہیں صرف تعصب اور ضد-----ایک صدی قبل ایک تخریب کار کی مدفون کاروائی کو قبر سے نکال کر نیا لبادہ اوڑھانے کی ناکام کوشش کی ہے وہی چال جو پہلا تخریب کار لے کر چلا تھا وہ یہی صاحب چل رہا ہے یعنی ۱۳۰۸ھ ...... ۱۳۰۹ھ میں ایک تخریب کار نے جو کچھ لکھا تھا اس کے بارے میں علامہ سید محمد بن سیدی مصطفیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ اما اسم مؤلف الرسالة فهو علی بن محمد القرمانی الحنفی' صفحہ ۱۴-----

اس کے بعد اس مؤلف نے وہی اعتراضات اٹھائے جو شیعوں یہودیوں وغیرہ نے اٹھائے اس کے جوابات مفصلہ فقیر اویسی غفرلہ نے لکھے اور حضرت علامہ سید محمد بن سیدی مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی تصنیف السیف الربانی میں تحریر فرمائے ہم یہاں موضوع کے مطابق سوال لکھتے ہیں تاکہ ناظرین یقین کریں کہ تحقیقی جائزہ کا اپنا مایہ علمی نہیں بلکہ چوری کا مال ہے-----

اس پہلے حاسد کارد از السیف الربانی

صاحب السیف صفحہ ۷۷ پر لکھتے ہیں کہ قال المعترض مالخصه من هذیان نحو

تسع صفحات..... الخ

معترض نے جو نو صفحات بکواس کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے غور فرمائیے کہ ایک صدی پہلے یہی اعتراضات اٹھائے گئے تو اسے بکواسات سے تعبیر کیا گیا ہے اگر میں بھی وہی کلمہ دہراؤں تو دہرا سکتا ہوں لیکن تحقیقی جائزہ اور اس کے حواریوں کو دعوت عبرت ضرور دوں گا۔ اگر کسی بزرگ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله کو شطحات میں گنا ہے تو اس سے پہلی قسم مراد ہے اس کی چند وجوہات ہیں :

(۱)..... احادیث کشفیہ میں اس کا ذکر ہے، شطح اچانک ہوتا ہے پھر صاحب حال خود بھی اسے اچھا نہیں سمجھتا اور اس قول کو مختلف طریقے سے خود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا-----

(۲)..... دعوی کے طور پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما کر اس پر عملی پروگرام ہوا جیسے ابتدا میں مذکور ہوا-----

(۳)..... اکابر اولیاء کرام نے اسے قبول فرمایا اگر یہ شطح ممنوع ہوتا تو اس کا یہ حضرات رد فرماتے-----

بکواسات کی عبارت

فقیر اصل عربی لکھ کر ناظرین کو دعوت انصاف دیتا ہے، سابق بکواسات اور تحقیقی جائزہ کی عبارات کا فرق بتائیے اصل عبارات عربی ملاحظہ ہوں-----

و من العجائب ما نقله ای الشنطوفی باسانیده الکاذبة عن الشیخ عبد القادر قال قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله و ان الاولیاء طاطات رؤسها له و اکثر اللغط و الضجیج بنقل مثل ذلك علی السن اعیان الاولیاء کل ذلك کذب مختلق و طیش مذهب للدین و حاشا الشیخ عبد القادر من القول بمثل ذلك فانه کان من انصار الشریعة و من المقربین من الله و القریب لا

يزال خائفا و زا شان المحجوبين و لو صدرت منه فهفوة سكر لا يواخذ
عليها كما نبه عليه الشهاب السهروردى فى العوارف و هى حالة من احوال
المريدين المبتدئين ثم نقل المعترض كلام العوارف الزاعم الاحتجاج به و
هو مبحث التواضع كله على طوله و محل الحاجة الذى اعتمده المعترض
منه ان المشائخ بالغوا فى شرح التواضع قصدا لقمع نفوس المريدين خوفا
عليهم من العجب و الكبر فقل ان ينفك مريد فى مبادى ظهور سلطان الحال
من العجب حتى لقد نقل عن جمع من الكبار كلمات موذنة بالاعجاب و كلما
نقل من ذلك القبيل عن المشائخ لبقايا السكر و انحصارهم فى مضيق سكر
الحال و عدم الخروج الى فضاء الصحو فى ابتداء امرهم كقول بعضهم من
تحت خضراء السماء مثلى و قول بعضهم قدمى على رقبة جميع الاولياء و
قول بعضهم طفت فى اقطار الارض و قلت هل من مبارز فلم يخرج الى احد
و نجعل لكلام الصادقين وجها فى الصحة و نقول ان ذلك طفح عليهم فى
سكر الحال فالمشائخ ارباب التمكين لما علموا فى النفوس هذا الداء الدفين
بالغوا فى شرح التواضع تداويا للمريدين آه ..... ثم نقل المعترض من
فتوحات الامام الحاتمى ما ملخصه ان صاحب العبودية مكلف فى الدار
الدنيا بامور تشغله عن الادلال الا ترى عبد القادر الجيلى مع ادلاله لما
حضرته الوفاة وضع خده على الارض قائلا هذا هو الحق الذى ينبغى ان
يكون العبد عليه فى هذه الدار بخلاف ابى السعود تلميذه فانه لازم
العبودية المطلقة الى حين موته آه ..... و نقل ايضا من الفتوحات فى باب
الشطح ان الشطح رعونة نفس فانه لا يصدر من محقق و ما رأيناه و لا
سمعنا عن ولى ظهر منه شطح لرعونة نفس وهو ولى عند الله الا ولابد ان
يفتقر و يذل فالشطح كلمة صادقة صادرة من رعونة نفس عليها بقية طبع

تشهد لصاحبها ببعده من الله فی تلك الحال ثم نقل منها ایضا فی تعریف
اهل منزل الهویة قوله و اصحاب هذا المقام علی قسمین منهم من یحفظ
علیه ادب اللسان کابی یزید البسطامی و منهم من تغلب علیه الشطحات
لتحققه بالحق کعبد القادر و هذا عندهم فی الطریق سوء ادب بالنظر الی
المحفوظ فیه ثم نقل ای المعترض من الجواهر و الدرر للشعرانی زاعما از
نص الشعرانی هو قوله قلت لشیخنا علی الخواص انی رایت فی بهجة
الشیخ عبد القادر انه لم یقل قدمی هذه...... الخ الا باذن فقال لو کان ذلك
صحیحا ما وقع منه ندم حین وفاته فقد بلغنا انه وضع خده علی الارض و
قال هذا هو الحق الذی کنا عنه فی غفلة و ندم و استغفر و معلوم ان الندم
لا یکون عقب امتثال الاوامر الالهیة و انما یکون عقب ارتکاب اهویة
النفوس فتامل ذلك و نقل عن الشعرانی ایضا فی الکتاب المذکور عن
الخواص ان الجیلی قال هذا الذی کنا عنه فی حجاب الادلال قال المعترض
قال الشعرانی قلت للخواص فی هذا دلیل علی عدم الامر له بالتصریف و
الادلال قال نعم لم یؤذن له و لکن من شدة صدقه تمم الله علیه حاله فمات
علی کمال حاله ثم نقل عن الشعرانی ایضا فی الیواقیت بعد کلمة الجیلی
قدمی هذه...... الخ ان الامر بذاك غیر صحیح ثم نقل المعترض من
الفتوحات فی الباب الثانی و العشرین من قال من الاولیاء ان الله امره
بشیء فهو تلبیس لان الامر من قسم الکلام و هذا باب مسدود دون الاولیا
من جهت التشریع...... آه اقول یشتمل کلامه مع اختلاطه علی ثلاثة
مطالب الاول تکذیب البهجة فی نقلها ان الشیخ قال هاته الکلمة و ان
الاولیاء طاطات رؤسها له الثانی علی فرض صدورها منه فهی من قبیل

شطح الصالحين المغلوبين بالحال فلا يعول عليها لانها من بقايا النفس و ليس الشيخ مامورا من الله بان يقولها الثالث الدليل على انها ليست بامر من الله رجوع الشيخ من الادلال الى التذليل عند الموت صفحه ۷۸......

قلت...... الخ سیف ربانی کے جوابات "من" اسی طرح فقیر عرض کرے گا (ان شاء اللہ)

(نوٹ) ...... فقیر عربی عبارت کا ترجمہ (۱) عمداً نہیں لکھ رہا اہل علم پڑھ کر فیصلہ فرمائیں کہ تحقیقی جائزہ کا مصنف کس کی پیروی میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف لکھ کر اپنا انجام برباد کر رہا ہے اب فقیر مذکورہ بالا عربی جوابات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ کے سوالات کے متعلق عرض کرتا ہے۔ یاد رہے کہ تخریب کار اول نے بہجۃ الاسرار کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے لیکن تحقیقی جائزہ کے مؤلف نے بہجۃ الاسرار کو تو معاف فرمادیا البتہ تفریح الخاطر پر بھڑاس نکالی ہے۔

فقیر آگے چل کر بہجۃ الاسرار اور تفریح الخاطر کے متعلق گزارشات کرے گا... (ان شاء اللہ) کیونکہ تحقیقی جائزہ کے مؤلف نے اپنے مورث کی طرح ان پر بھی تیر پھینکے ہیں۔

جوابات

تخریب کار اول اور تحقیقی جائزہ کے مؤلف کے مشترک سوالات کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

صاحب السیف الربانی کی تردیدی تقریر

یاد رہے کہ حضور غوث اعظم کے حاسدین ہر دور میں رہے ہیں جیسے ہمارے دور میں مصنف تحقیقی جائزہ اور اس کے حامی نے حسد سے سوال اٹھائے ہیں اس طرح پہلے بھی منکر گزرے ہیں ایک صدی پہلے ایک منکر کا رد صاحب سیف ربانی لکھتے ہیں کہ :

---

(۱)...... معترض کے عربی اعتراضات کا ترجمہ مصنف تحقیقی جائزہ نے اپنے اعتراضات میں لکھ دیا ہے اور جوابات کا ترجمہ ہمارے جوابات میں ہے فلا حاجة للاعادة اویسی غفرلہ ----

و سخرر جميع ذلك ان شاء الله و ان طال الكلام مع تتبع تقولاته و تميز صادقها من مختقها و بيان اخفاه و تصوما حرفه

(ترجمہ)...... ہم ان شاء اللہ منکر کی تمام خرافات لکھیں گے اگرچہ گفتگو طویل ہو جائے گی ہم اس کے تمام بکواسات بیان کریں گے اور واضح کریں گے کہ اس نے سچ کو کیسے جھوٹ بنایا اور حق کیسے چھپایا اور واضح طور تحریف کی اور کون سی عبارات اسے سمجھ نہ آئیں۔

و اظهار فساد فهمه فى بعض عباراتهم فيميز الحق من الباطل فاما الزبد فيذهب جفاء و اما ما ينفع الناس فيمكث فى الارض و الله الهادى الى سواء السبيل

(ترجمہ)..... تاکہ حق و باطل کا امتیاز ہو جائے اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے۔

بحث اول صفحہ ۸۰ پر وہی ہے کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول حق ہے قدمی هذه على رقبة كل ولى لله اسے تواتر کا درجہ حاصل ہے ان کی عربی عبارت ملاحظہ ہو-----

اقول ثبت و صح ان الشيخ سيدى عبد القادر نفعنا الله به قال قدمى هذه على رقبة كل ولى لله كما ذكره الحافظ ابن حجر و سيدى احمد ذروق و الامام الشعرانى و عالم الظاهر و الباطن سيدى مصطفى البكرى و الحافظ القصار الذى هو واسطة اسانيد علماء المغرب فى الصحاح الستة و غيرها والحافظ على قارى و صاحب جامع الأصول و الشيخ على عمر المقدسى و الشيخ مراد الشاذلى و ابن الحاج مانوى و غيرهم بحيث بلغت حد التواتر و كلهم يروونها بالجزم و اذعان الاولياء لابد منه لانه لسان القطبية كما قاله الشريف القيلوى و صرح البكرى باذعان الاولياء للجيلى لما قال ذلك وقد تقدم ذكر لزوم اذعان الاولياء لقطب الزمان بما فيه كفاية

(فائدہ)...... جن کے اسمائے گرامی صاحب السیف الربانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھے ہیں ان کا ایک ایک فرد وہ امام دوراں ہے کہ جس پر اسلام کو ناز ہے اور وہ قادری فقیر بھی نہیں بلکہ ہر ایک فرد اسلام کا ایک کامل و مکمل ستون ہے۔

تردید الشطح

ہمارے دور کے حاسد مصنف تحقیقی جائزہ نے جن عبارات کو اپنے دعویٰ کی دلیل بنا کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی ہے اس کا کامل و مکمل جواب صاحب السیف الربانی سے سنیئے 'صفحہ ۸۰ تا ۸۵ وہ اپنے زمانہ کے منکر کو جوابات لکھتے ہیں وہی جوابات ہم اپنے دور کے منکر اور حاسد مصنف تحقیقی جائزہ کو دیں گے' اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

المطلب الثانی ادعاوه انها من قبیل الشطح و ان السهروردی نبه علی ذلك اقول هذا من تلبیساته لانه اوهم ان السهروردی فی العوارف نبه علی ان كلمة الجیلی شطح و من غباوته نقل عبارة العوارف كما تراه و لم یفقه المخذول ان مبحث التواضع فی العوارف انما قصد به مؤلفه تربیة المریدین و من كان قریبا من منزلتهم و الحال التی حكاها حال المبتدئین كما صرح به قوله قصد القمع نفوس المریدین خوفا علیهم من العجب و الكبر و قوله فی وقوع الشطح من بعض الاشیاخ لبقایا السكر عندهم الی قوله فی ابتداء امرهم و قوله بعد فالمشائخ ارباب التمكین لما علموا فی النفوس الی قوله تداویا للمریدین الخ فكیف یتوهم ذو ذوق سلیم ان الشهاب السهروردی یقصد الامام الجیلی باوصاف المریدین او المتوسطین او مطلق الاولیاء و الجیلی من اكبر اكابر الاقطاب و هل یخفی علی السهروردی قطب عصره مع ان الجیلی من اعظم شیوخه كما ذكره كل من رحم للسهروردی و له تنویه بذكر الجیلی فی تآلیفه بل استاذ الذهاب

السهروردی و هو عمه ابوالنجیب من سلسلة طریقتنا الخلوتیة کان یجل الجیلی و یتادب معه تادب تلمیذ و الحال انه عصریه و شیخهما معا الشیخ حماد الدباس و ابوالنجیب احد من یروی عن الدباس اخباره بعلو مقام الجیلی قبل ابانه فلا شك ان القائل فی کلام السهروردی من تحت خضراء السماء مثلی او قدمی هذه علی رقبة جمیع الاولیاء او لم یبارزنی احد هو من اهل الشطح الذین لم یبلغوا مرتبة بعض خواص تلامیذ الجیلی و ان کانوا من الکبار کما سیاتی و من کلام الامام الجیلی التحدث بسر الولایة نقص آه یعنی ممن لم یبلغوا الکمال الاکمل کما سیتبین لك ذلك فمن هذا القبیل قول السهروردی فالمشائخ ارباب التمکین یعنی کالجیلی لما علموا الخ۔ و اما الفرق بین ما یقال فیه شطح و ما لا یقال فاعلم ان افصاح بعض القوم عن مرتبته الربانیة لا یطلق علیه شطح بالاطلاق و النظر لمقام صاحبه من الکمال و النقص والامر له بذلك و عدمه فمتی کان مامورا به فی سره فهو تحدث بنعمة الله و افصاح بمنن الله محمود ظاهرا و باطنا للامن له من الفخر المضر و متی اطلق علیه الشطح فهو من قبیل المجاز و الامام الجیلی مامور بان یقول قدمی هذه الخ کما قاله الشیخ مراد الحنفی الشاذلی نقلا عن اسا تذة عظام و قاله البکری و غیرهما فهی لیست من قبیل الشطح راسا و لا یهولنك ما سمعته من دوی غوغائه ینجلی الغبار و یظهر ما تحت الراکب فرس ام حمار قال الامام الحاتمی فی الفتوحات فی باب الشطح مفتتحا ببیتیں و هما

الشطح دعوی فی النفوس بطبعها لبقیة فیها من آثار الهوی
هذا اذا شطحت بقول صادق من غیر امر عند ارباب النهی

ثم قال اعلم ایدك الله ان الشطح کلمة دعوی بحق تفصح عن مرتبته التی

اعطاه الله من المكانة عنده افصح بها من غير امر الهی لکن علی طريق الفخر فاذا امر بها فانه يفصح بها تعريفا عن امر الهی لا يقصد بذلك الفخر قال عليه السلام انا سيد ولد آدم و لا فخر يقول عليه السلام ما قصدت الافتخار بهذا التعريف لكن انباتكم به لمصالح لكم فی ذلكم و لتعرفوا منة الله عليكم برتبة نبيكم عند الله و الشطح زلة المحققين اذا لم يومروا به الى ان قال فی الانبياء عليهم السلام هم مامورون بكل ما يظهر عليهم و منهم من الدعاوی الصادقة التی تدل علی المكانة و الزلفی و التميز علی الامثال و الاشكال بالمرتبة المثلی عند الله الخ و ذكر قول سيدنا عيسی عليه السلام آتانی الكتاب و جعلنی نبيا و جعلنی مباركا اين ما كنت الآية الی ان قال فهذه كلها لو لم تكن عن امر الهی لكانت من قائلها شطحات فانها كلمات تدل علی الرتبة عند الله علی طريق الفخر بذلك علی الامثال و الاشكال و حاشا اهل الله ان يتميزوا عن الامثال او يفتخروا و لهذا كان الشطح رعونة نفس فانه لا يصدر من محقق الخ هذا كله فی باب الشطح قبل الكلمات التی نقلها المعترض و افتتحها بقوله ان الشطح رعونة نفس الخ اخفاه حيث رای فيه ان افصاح الاولياء بمكانتهم عند الله لا يكون لرعونة نفس او يسمی شطحا الا اذا لم يكن عن امر الهی و قد نقلت لك مـ اخفاه متصلاً بما نقله الحرف بازاء الحرف

(نوٹ)...... اس عربی کا ترجمہ تحقیقی جائزہ کے اعتراضات کے جوابات سمجھ لیجئے-----

تحقیقی جائزہ کا مؤلف سابق حاسدو منکر کے نقش قدم پر

عربی عبارت کے بعد ہمارے دور کے دشمن و حاسد کی تحریر ملاحظہ فرمائیں------

(طابق النعل بالنعل) کی مثال فٹ آئے گی (ان شاء اللہ)

حاسد اول نے بھی تین بزرگوں کی عبارات سے دھوکہ دیا ہے۔ ہمارے دور کے حاسد مصنف تحقیقی جائزہ نے بھی ان تینوں کا سہارا لیا ہے اور فرق یہی ہے کہ وہ عربی ہے اور یہ عجمی ہے نام دو ہیں حقیقت دونوں کی ایک ہے۔ فقیر ہر تینوں حضرات کی عبارات کی وضاحت کرتا ہے----- بیدہ الترفیق و الصواب

حاسد اول کی عربی عبارت کے رد کا اردو ترجمہ

ہمارے دور کے دشمن و حاسد مصنف تحقیقی جائزہ نے اس مضمون سے تحقیقی جائزہ کو صفحہ ۶۱ تا ۶۶ سیاہ کیا ہے۔

اس کے غلط منصوبہ کا قلع قمع اس ترجمہ سے ہو جائے گا--ان شاء اللہ تعالیٰ

ترجمہ عبارات عربی در رد حاسد اول (۱)

جس میں مریدین کو تربیت مطلوب ہے کہ تواضع سے مراتب بلند ہوتے ہیں العوارف شریف میں یہ مبتدی سالکین کے احوال کا ذکر ہے چنانچہ عوارف میں صراحتاً فرمایا ہے قصداً لقمع نفوس المریدین خوفا علیهم من العجب و الکبر یعنی اس میں مریدین (مبتدیوں کے نفوس) کی اغلاط کا قلع قمع مطلوب ہے اس لئے کہ ان پر عجب و کبر کا خوف ہے پھر فرمایا فی وقوع الشطح من بعض الاشیاخ لبقایا السکر عندهم الی قوله فی ابتداء امرهم بعض مشائخ شطح میں گرے بوجہ اس کے کہ ان کے ہاں سکر کا بقایا موجود تھا اور وہ ابھی ابتدائی امر میں تھے اس کے بعد فرمایا کہ فالمشائخ ارباب التمکین لما علموا فی النفوس الی قوله تداویا للمریدین تو ارباب تمکین کے مشائخ نے جب نفوس میں یہ دیکھا تو مریدین کے علاج و دوا کے طور اسے عمل میں لائے۔

---

(۱)...... یہ تحقیقی جائزہ کے اس بکواس کا رد ہے جو اس نے لکھا کہ غوث اعظم زندگی بھر سکر میں رہے آخری عمر میں توبہ استغفار کی-----۱۲اویسی غفرلہ

(فائدہ)...... یہ فقیر کی تقریر کی تائید میں سامنے رکھیں کہ شطح دو قسم ہے-----

(۱) بلاارادہ ایسی شطح ہماری مراد نہیں-----

(۲) شطح بحکم الٰہی اور بالارادہ یہ شطح قابل قبول اور تحدیث نعمت کے طور ہوتی ہے اس کی تفصیل آتی ہے-----

(نوٹ)...... غوث اعظم کی شطح قسم دوم ہے لیکن افسوس کہ تخریبی اول و دوم دونوں نے اسے شطح اول لکھ کر دھوکہ دیا-----

دعوت غور و فکر

حضرت شہاب الدینؒ سہروردی قدس سرہ نے جس شطح کا ذکر فرمایا ہے وہ مبتدی یا متوسط سالکین یا مطلق اولیاء کے اوصاف ہیں کیا کسی کا ایمان تسلیم کرتا ہے کہ اس سے حضرت سہروردی قدس سرہ کی مراد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو سکتے ہیں ہرگز ہرگز نہیں-----

(فائدہ)...... سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اقطاب کے بھی اکبر ہیں کیا آپ کا یہ مرتبہ حضرت سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مخفی تھا کہ ان کے عصر کے قطب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ آپ تو ان کے اعظم شیوخ میں سے ہیں۔

جس نے بھی حضرت سہروردی کا ترجمہ (تذکرہ) لکھا ہے سب نے واضح طور لکھا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سہروردی کے عظیم ترین شیوخ میں سے ہیں بلکہ حضرت سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں بھی اپنی تصانیف میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر لکھا ہے تو نہایت عظمت و عزت سے لکھا ہے اور ان کے استاذ و شیخ چچا حضرت ابوالنجیب طریقہ خلوتیہ کے شیخ تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہت ہی ادب کرتے اور یوں تعظیم بجالاتے جیسے ایک مرید اپنے شیخ کے آداب بجالاتا ہے اور سیدنا

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں کے معاصر اور شیخ ہیں اور شیخ حماد دباس سے ابو النجیب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفعت شان کی باتوں کے ناقل و راوی ہیں تو اس میں نک نہ رہا کہ جس نے حضرت سہروردی کا قول نقل کیا نیلی چھت والے آسمان کے نیچے یرے جیسا کوئی نہیں یا میرا قدم جمیع اولیاء کی گردن پر ہے یا میرا بالمقابل کوئی نہیں یہ ایسے ولیاء کی شطح ہے جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض خواص مریدین کے مرتبہ نک بھی نہیں پہنچ سکے اگرچہ وہ اپنے لوگوں میں بڑوں میں سے بہت بڑا ولی کیوں نہ ہو-----

شطح کی قسم ثانی

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شطح قدمی ھذہ الخ شطحات کی دوسری قسم ہے کہ آپ نے بطور تحدیث نعمت ایسے فرمایا ہے اس سے اندازہ لگایئے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول شطح یہی مرتبہ مراد ہے یا وہ لوگ جو اکمل لوگوں کے کمال تک نہیں پہنچے یہ تجھے بعد کو معلوم ہوگا۔

ثابت ہوا کہ اسی قبیل سے ہے حضرت سہروردی قدس سرہ کا قول کہ وہ مشائخ جو ارباب تمکین ہیں جیسے حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما علموا الخ جب انہیں معلوم ہوا..... آہ

شطحات مجازیہ

اس شطح کا فرق جاننا ضروری ہے کہ کس قول کو شطح کہنا جائز ہے اور کسے ناجائز ہے معلوم ہو کہ جن اولیاء کرام نے اپنا وہ مرتبہ ظاہر کیا جو انہیں اللہ تعالیٰ سے نصیب ہوا ہے وہ ظاہر کریں تو اسے علی الاطلاق شطح نہ کہا جائے اس کے متعلق ایک قاعدہ یاد رکھیے کہ صاحب مقال کے مقام کو دیکھنا ہوگا کہ وہ کامل ہے یا ناقص کیا اسے اس قول کے اظہار کا امر ہے یا نہیں اگر اسے منجانب اللہ اس کے اظہار کا حکم ہے اور وہ ہے بھی کامل تو اسے تحدیث نعمت سے تعبیر کیا جائے گا کہ وہ اللہ کی نعمت کا اظہار کر رہا ہے اس لئے یہ شطح محمود ہے ظاہراً بھی باطناً بھی اور اسے

شطح کہنا مجازاً ہے اور یہ یقین ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی ھذہ الخ کا اظہار امر الٰہی کے بعد کیا ہے جیسا کہ علمائے عرب و عجم کا اس پر اتفاق ہے جیسا کہ شیخ مراد حنفی نے اپنے اساتذہ عظام سے نقل کیا اور امام بکری رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے فرمایا ہے اسی لئے یہ قول مستقل شطح نہیں بلکہ مجاز ہے۔ ہماری اس طویل تقریر کے بعد ہمیں دشمن غوث اعظم کے غوغا اور شور مچانے سے گھبرانا نہیں چاہیے اس لئے کہ اب تو غبار چھٹ گئی اور ظاہر ہو گیا کہ یہ اسپ تازی کا شور ہے یا بے کار گدھے (حمار) کا۔

حضرت امام حاتمی یعنی شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ میں شطحات کے بیان کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ شطح کا دعویٰ لوگوں کی طبع میں نفوس کی وجہ سے ہے کہ ان میں خواہشات نفسانیہ کا بقایا موجود ہے ایسی شطح قول صادق میں امر الٰہی سے نہیں یہی ارباب عقول کا فرمان ہے.....

شطحات دو قسم ہیں

(۱)..... شطح وہ کلمہ ہے جو کوئی ولی اللہ ایسا دعویٰ حق کرے جو اسے منجانب اللہ مرتبہ عطا ہوا ہے لیکن اسے امر الٰہی نہیں اور وہ اسے بطور فخر ظاہر کرے تو یہ مذموم ہے-----

(۲)..... ایسا دعویٰ بامر الٰہی ظاہر کرے لیکن بطور فخر نہیں بلکہ بطور تحدیث نعمت تو یہ محمود ہے----- مثلاً حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا انا سید ولد آدم و لا فخر "میں اولاد آدم کا سردار ہوں لیکن اسے بطور فخر نہیں کہہ رہا بلکہ بطور مصلحت کہہ رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا کتنا مرتبہ ہے" خلاصہ یہ کہ وہ شطح محققین کے نزدیک مذموم ہے جو بامر الٰہی نہ ہو اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو ایسے کلمات انبیاء علیھم السلام سے صادر ہوتے ہیں کیونکہ وہ مامور من اللہ ہوتے ہیں تاکہ امتیوں کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کتنا مرتبہ و شان ہے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آتانی الکتاب و جعلنی نبیا و جعلنی مبارکا این ما کنت ان کلمات کے لئے اللہ تعالیٰ کا امر نہ ہوتا تو شطحات میں داخل ہوتے کیونکہ بطور فخر کہے گئے ہیں لیکن چونکہ بامر الٰہی ہیں اسی لئے یہ مرتبہ

کی بلندی پر دلالت کرتے ہیں ایسے ہی اولیاء کرام سے ایسے کلمات کا صدور ظاہراً بطور فخر بھی ہو تب بھی ہم انہیں مذموم نہیں کہیں گے اس لئے کہ فخریہ کلمات رعونۃ نفس سے ہوتے ہیں اور رعونۃ نفس اولیاء اللہ سے نہیں ہوتی----

خلاصہ کلام

جن شطحیات کی مذمت بزرگوں نے نقل کی ہے وہ ہے جو رعونۃ نفس سے ہو جیسے اس مصنف تحقیقی جائزہ کی عبارت میں ہے کہ جب اولیاء نے یہ بحث شروع کی تو خود لکھا تھا کہ ان الشطح رعونۃ نفس..... الخ اور ظاہر ہے جو اولیاء کرام سے صادر ہو گا وہ رعونۃ نفس سے نہ ہو گا پھر وہ شطح جو بامر الٰہی ہو اس کے لئے تو بطریق اولیٰ ماننا پڑے گا کہ وہ شطح مذموم نہیں محمود ہے اسی سے واضح ہوا کہ قائل نے کلمۃ الحق بول کر باطل مراد لی ہے بالخصوص حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے' اسی لئے قائل کو بہتان تراشی کی سزا ملے گی آج نہ سہی تو کل (اگر توبہ کر کے نہ مرا تو) ان شاء اللہ تعالیٰ-----

انتباہ

تحقیقی جائزہ اور تخریب اول دونوں نے دھوکا دیا کہ جو شطح عام اولیاء کے لئے تھے وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چسپاں کر دی یہ دیوبندیوں وہابیوں والا استدلال ہے کہ جو آیات قرآنیہ عام اور بتوں کے متعلق تھیں وہ حضور سرور عالم ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء علی نبینا و علیھم السلام پر چسپاں کر دیں اس سے ناظرین سوچیں کہ تحقیقی جائزہ کے مصنف نے کون سا تصوف کا مسئلہ حل کیا یا یوں کہہ دو کہ اپنا انجام برباد کیا-----

تبصرہ اویسیہ

مندرجہ بالا تصریحات سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ عوارف المعارف کی عبارت تمثیلیہ کا مطلب یہ نہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان قدمی ھذہ وغیرہ عجب اور تکبر کی خبر دیتا ہے (معاذ اللہ) کیونکہ وہ اس مقام پر فائزین وواصلین کی بات نہیں کر رہے

بلکہ اس منزل کے جادہ پیما طالبین کی بات کر رہے ہیں چنانچہ وہ خود آخر میں صراحتاً فرما چکے ہیں کہ فی ابتداء امرھم مگر سرکار غوث الوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت یہ اعلان قدمی ھذہ فرمایا تھا اس وقت آپ ان منازل سے بہت آگے بلند مقام مخدع میں واصل تھے دیگر کتب کے علاوہ قصیدہ غوثیہ شریف میں اس کا ثبوت موجود (۱) ہے-----

دھوکہ باز کی نقاب کشائی

ہمارے دور کے دھوکہ باز نے عوارف کی عبارت نقل کی ہے اس میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں بلکہ قدمی ھذہ ... الخ کے مدعیان خام کی مذمت کی ہے افسوس کہ دھوکہ باز نے اس جملہ سے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذمت کر ڈالی ہے حالانکہ خام کام صوفی قدمی ھذہ..... الخ کا مدعی واقعی قابل مذمت ہے اس سے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خام ناکام صوفیوں میں شامل کرنا اپنا انجام برباد کرنا ہے حالانکہ یقیناً حضرت سہروردی قدس سرہ نے خام کار صوفیہ مراد لئے ہیں ہاں وہ غوث اعظم کے یوں گیت گاتے ہیں-----

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم حاکیا عن ربه اذا کان الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت بمته و لذته فی ذکری فاذا جعلت همته و لذته فی ذکری عشقنی و عشقته و رفعت الحجاب فیما بینی و بینه لا یسهوا ذاسها الناس اولئك کلامهم کلام الانبیاء اولئك الابطال حقا...... الحدیث-----(عوارف' جلد ۲' صفحہ ۱۶)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کا کلام نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا جس وقت میری یاد میں مشغولیت میرے بندے پر غالب ہو جائے تو میں اس کی ہمت اور لذت اپنے ذکر میں کر

(۱)..... افسوس کہ تحقیقی جائزہ کا مصنف قصیدہ غوثیہ کے اشعار بھی غلطی والے سکر میں داخل کرتا ہے حالانکہ یہاں بھی سکر سے سکر عامی مراد نہیں..... (اویسی)

دیتا ہوں اور جس وقت اس کی ہمت اور لذت اپنے ذکر میں کر تا ہوں وہ میرا عاشق بن جاتا ہے اور میں اس کا عاشق بن جاتا ہوں اور میرے اور اس کے درمیانی پردہ دور کر دیتا ہوں وہ حواس باختہ نہیں ہو گا جس وقت لوگ بے ہوش ہو جائیں گے ایسے لوگوں کا کلام کلام انبیاء علیھم السلام کی نقل ہوتا ہے ایسے لوگ ہی حقیقی بہادر ہیں-----

فائدہ

خط کشیدہ جملہ پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل نتیجہ واضح طور پر سامنے آتا ہے نیز یہ بات تو واضح ہے کہ دونوں کلاموں کے درمیان مماثلت من حیث المفاہیم ہے یعنی جس طرح انبیاء کے کلام میں اظہار حقائق ہوتا ہے یا تحدیث نعمت یا دعاوی صادقہ حقیقیہ ہوتے ہیں ان کے کلام میں بھی ایسی چیزیں ہوتی ہیں مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب ہوا لا تخف انك انت الاعلی اور حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ما قلت حتی قیل لی قل و لا تخف

فانت ولی فی مقام الولایتی

میں نے کچھ نہ کہا جب تک مجھے نہ کہا گیا کہ کہہ اور خوف نہ کر تم مقام ولایت میں میرے ولی ہو-----

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا انا سید ولد آدم و لا فخر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیابتاً فرمایا۔

ما قلت هذا القول فخرا و انما

اتی الاذن حتی تعرفون مراتبی

وعلی هذا القیاس ..... تو یہ ہے مقام وراثت کاملہ و نیابت تامہ اور یہ ہے منزل محبوبیت و معشوقیت اور اہل ذوق جانتے ہیں کہ محبوب کی ہر بات محبوب اور معشوق کی ہر ادا پیاری ہوتی ہے بلکہ محبوب کا عیب بھی ہنر بن جاتا ہے اولئك یبدل الله سیئاتهم حسنات بلکہ ان

کی تو شان یہ ہے کہ ان کا ہم نشین گنہگار بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا مستحق بن جاتا ہے-----

فرمایا لا یشقی بھم جلیسھم پھر جب ان مقدس ہستیوں میں عیب و نقص موجود ہی نہ ہو کہ یہ حضرات محفوظ ہوتے ہیں تو کسی کو کیا حق ہے کہ تنقیص شان کی گستاخانہ باتیں بنائے-----

(۲) حدیث قدسی ہے...... الا طال شوق الابرار الی لقائی و انی الی لقائھم لاشد شوقا

خبردار طویل ہوا شوق ابرار کا میری ملاقات کی طرف اور مجھے ان کی لقا کا ان سے بہت زیادہ شوق ہے-----(عوارف' جلد ۲' صفحہ ۱۸)

(۳)...... فالمحبوب المراد الذی اھل للمشیخة سلم قلبه و انشرح صدره (الی ان قال) یصح له ان یقول لو کشفت الغطاء ما ازدت یقینا فعند ذلك یطلق من وثاق الحال و یکون مسیطرا علی الحال لا الحال مسیطرا علیه و یصیر حرا من کل وجه-----(عوارف' جلد ۲' صفحہ ۳۰' ۳۱)

تو محبوب مراد اہل مشیخت کا دل شکوک و شبہات و وساوس سے سلامتی میں ہوتا ہے اور اس کا سینہ منشرح ہو جاتا ہے اور اس کے لئے یہ قول صحیح اور درست ہوتا ہے کہ اگر پردہ ہٹ جائے تو میرا یقین زیادہ نہیں ہوگا اس مقام میں وہ حال کی بندش سے آزاد کر دیا جاتا ہے وہ حال پر مسلط ہو جاتا ہے حال اس پر مسلط نہیں رہتا اور وہ ہر طرح آزاد ہو جاتا ہے-----

(۴)...... ومن صح فی المقام الذی وصفناه ھو الشیخ المطلق و العارف المحقق نظره دواء و کلامه شفاء بالله ینطق و بالله یسکت (الی ان قال) فالشیخ یعطی بالله و یمنع بالله-----(عوارف' جلد ۲' صفحہ ۳۳)

مقام موصوف و مذکور پر جو صحیح معنی میں متمکن ہوا وہی شیخ کامل ہے وہی عارف محقق ہے اس کی نظر دواء اور اس کا کلام شفاء ہے اس کا بولنا چپ ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و قوت سے

ہوتا ہے اور اس شیخ کا عطا کرنا اور روکنا بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خاص طاقت سے ہوتا ہے......
نیز ایک اور جگہ فرماتے ہیں-----

(۵) والكلام من وراء حجاب بالالهام و الهواتف و المنام و غير ذلك للشيوخ و الراسخين فى العلم-----(عوارف' جلد ۲' صفحہ ۵۲)

پس حجاب کلام بواسطہ الہام یا ہاتف یا خواب وغیرہ مشائخ اور راسخین فی العلم کے لئے ثابت ہے-----

فقیر اویسی غفرلہ کی دعوت اتحاد

جس شر پسند نے چشتیوں سہروردیوں نقشبندیوں کو قادریوں سے لڑانے کا منصوبہ بنایا ہے اس کا پہلا منصوبہ فقیر نے حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے خاک میں ملا دیا ہے اتحاد و اتفاق کے عشاق تحقیقی جائزہ صفحہ ۶۳ پر عوارف المعارف کی جو عبارت نقل ہے ملاحظہ فرمائیں' اس کا آغاز یوں فرمایا کہ فقل ان ينفك مريد فى مبادى ظهور سلطان الحال من العجب...... الخ

بہت کم ہوا کہ ابتداء میں سلطان الحال کی وجہ سے عجب کے طور پر خام کار صوفی ایسی باتیں کہتا ہے-----بتاتا ہے کہ اس سے غلط کار خام کار مبتدی صوفی مراد ہے پھر ساری عبارت پڑھ جایئے کہیں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں البتہ دھوکہ باز نے غلط فہمی میں لوگوں کو دھوکہ دیا کہ قدمى هذه على رقبة كل ولى لله کے مدعی سے حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ لیا ہے تو یہ اس کی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت کی روشن دلیل ہے اس لئے کہ اس جملہ کے مدعی صرف غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں بلکہ کئی خام کار اور بھی ہوں گے خود تحقیقی جائزہ میں چشتیہ حضرات کے کئی بزرگوں کا نام لکھا ہے اور اپنی پیش کردہ عبارت سے صفحہ ۶۵ تا ۶۶ نتیجہ نکالا ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیخ حضرت عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے

ویسے ہیں۔۔۔۔۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ-----انا للہ و انا الیہ راجعون

اس کے بعد عوارف شریف صفحہ ۶۶ کے فضائل اور چشتیوں کی محبوب کتاب کے اقوال نقل کئے ہیں تاکہ چشتی حضرات حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بد ظن ہوں

انا للہ و انا الیہ راجعون

الحمد للہ عوارف المعارف شریف نہ صرف چشتیوں کی محبوب کتاب ہے بلکہ ہر سلسلہ اور ہر سنی مسلمان کے لئے ایمان کی جان اور نہایت ہی پیاری کتاب ہے لیکن افسوس کہ اس سے سلاسل کو باہمی بغض و عداوت پر ابھارنا اچھا کام نہیں-----

پھر سنئے

مذکورہ بالا عبارت میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد نہیں بلکہ مبتدی اور عام ولی مراد ہیں جنہیں عوارف میں تواضع و ادب کا درس دیا گیا ہے اور قدسی هذہ۔۔۔۔۔ الخ سے بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد نہیں اس لئے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ کا تصور بھی اس طرف نہیں گیا یہ تمام اختراعات تحقیقی جائزہ کے خود ساختہ ہیں-----

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ

سلسلہ سہروردیہ کا ہر فرد معترف ہے کہ شیخ الشیوخ سیدنا شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کا ایک کرشمہ ہے۔ شیخ شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ اور والد رحمۃ اللہ علیہما شیخ محمد عبد اللہ صدیقی دربار غوثیت پاک کے روزانہ حاضر باش ہیں دریافت فرمایا جاتا ہے یہ نیک بی بی کون ہیں؟ عرض کیا جاتا ہے حضور کے اس خادم کی رفیقہ حیات ہے' ارشاد ہوتا ہے کہ شیخ محمد' کتنی بار اس صالحہ نے آپ کو پیغام دیا اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی مگر آپ نے اس امانت کو ہم تک نہیں پہنچایا۔

شیخ فرطِ ادب و ندامت سے رونے لگے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراقبہ میں سر جھکا لیتے ہیں ذرا سے توقف کے بعد نگاہیں بلند فرماتے ہیں زبان مبارک سے ارشاد ہوتا ہے' اے عفیفہ' مبارک ہو کہ حضرت خلاق کون و مکاں واہب العطاء یعنی بارگاہ خدا نے اپنی رحمت خصوصی سے فقیر کی دعا قبول کر لی ہے رب تعالیٰ تمہیں فرزند عطا فرمائے گا دونوں میاں بیوی خوشی خوشی بارگاہ محبوب سبحانی کے دربار لاثانی سے واپس آتے ہیں-----

اسی شب رحمت رب سے خاتون محترمہ حاملہ ہوتی ہیں اور نوماہ گزرنے کے بعد ان کی کاشانہ فیض آثار میں لڑکی تولد ہوتی ہے والدین جن کی ساری عمر لاولدی میں غم اور گریہ و زاری میں گزری تھی عطائے اولاد پر بارگاہ خداوندی میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں اور خوش ہیں کہ لڑکا نہ سہی لڑکی ہی سہی اللہ تعالیٰ نے اولاد تو دی ہے۔ خوشی و مسرت کے انہیں جذبات میں خیال آیا کہ ولادت کی خبر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچائی جائے چنانچہ باہم دونوں میاں بیوی میں یہ طے ہوا کہ نوزائدہ کو ساتھ لے جا کر حضور کو ولادت دختر کی خبر پہنچائی جائے لہذا انتظام سفر ہو لہجی اور بچی کی والدہ ماجدہ کو حسب حال ساتھ لے کر والدین حاضر خانقاہ حضور غوث پاک ہوئے۔ ماں نے مسرت آمیز لہجہ میں عرض کی حضور والا کی دعا سے رب تعالیٰ نے ہمیں بچی عطا کی ہے' حضور بچی کے لئے دعا فرمائیں اور نام بھی تجویز فرما دیں۔

ارشاد ہوا اے نیک بخت خاتون یہ تم کیا کہہ رہی ہو میرے سامنے تو لاؤ بچی پیش کی جاتی ہے حضور تبسم فرماتے ہیں ارشاد ہوتا ہے بچی نہیں پسر ہے اور ہم نے اس کا نام شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رکھا ہے۔ اے بچہ کے والدین تم کو مبارک ہو کہ یہ بچہ زمرۂ اولیاء اللہ میں مراتب عالیہ پر فائز ہو گا اس کا علم وسیع عمر دراز ہو گی اس کے موئے ابرو اور پستان دور ہوئے والدہ نے دیکھا کہ کہ جس بچی کو وہ خدمت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لے کر آئے تھے وہ لڑکی نہیں لڑکا ہے۔

یہاں یہ بات خاص کر قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سیدنا عبد القادر جیلانی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ صرف ایک دن کی بچی کو اپنی نظر کرم اور کرامت سے مرد بھی بنا دیتے ہیں اور اس کے مستقبل کے متعلق اتنی شاندار پیش گوئی بھی فرما دیتے ہیں حضرت فقیر نواز فقیر قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کی توثیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

کرامت میں کرم میں ہے شہ مرداں کا تو وارث
کیا عورت کو تو نے مرد یا محبوب سبحانی

بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ حضرت شیخ الشیوخ سیدنا شہاب الدین سہروردی کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے خلیفہ رسول مکرم ﷺ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے حقیقی چچا سلسلہ سہروردیہ کے مشہور ولی الاولیاء قطب الاقطاب حضرت شیخ ابوالنجیب ضیاء الدین عبد القاہر سہروردی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جن کے سایہ عاطفت میں آپ نے تعلیم و تربیت پائی نیز حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ مہر و محبت نے بھی آپ کو پروان چڑھایا۔ آپ تمام علوم مروجہ دینیہ کی تکمیل سولہ سال کی عمر میں فرما چکے تھے مگر بعد فراغت تعلیم آپ کی توجہ تمام تر علم کلام کی طرف مبذول ہو گئی تھی آپ کے عم زاد کو آپ کا یہ فنی شغف پسند نہ تھا اور اس علم کے ترک کی نصیحت فرماتے تھے مگر آپ کی رغبت بدستور علم الکلام کی جانب تھی آخر ایک روز بھتیجے کو ساتھ لے کر وہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور شکایتاً کہا' حضرت صاحبزادہ بفضلہ تعالیٰ فارغ التحصیل ہو چکے ہیں میری خواہش تھی کہ بطریق اکابر و اسلاف علم طریقت کی طرف مائل ہوتے مگر انہوں نے میری نصائح کے خلاف سارا زور دماغ علم کلام کے لئے وقف کر دیا ہے' حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت شیخ سے خاص انس تھا اور حضرت شیخ شہاب الدین کو تو مثل اولاد عزیز رکھتے تھے' پیار سے قریب بلایا محبت سے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا' فرزند آج کل علم کلام کی کن کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہو' کوئی اہم مقام پڑھ کر سناؤ' حضرت شہاب الدین نے بے ساختگی کے ساتھ جواب کی کوشش کی لیکن دل و دماغ پر بس نہیں چلتا تھا ہر چند زور دیتے مگر حیران کہ ایک فقرہ بلکہ ایک لفظ بھی یاد

نہیں آتا حتی کہ کسی کتاب کا نام بھی یاد نہ آیا قوت حافظہ زائل پائی، رنج و ندامت سے خاموش تھے مگر آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی آزردگی اور ملال کو نہ دیکھ سکے فوراً تبسم آمیز لہجہ میں فرمایا، فرزند شہاب الدین ہم نے تمہارے سینہ پر ہاتھ رکھ کر تمام علوم دنیوی اور علم الکلام کو تمہارے قلب و دماغ سے محو کر دیا ہے تمہارا رنجور و غم گین رہنا ہمیں گوارا نہیں اس لئے علوم ظاہری کی جگہ علم معرفت حق تم کو دے دیا ادھر غوث پاک کی زبان سے یہ الفاظ بر آمد ہوئے ادھر حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب میں علم و عرفان الٰہی کی موجیں اٹھنی شروع ہوئیں اور آپ تحصیل علوم باطن کی طرف کلیۃً متوجہ ہو گئے جس قدر عمر گرامی مائل بہ شباب ہوتی گئی آپ کی بھووں کے بال برابر بڑھنے لگے اور آپ کے دونوں پستان عورتوں کے پستانوں سے متجاوز ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب آپ کہیں راستے میں چل رہے ہوتے تو ابرو کے بالوں کو سر پر ڈال لیا کرتے تھے اور آپ کے پستان حرکت سے آپ کے کندھوں تک پہنچ جایا کرتے تھے اس طرح حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش گوئی کی عام تصدیق ہوتی تھی-----

(نوٹ) شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کرامات تھے آپ کا لقب حضرت شیخ الشیوخ تھا آپ کے خوارق عادات و کرامات کا بیان ایک کتاب کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ یہاں تبرکاً ایک کرامت ملاحظہ ہو-----

شیخ الشیوخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلیل القدر خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین سہروردی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت شیخ کی خانقاہ کے قریب چلہ کش تھا میں نے عالم رؤیا میں دیکھا کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک پہاڑ پر تشریف فرما ہیں آپ کے ارد گرد جواہرات کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں دامن کوہ میں مخلوق الٰہی کا اژدھام ہے اور حضرت دونوں ہاتھوں سے وہ جواہرات مخلوق پر نچھاور کر رہے ہیں لوٹنے والے لوگ دامنوں اور جھولیوں میں جواہرات بھر رہے ہیں لیکن جواہرات کے انباروں میں بجائے کمی کے برابر اضافہ ہوتا جاتا

ہے راوی کہتے ہیں جب میں اعتکاف سے فارغ ہوا تو حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا تذکرہ کرنا چاہتا ہی تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اے نجم الدین جو واقعہ تم نے دیکھا ہے وہ بالکل حقیقت ہے اور یہ حقیقت اس شفقت بے نہایت کا نتیجہ ہے جو حضور غوث پاک محبوب سبحانی محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمارے حال پر ہے۔

شطحیات

بعض حضرات کہتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول قدمی هذه على رقبة كل ولى لله سے شطحیات یعنی مستی شراب وحدۃ میں صادر ہوا ہے اور ایسے اقوال (شطحیات) قابل قبول ہوتے ہیں (۱) نہ قابل اعتماد۔

تحقیق شطحیات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پہلے عرض کیا گیا ہے کہ شطحات دو قسم ہیں (۱)..... حقیقی (۲)..... مجازی

مصنف تحقیقی جائزہ کے لئے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی مثال صادق آسکتی ہے کیونکہ یہ قول جب صادر ہوا تو اس وقت بڑے بڑے اولیاء عظام اور جید علمائے کرام موجود نے نہ صرف مانا بلکہ سر تسلیم خم کرنے کو اپنے لئے سعادت عظمیٰ فرمایا بلکہ یہ قول حضور سرور عالم ﷺ کا مصدقہ ہے چنانچہ بہجۃ الاسرار میں شیخ خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضوری و درباری ولی اللہ تھے حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ بوقت زیارت عرض کی کہ غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول قدمی هذه على رقبة كل ولى لله صحیح ہے یا نہیں' یا صحیح کیونکر ہے۔ حضور سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ صدق الشيخ عبد القادر كيف لا و انا ارعاه شیخ عبدالقادر نے سچ کہا ہے اور وہ کیوں نہ ہو جب کہ وہ قطب ہے اور میں اس کا نگران ہوں (بہجۃ الاسرار و التول [illegible] غوث)

---

(۱)..... تحقیقی جائزہ کے مصنف کا زیادہ زور اسی پر ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی شطحیات میں مجاز تھے ------ (مجاز [illegible])

اعظم)اور نقول آگے آئیں گے-----

گولڑوی سرکار قدس سرہ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا فرمان کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے از قبیل شطحیات نہیں آپ خود فرماتے ہیں کہ وما قلت قولی ھذا الا و قد قیل لی میں نے از خود یہ نہیں کہا بلکہ من جانب اللہ مجھے ایسا کہنے کا ارشاد ہوا ہے پھر فرمایا کہ اگر معاذ اللہ من قبیل الشطحیات ہوتا تو حضرت (خواجہ) معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ کا سر اصنام (بت شکن) مہبط تجلیات و انوار بروقت صدور فرمان عالی شان سب بزرگان سے پہلے سر تسلیم خم نہ کرتے-----

اگر کسی بزرگ نے اسے شطحیات سے تعبیر کیا ہے تو بھی ہمارے موقف کے منافی نہیں اس ملئے کہ انہوں نے شطحیات سے اس کا ظاہر مراد لیا ہے یعنی وہ امور جن کا ظاہر تو امور شرعیہ کے خلاف ہو لیکن حقیقت میں وہ اسلام کی عین مراد ہو تو اسے لفظاً شطحیات کہا جا سکتا ہے لیکن یہ ان شطحیات سے نہیں جو عالم سکر میں سرزد ہوتے ہیں جیسا کہ تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے-----

انواع شطحیات

دارا شکوہ نے کہا کہ شطحیات میں سے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ بھی ہے اور یہ شطح (قدمی ھذہ الخ کو شطح کہنا مجازاً ہے) بہت بڑی ہے میرے پیر حضرت شیخ میر قدس سرہ فرماتے تھے کہ مراد قدم سے طریقہ ہے اور بالتحقیق طریقہ شیخ حضور عبد القادر تمام طریقوں سے بالا ہے اور اہل علم سے مخفی نہیں کہ بزرگان دین کے جتنے شطحیات ہیں سب کا یہی حال ہے بلکہ یہ شطح تو معمولی ہے اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ ملتے ہیں کہ جنہیں سن کر منکر تو منکر محب اولیاء کرام کا دماغ بھی چکرا جاتا ہے۔ چند مثالیں پڑھیے-----

کلمہ شطح	قائل	تاویل شرعی
انا الحق	منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	خود فرمایا من گویم انا الحق یار می گوید بگو
سبحانی ما اعظم شانی	بایزید بسطامی علیہ الرحمہ	مقام فنا میں کہا جب خودی ہی نہ تھی
ما فی حبتی ما سوی الله	بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ	مذکورہ بالا
خضنا بحر الم یقف علی ساحله الانبیاء	حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	اتباع امام الانبیاء علی نبینا و علیہم السلام
لا اله الا الله چشتی رسول الله	خواجہ معین الدین اجمیری قدس سرہ	برائے امتحان
چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال کہ من دراں وقت کردم سجود کہ آدم نبود و خدا ہم نہ بود		وحدۃ الوجود کے مقامات کی طرف اشارہ ہے

حسنات العارفین صفحہ ۲۹ مفصل دیکھئے فقیر کی تصنیف رد الخبطی فی کلمة الجشتی

لطیفہ

شطحیات اکثر اکابر اولیاء سے صادر ہوئے اور ایسے شطحیات بھی ہیں جن پر شرعاً کفر کا فتویٰ لاگو ہوتا ہے لیکن انہیں کسی نے کفر نہیں کہا سوائے وہابیوں کے بالخصوص امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شطحیات تو اور زیادہ مشہور ہیں انہی شطحیات کی وجہ سے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ سے شکررنجی ہو گئی تھی جس کی تفصیل اہل سنت علماء کرام کو معلوم ہے-----

قیمتی اصول

ذیل میں صاحب السیف الربانی تنبیہات کے عنوان سے چند اصول تحریر فرماتے ہیں ان میں واضح فرماتے ہیں کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استغفار بوقت وصال عجز و انکسار ترقی درجات کی وجہ سے تھا نہ کہ قدمی هذه...... الخ کے دعوی و دیگر اعلیٰ دعاوی کو غلطیاں سمجھ کر توبہ و ندامت فرمارہے ہیں چنانچہ فرمایا:

الاول من المعلوم عند القوم ان من اماتٖ نفسه و هواه لا يتغير عليه حال عند الموت المعتاد قال فى اليواقيت ان قلت ما المراد بقولهم العارفون لا يموتون و انما ينقلون من دار الى دار الجواب ان من مات الموت المعنوى بمخالفة نفسه حتى لم يٰبق له مع الله اختيار لا يعظم تالمه عند خروج روحه فاهل الله لما علموا ان لقاء الله لا يكون الا بالموت استعجلوا فما توافى حين حياتهم فلقوا الله محبين للقائه فاذا جاء هم الموت لا يتغير عليهم حال و لا يزدادون يقينا بانكشاف غطاء هذا الجسم و الى الموت المعنوى اشار صلى الله عليه وسلم بقوله من اراد ان ينظر الى ميت يمشى على وجه الارض فلينظر الى ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه آه مختصرا

سب کو معلوم ہے کہ جس نے نفس کو مار مٹایا اور خواہشات نفسانی کو خوب دبایا تو بوقت موت اس کا حال نہیں بگڑتا حضرت امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں لکھا کہ اگر سوال کرو کہ صوفیہ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ عارفین مرتے نہیں بلکہ وہ ایک دار سے دوسری دار کو منتقل ہوتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جس نے نفس کی مخالفت کر کے معنوی موت اختیار کی اور مخالفت نفس بھی ایسی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا کوئی اختیار نہ رہے یہاں تک کہ خروج روح سے اسے کوئی درد والم محسوس نہ ہو اولیاء اللہ کو جب یقین ہے کہ لقائے الٰہی موت کے بغیر ناممکن ہے اسی لئے وہ موت کی طرف جلدی کرتے ہیں اور وہ جیتے جی مر جاتے

ہیں اسی لئے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے سرشار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ موت طبعی کے وقت نہ تو اس کا حال بدلتا ہے اور نہ حجابات کے اٹھ جانے کے باعث ان کے یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ موت معنوی کی دلیل کی طرف حضور سرور عالم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ جو چاہے کہ میت کو زمین پر چلتا پھرتا دیکھے تو چاہیے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے-----

مورد اصول حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مذکورہ بالا ضابطہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس پر منطبق کیجئے صاحب السیف الربانی لکھتے ہیں :

قلت یتغیر حال الامام الجیلی عند وفاته بالمعنی الذی یتعلقه هذا الاحمق و ما بلغنا عن احد من کبراء الامة مات موتات الجیلی الحدیده فی حیاته و اسمع ما قاله سیدی مصطفی البکری فی الفیته فی اول فصل الموتات الاربع و هی مخالفة النفس و الجوع و تقشف اللباس و احتمال الاذی قال ؎

و الموت عند القوم موت العبد بلا اضطرار بل بمحض القصد
الی ان قال

و اخبر المحقق الربانی مولای عبد القادر الجیلانی
عن نفسه فی حالة السلوك و السیر نحو ملك الملوك
بانه قد مات الف مرة حتی فنی وجوده بالمره
و بعد ما مات بها قد لبسا ثوبا بالف اذ لکاسها احتسی
و هذه فروع ذی الموتات ذائقها کالخضر فی الحیاة

میں کہتا ہوں کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال موت کے وقت کیسے متغیر ہو

گیا کہ قدمی ھذہ کے دعوی سے توبہ کر رہے تھے (معاذ اللہ) جیسے اس احمق (تخریبی اول و دوم) نے سمجھا ہے ہمیں تو معلوم نہیں کہ جس طرح کی معنوی موتیں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیب ہوئیں امت میں کسی بھی بڑے سے بڑے ولی کو نصیب ہوئی ہوں اس لئے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زندگی میں بے شمار معنوی موتیں حاصل ہوئیں۔ سن لے سیدی مصطفیٰ بکری قدس سرہ موتات اربع کے فصل میں کیا فرماتے ہیں فرمایا وہ چار موتیں یہ ہیں----(۱)......مخالفۃ النفس' (۲)......جوع' (۳)......پھٹا پرانا لباس اور (۴)......لوگوں کی اذیت رسانی کی برداشت

موت قوم (صوفیہ) کے نزدیک بندے کی وہ موت ہے جو محض اپنے ارادے سے ہو اضطراری موت نہ ہو' یہاں تک کہ فرمایا کہ محقق ربانی مولانا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے اپنی حالت کی خبر دی جو سلوک و سیر الی اللہ کے وقت انہیں پیش آئی فرمایا کہ وہ ہزار بار مرے یہاں تک کہ وجود ظاہری فنا ہو گیا موت کے بعد پھر اسے ہزار قسم کے لباس سے ملبوس کیا گیا یہ انہی موتات کی فروع ہیں جن کا ذائقہ ایسے ہے جیسے خضر کو حیات ہے-----

غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات جمیلہ

یہ بحث لکھ کر سیف ربانی کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

قلت و الی نحو ذلك اشار الجیلی بقوله فی آخر حکایة اطوار سلوکه رضی الله تعالیٰ عنه محقت البقایا و نسخت الصفات و جاء الوجود الثانی اھ و مع ھذا کله فالامام الجیلی لم ینقص خوفه من الله لان شدة الخوف تابع لعظم المعرفة قال الشعرانی فی الجواھر کان الشیخ سیدی عبد القادر یقول اعطانی الحق تعالی اربعین عھدا و میثاقاانه لا یمکر بی فقیل له کیف حالك بعد ذلك فقال غیر آمن اھ و سیاتی ان شاء الله فی اول الخاتمة مبحث المیثاق المشار الیه و قال الشیخ علی قاری لما قارب سیدی عبد

القادر الوفات ساله ولده السيد عبد الجبار ماذا يؤلمك من جسدك قال جميع اعضائی تولمنی الا قلبی فما به الم و هو صحيح مع الله عز و جل اه تامل قوله صحيح مع الله فانه يستنشق منه روح الاقبال و نجح الامال و فتح الباب و ازدياد الاقتراب و صفاء الوصال من كدر العتاب و لكن يفهمها من لم يعقه زكام الجهل او صداع الحسد اعاذنا الله من ذلك

میں کہتا ہوں کہ ان اشعار میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس آخری حکایت کی طرف اشارہ ہے جو آپ کو اطوار سلوک میں پیش آئے آپ نے فرمایا کہ میں نے وجود کا بقایا مٹا ڈالا اور صفات کو ختم کر دیا یہاں تک کہ وجود ثانی نصیب ہوا' اس کے باوجود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوف الٰہی میں کمی نہیں آئی اس لئے کہ شدۃ خوف عظمت معرفت کی دلیل ہے

(حکایت)...... امام شعرانی قدس سرہ نے الجواہر میں فرمایا کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چالیس عہد و میثاق عطا فرمائے کہ تیرے ساتھ کسی قسم کی سخت کاروائی نہ ہو گی۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اس کے بعد آپ نے خود کو کیسا پایا' فرمایا غیر آمن خوف سے لبریز۔

امام قاری علی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب مرقاۃ نے فرمایا کہ جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے صاحبزادے سید عبد الجبار نے پوچھا کہ آپ کے جسم کے کون سے حصے میں درد نہیں پہنچا' فرمایا' میرا رونگٹا رونگٹا درد و الم میں ہے سوائے قلب کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح و سالم ہے----

(فائدہ)...... صحیح مع اللہ پر نگاہ ڈالئے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول اقبال و سعادت کی روح ترو تازہ اور مقاصد کامیاب اور ابواب مفتوح اور قرب میں اضافہ اور عتاب کی میل کچیل مٹ کر صفاء وصال نصیب ہوتا ہے لیکن اسے وہ سمجھے گا جسے جہالت کا

زکام نہ ہو اور نہ ہی وہ حسد کے درد سر میں مبتلا ہو اللہ تعالیٰ ہمیں ان بیماریوں سے بچائے----

(تبصرہ اویسی غفرلہ)...... یہ مضمون ہمارے دور کے تخریبی حضرات بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن سمجھ خدا کے ہاتھ میں ہے---

توثیق مزید

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل وصال یا اس سے پہلے اپنے دور میں بارگاہ حق میں عجز و نیاز اور توبہ و استغفار اور انتہائی انکسار میں اسی طرح بلند پایہ تھے جیسے اپنے دعاوی علیا میں اونچا مرتبہ رکھتے تھے۔ آپ کے عجز و انکسار کی گواہی شیخ سعدی قدس سرہ سے سنئے گلستان باب دوم میں ہے-----

حکایت

عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روئے بر حصا نہادہ بود میگفت ای خداوند ببخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا روز قیامت نابینا برانگیز تا در روے نیکان شرمسار نباشم---- قطعہ

روی بر خاک عجز میگویم ہر سحرگہ کہ باد مے آید
ای کہ ہرگز فرامشت نکنم ہیچت از بندہ یاد می آید

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حرم کعبہ میں دیکھا گیا کہ آپ اپنا چہرہ کنکریوں پر رکھ کر کہہ رہے تھے کہ اے اللہ مجھے بخش دے اگر میں قیامت کے دن سزا کا مستحق ہوں تو مجھے نابینا کر کے اٹھانا تاکہ میں نیک لوگوں کے سامنے شرمسار نہ ہوں-----

ہر صبح کو چہرہ پر مٹی رکھ کر عاجزی سے کہتا ہوں کہ اے وہ ذات کہ میں تجھے کبھی نہیں بھولتا کیا تجھے کبھی یہ بندہ یاد بھی آتا ہے-----

(فائدہ)...... کیا اس عبارت سے کوئی پاگل یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ حضور غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر مجرم رہے (معاذاللہ) تبھی تو کعبہ کے حرم میں ماتھا رگڑ رگڑ کر فریادی ہیں کہ کسی طرح ان کے جرائم معاف ہو جائیں----(معاذاللہ)

تحقیقی جائزہ کا موقف

سچ پوچھئے تو اس تخریبی ملا کا اصل مقصد یہی ہے تبھی تو اپنی کتاب کے اسی بحث پر کئی صفحات سیاہ کر ڈالے اور دلائل میں اسلاف کے حوالے لکھے مثلاً لکھا کہ الجواہر والدرر صفحہ ۲۲ میں ہے کہ یہ قول قدمی هذه کا صدور بامر الٰہی نہ تھا اور صفحہ ۳۱۱ میں ہے تصریف وغیرہ بھی بامر الٰہی نہ تھا اور دونوں جگہ دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ لو كان بامر من الله ما وقع منه ندم حين وفاته فقد بلغنا انه وضع خده على الارض و قال هذا هو الحق الذی کنا عنه فی غفلة الخ

اگر بامر الٰہی ہوتا تو آپ وقت وفات پشیمان نہ ہوتے اور ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ نے اپنا رخسارہ زمین پر رکھ کر کہا یہی وہ حق ہے جس سے ہم غفلت میں تھے اور جو کام بامر خداوندی کیا جائے اس پر ندامت نہیں ہوتی-----

(جواب)...... یہ بحث تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تواضع و عجز کے متعلق مفصل طور پر ہم نے عرض کی ہے اس سے ناظرین کو یہ تو یقین ہو گیا کہ تحقیقی جائزہ کی نگاہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات کے بجائے نقائص پر پڑتی ہے وہ بھی اس کے اپنے گمان پر ورنہ علی تقدیر صحت خبر اظہار ندامت کے وجوہ اور بھی ہو سکتے ہیں مثلاً انتہائی کمال ارتقاء کے مقام میں احوال سابقہ کی نسبتاً پستی دیکھ کر استغفار اور ندامت کا اظہار فرمایا کہ حسنات الابرار سیئات المقربین امر مسلم ہے بلکہ وجہ وجیہ یہ ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کی اتباع کامل و تام آپ کا نصب العین تھا جیسا کہ آپ نے خود ارشاد فرمایا ہے ما رفع المصطفی ﷺ قدما الا وضعت انا قدمی فی المواضع الذی رفع قدمه منه الا ان یکون قدما من اقدام النبوة الخ

مصطفیٰ ﷺ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا مگر میں نے اسی جگہ پر اپنا قدم رکھا جہاں سے حضور ﷺ نے قدم اٹھایا سوا قدم نبوت کے کہ وہ غیر نبی کے لئے ممکن نہیں تو آپ نے استغفار اور ندامت کر کے سنت نبویہ پر عمل کیا ہے جیسا کہ حضور انور ﷺ استغفار فرمایا کرتے تھے چنانچہ الیواقیت جلد ۲، صفحہ ۳ پر ہے اما استغفارہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من سبعین مرۃ کما ورد فکان لاجل الترقی فی المقامات فکان یستغفر من کل مقام ترقی عنہ و ثم مقام رفیع و ارفع

نبی کریم ﷺ کا ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنا جیسے حدیث میں وارد ہوا ہے تو وہ مقامات میں ترقی کے سبب تھا آپ ہر اس مقام سے استغفار کرتے تھے جس سے ترقی کر کے اعلیٰ مقام پر پہنچتے کہ یہاں بلند سے بلند تر مقام ہیں-----

تو اسی طرح غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پہلے مقام پر ندامت اور استغفار کیا کیونکہ اس وقت آپ ارفع مقام پر واصل تھے چنانچہ الجواہر والدرر صفحہ ۳۱۱ میں ہے مات علی کمال حال یعنی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باکمال حالت میں وصال فرمایا-----

(فائدہ)..... السیف الربانی میں مکمل و مفصل ہے جس کا ترجمہ فقیر نے عرض کر دیا ہے-----

لطیفہ

مولوی تخریبی خود کو لکھواتا ہے شمس الفقہاء لیکن ہے بالکل-----ورنہ ایسی عبارتوں کو وہ لکھتا بھی نہ جب کہ اس میں ضعف ظاہر ہے مثلاً فرمایا بلغنا اہل علم جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ روایات میں ضعیف سے ضعیف تر ہوتے ہیں-----

(فائدہ)..... امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض حوالے مشکوک بھی ہیں جس کی تحقیق فقیر نے خوب کی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں تو ممکن ہے یہ بھی منجملہ ان کے ہوں لیکن

جب ہم نے اوپر صحیح صورت عرض کر دی ہے اب اسے من گھڑت کہنے کی ضرورت بھی نہیں-----

جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے اور بیشمار

تخریب کار جس جرم کا ارتکاب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تھوپ رہے ہیں اس جرم کا ارتکاب کرنے والے بے شمار ہیں چنانچہ صاحب سیف الربانی قدس سرہ نے فرمایا کہ :

الثانی صدرت کلمات کثیرۃ من اعلام الامۃ و اکابر الائمۃ یفصحون بھا عن نعم اللہ علیھم فعلی کلا م ھذاالمعترض تحمل کلھا علی الشطح لرعونۃ النفس و حینئذ لم یبق ولی کامل فی الامۃ و ھذا باطل بالضرورۃ کقول ابی العباس المرسی و اللہ لو علمت علماء العراق و الشام ما تحت ھذہ الشعرات و امسک لحیتہ لاتوھا و لو حبوا علی وجوھھم و کان ابو الحسن الشاذلی یامر النقیب ینادی امامہ من اراد القطب فعلیہ بالشاذلی و قول سھل التستری انا حجۃ اللہ علی الخلق و انا حجۃ اللہ علی اولیاء زمانی و قول سیدی ابراہیم الدسوقی کل ولی فی الارض خلعتہ بیدی البس منھم من شئت و انا بیدی ابواب النار غلقتھا و بیدی جنۃ الفردوس فتحتھا و قول سیدی احمد الرفاعی لما قال لہ تلمیذہ انت الغوث فاجابہ الشیخ نزھنی عن الغوثیۃ قال ایش اقول فی شانک قال انا ما یعجز عنہ لسانک و یکل عن ذکرہ سمعک و تنقطع فیہ جوارحک و ینفد فیہ عمرک و لا تصل الی مرتبتی من ربی عز و جل ھذا و الشیخ الرفاعی من اشھر الاولیاء عبودیۃ و کسر نفس و تواضعا نفعنا اللہ بہ

اس طرح کے بے شمار کلمات امت کے بڑے بڑے علمائے کرام و مشائخ عظام اور اکابر ائمہ

رحمھم اللہ تعالیٰ سے صادر ہوئے ہیں جو ان پر انعامات ہوئے ان کا اظہار فرمایا تو کیا بقول معترض سب شطحیات پر محمول ہوں گے کہ ان سے رعونت نفس سے وہ کلمات صادر ہوئے (معاذ اللہ) معترض کا یہ قاعدہ مان لیا جائے تو دنیا کا کوئی کامل ولی اس الزام سے نہیں بچ سکے گا۔ چند مشائخ کرام کے کلمات پیش کئے جاتے ہیں-----

(۱)..... حضرت ابو العباس مرسی (۱) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بخدا اگر علمائے عراق کو معلوم ہو جائے کہ ان بالوں کے نیچے کیا ہے (پھر اپنی داڑھی کے بال ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا) تو تمام کے تمام منہ کے بل میرے ہاں حاضر ہوں-----

(۲)..... حضرت ابو الحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نقیب کو اپنے آگے آگے چلاتے وہ اعلان کرتا جاتا تھا کہ جو قطب کی طلب رکھتا ہے وہ شاذلی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کو لازم پکڑے-----

(۳)..... حضرت عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مخلوق پر اللہ کی حجت ہوں میں اپنے زمانہ کے اولیاء پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں-----

(۴)..... سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر زمین پر رہنے والے خلعت میرے ہاتھ میں ہے میں جسے وہ خلعت پہناؤں دوزخ کے دروازے میرے ہاتھ میں ہیں میں نے انہیں بند کر دیا ہے اور جنت الفردوس میرے ہاتھ میں ہے میں جس کے لئے چاہوں کھولوں-----

(۵)..... حضرت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے مرید نے کہا آپ غوث ہیں، آپ نے فرمایا غوثیہ کا مرتبہ سنا کر میرے شان کی کمی کی ہے اس سے بچ کر رہ، عرض کی تو پھر آپ کا کون سا مرتبہ ہے آپ نے فرمایا میرا ایسا مرتبہ ہے کہ تیری زبان اس کے بیان سے عاجز اور تیرے کان اس کے سننے سے کمزور۔ میرے مرتبہ کی حد نہیں تیرے اعضا بیان کرتے رہ جائیں تیری عمر ختم ہو جائے وہ مراتب جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں وہاں

(۱)..... یہ وہ بزرگ ہیں جنہیں حضور ﷺ کی بیداری میں زیارت ہوا کرتی تھی۔

تک تیرا پہنچنا مشکل ہے۔ حضرت شیخ رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مشہور بزرگ ہیں جن کی عبودیت کا اظہار اور کسر نفسی اور تواضع مشہور و معروف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے فیوض سے مالامال فرمائے۔

تحقیقی جائزہ یا تخریبی ہیضہ

جیسے فقیر نے عوارف المعارف شریف کی عبارت سے واضح کر دکھلایا ہے کہ مصنف تحقیقی جائزہ نے عوارف شریف کی عبارت میں دھوکہ دیا ہے ایسے ہی فتوحات مکیہ شریف کی عبارات کا حال ہے اس سے یقین کیجئے کہ یہ تحقیقی جائزہ نہیں بلکہ تخریبی ہیضہ ہے اس لئے تقریباً ۳۲۰ صفحات سیاہ کر ڈالے اس میں زیادہ زور اسی پر ہے کہ قدمی ھذہ الخ شطحیات سے اور سکر میں تھا جس سے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخری زندگی میں توبہ کرلی وغیرہ وغیرہ یہ بھی تخریبی ثانی نے تخریبی اول سے ادھار پر کام چلایا ہے جس کے رد میں السیف الربانی کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفحہ ۸۵ سے صفحہ ۹۱ تک بحث فرمائی ہے فقیر ان کی عربی عبارت کا ترجمہ مع دیگر لوازمات پیش کرتا ہے سخت گفتگو صاحب السیف الربانی کی ہوگی فقیر صرف ترجمان ہے-----

المطلب الثالث الاستدلال على ان الجيلى ليس مامورا بقوله قدمى الخ بان حاله عند الموت انتقل من الادلال للتذلل الى الله اقول الحاسد يورد اوصاف الكمال فى سياق التنقيص و رحم الله القائل

قلع الله عين سيء ظن ينظر الفضل و المناقب عيبا
بجميل من الصفات فريد تحتويه ارد سبعين ريبا

والا فالتذلل و الاستغفار و الاعتراف بالافتقار عند الخروج من هذه الدار من اوصاف الاصفياء بل من كمالات الانبياء فلا يحط من مقام الجيلى وضعه خده على الارض و كذا اعترافه انه الحق الذى ينبغى ان يكون العبد

عليه فى هذه الدار لعموم تعبيره بالعبد فهو تربية لبنيه و مريديه اذ لم يقل
ينبغى ان اكون عليه لفناء اختياره فى اختيار البارى جل جلاله و على
فرض انه يعنى نفسه هو معلق بمحذوف و معناه مثلا ينبغى ان اكون عليه
لو لم يقمنى الله فى مقام العز و الادلال و التصرف السلطانى قال الحاتمى
فى الباب الثالث و التسعين من الفتوحات فى الكلام على مراتب الاولياء ما
نصه و منهم رضى الله عنهم رجل واحد فى كل زمان و قد تكون امراة آيته
قوله تعالى و هو القاهر فوق عباده له الاستطالة على كل شى شهم شجاع
مقدام كثير الدعوى بحق يقول حقا و يحكم عدلا كان صاحب هذا المقام
شيخنا عبد القادر الجيلى ببغداد كانت له الصولة والاستطالة بحق على
الخلق كان كبير الشان اخباره مشهورة لم القه و لكن لقيت صاحب زماننا
فى هذا المقام ولكن كان عبد القادر اتم فى امور اخرى مق هذا الشخص
الذى لقيته و قد درج الاخر ولا علم لى بمن ولى بعده هذا المقام الى الآن اه
ثم لا يفهم من كلام الفتوحات الذى نقله المعترض افضلية ابى السعود على
استاذه الجيلى اخذ من ملازمته للعبودية الى حين موته لان العبودية و
الافتقار الكلى هى حال قطب الزمان ولا بد كما ذكره الحاتمى نفسه و
الجيلى هو قطب وقته كما ذكره فى الباب الثالث من الفتوحات و قال
العارف ابن الاوانى كان حال الجيلى مع الله ترك الاختيار و سلب الارادة
قلت و لا يبعد ان يكون الجيلى اشار الى ذلك بقوله فى قصيدته الشهيرة

اصبحت لا املا و لا امنية ارجو و لا موعودة اترقب

و الشيخ ابوالسعودالمشار اليه كان من الافراد و ممن اعلمه الله بخواطر
القلوب و كان له فى التفويض الى الله شان عظيم و لكن لا يقصد الحاتمى
ان يفضله على استاذه الجيلى بدليل ما ذكره فى باب القواصم بعد ذكر

قصّة عن ابی السعود و ذکر احتمالات فی الباعث لابی السعود علی تلك القصة قال ان الله ما اخبرنی بحال من احوال ابی السعود حتی نلحقه بمنزلته و قال ایضا فی احوال منزل السادة الملامتیة بعد ما ذکر جماعة من اصحاب هذا المنزل منهم الجیلی و ابوالسعود ما نصه قد انفردوا مع الله راسخین لا یتزلزلون عن عبودیتهم مع الله طرفة عین لا یعرفون للرئاسة طعما لاستیلاء الربوبیة علی قلوبهم و ذلتهم تحتها کلامن الجیلی و ابی السعود و اغلب فی العبودیة الکاملة و التفویض فما بقی الا ان نقول فلم دخل ابوالسعود خدر الخمول و لم یدخله الجیلی فالجواب کما قاله الحاتمی و اللفظ له ان اصحاب المقام الذی فیه الشیخان مکن الحق لهم التصرف و التصریف فی العالم لا امرا لکن عرضا فمنهم جماعة ترکوه فلبسوا الستر و دخلوا فی سرادقات الغیب و استتروا بحجب العوائد و لزموا العبودیة و الافتقار و کان ابوالسعود منهم و لو امر بالتصرف لامتثل الامر هذا من شانهم و اما عبد القادر فالظاہر من حاله انه کان ماموراً بالتصرف فلهذا ظهر علیه و هذا هو الظن بامثاله اه فهل بعد هذا کله یظن ان الحاتمی یقصد تنقیص مقام الجیلی کما فهمه هذا الجاهل الحسود و امّا ما نقله المعترض عن الجواہر و الدرر الذی هو یناهز نحو الثلاثمائة صفحة و تصفحت جمیع مسائله المرة بعد المرة احتیاطا فلا رائحة لذلك الکلام الا فی محل واحد لم یعین به قوله قدمی هذه الخ و لا نفی وقوع الاذن للجیلی فی الادلال بل سلمه و لا ذکر التصریف راسا فضلا علی نفی الاذن فیه و نسختی عتیقة مقابلة بالکتابة علیها منتسخة من الاصل الذی علیه خطوط مشائخ الاسلام کالناصر اللقانی و الشهاب الفتوحی الحنبلی و غیرهما و دونك نص المحل المشار الیه بحروفه بعد نقله اعنی الشعرانی

عن الخواص النهى عن الانبساط و الزهو و الحض على مراعاة العبودية بالذل و الافتقار قال قلت له قد نقلوا عن سيدى عبد القادر رضى الله تعالىٰ عنه ما لا يحصى من الادلال و الافتخار فقال قد نقلوا ان ذلك كان باذن فى سره من الحق ثم مع ذلك فقد بلغنا انه لما حضرته الوفاة قال لهم ضعوا خدى على الارض فان هذا هو الحق الذى كنا عنه فى غفلة فتمم الله عليه امره قبل خروجه من الدنيا و لقى الله تعالى بوصف الذل و الانكسار و هذه من عناية الله باصفيائه فاعلم ذلك اه ارجع الى ما نقله المعترض زاعما انه من الجواہر و قابله بما هنا يتبين لك ما عنده من و التجرى و قول الجيلى كنا عنه فى غفلة هو محض تواضع من باب قول البوصيرى

و لا تزودت قبل الموت نافلة ولم اصل سوى فرض و لم اصم

و من ابعد الممكنات ان لا يعمل الامام البوصيرى نافلة و لا يصلى و لا يصوم سوى الفرض و القول الفصل المزيد لكل و هم ان نقول لو كانت خاتمة العمر على هاته الحالة نقصا لما اختارها الله ختاما لسيد انبيائه صلى الله عليه وسلم مع عصمته من جميع النقائص فانه لما نزل قوله تعالى اذا جاء نصر الله و الفتح الى قوله و استغفره انه كان توابا عرف صلى الله عليه وسلم انه نعيت اليه نفسه الشريفة بهذه السورة و لذلك تسمى سورة التوديع فعاش بعدها اياما او اشهرا على الخلاف المبسوط فى محله و فى جميع تلك المدة لم ير صلى الله عليه وسلم فيها ضاحكا قال العارف بالله الصاوى فى حاشيته الجليلة على الجلالين و انما امر الله تعالى نبيه بالاستغفار مع انه معصوم من جميع الذنوب صغيرها و كبيرها ليزداد فى التواضع و الافتقار و ليكون ختام عمله التنزيه و الاستغفار ترقيا و رجوعا الى حضرة الحق فانه و ان كان مشغولا بهداية الخلق الا ان مقام

الصفوة و الحضور و الانس اعلی و اجل اھ باختصار-----(السیف الربانی صفحہ ۸۶ تا ۸۸)

(نوٹ)......یاد رہے کہ تخریبی اول کے رد میں جو جواب السیف الربانی میں شائع ہوا اس کا فقیر ترجمہ پیش کر رہا ہے وہی جواب ہمارے دور کے تخریب کار کا رد ہے' یاد رہے کہ آنے والے مضامین من حیث الترجمہ نہیں بلکہ من حیث المفہوم ہیں اسی لئے مضامین پس و پیش ہو گئے ہیں اور بعض میں اجمال ہے اور بعض میں تفصیل

الشیخ الاکبر سیدنا محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ کی عبارت کے ساتھ بھی تخریبی اول نے وہی سلوک کیا ہے جو عوارف المعارف شریف کے ساتھ کیا ہے پھر الٹا چور کو توال کو ڈانٹے والی مثال صادق آتی ہے کہ اس نے مفہوم خود غلط سمجھا تو الٹا عالم اسلام (۱) کے علماء و فقہاء کرام کو غلط کہا-----

لطیفہ

ہمارے دور کے تخریبی مولوی کا حال بھی یہی ہے خود حاسد اول سے ادھار کر کے کام چلا رہا ہے لیکن پھر بھی تمام قادریوں کو جاہل قرار دیتا ہے یہاں تک کہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو بھی جاہل لکھ مارا-----ان کی جہالت کا شکوہ ایک خط میں کرتا ہے خط اصل فقیر کے پاس موجود ہے-----

حوالہ نمبر ۱۹۹۵/۱/۲۷

حضرت مولانا فیض احمد صاحب فیض

سلام مسنون' مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں نمبر (۱)... مہر منیر کا صفحہ ۳۰۵ اور ۳۰۶ نظر سے گزرا' انتہائی تعجب ہوا کہ پیر صاحب (مہر علی شاہ) نے فتوحات مکیہ کا

(۱)...... عربی کو پڑھ لیجئے کہ یہ صاحب کہتا ہے کہ حضور جیلانی قدس سرہ سے عقیدت رکھنے والوں نے ایسے ایسے کہا اور مانا وغیرہ----

بھی بالاستیعاب مطالعہ نہیں فرمایا تھا حضرت ابن العربی علیہ الرحمہ نے جابجا صراحۃً شیخ قدس سرہ (غوث جیلانی) کا نام لے کر آپ کے شطح وادلال کا ذکر فرمایا بلکہ اصحاب شطح کی دو قسمیں بنائیں 'ایک معصوم اللسان دوسری وہ جن پر شطحیات کا سخت غلبہ ہوتا اور وہ غیر معصوم اللسان ہوتے ہیں یہاں حضرت شیخ (جیلانی) کو غیر معصوم اللسان قرار دیا آپ کی توبہ و استغفار و ندامت کا بھی ذکر فرمایا-----الخ

اس کے بعد کچھ آگے تخریبی مولوی لکھتا ہے کہ حضرت امام شعرانی کی تصنیفات پر بھی آپ کی نظر نہ تھی جو ہر فاضل میں ہوتی ہے' اس کے بعد لکھا کہ خصوصاً عوارف المعارف شریف کا بھی آپ (پیر مہر علی شاہ) مطالعہ نہ فرما سکے جو کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں سبقاً پڑھائی جاتی ہے-----

(نوٹ) یہ خط تخریبی مولوی نے حضرت مولانا فیض احمد صاحب کو گولڑہ شریف بھیجا۔ انہوں نے جواب جاہلاں باشد خاموشی پر عمل کیا تو غصہ سے لبریز ہو کر فقیر اویسی غفرلہ کی طرف نقل بھیجی۔ خط کے آخری حصہ میں فقیر پر چند نوازشات فرمائیں جنہیں لوگ بجواسات کہتے ہیں فقیر نے بھی مذکورہ بالا مقولہ پر عمل کرتے ہوئے کوئی جواب نہ دیا-----

اس کا نتیجہ یہی تصنیف تحقیقی جائزہ ہے' جس کی جہالت بلکہ حماقت و سفاہت واضح ہے-----

تبصرۂ اویسی غفرلہ

حضرت علامہ سید پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو فتوحات مکیہ کا حافظ سمجھا جاتا ہے اور عوارف المعارف کے علاوہ کتب صوفیہ پر جس طرح آپ کو مطالعہ حاصل تھا اس کا مرزائی اور وہابی مصنفین نے بھی لوہا مان لیا ہے لیکن تحقیقی جائزہ کا اپنا حال زبوں ہے اسی لئے وہ حضرت پیر صاحب گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جاہل کہہ رہا ہے-----ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

العلی العظیم

سیف ربانی کا ترجمہ

مطلب نمبر ۳ قدمی ھذہ الخ اس سے استدلال کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ موت کے وقت اولال سے عجز و نیاز الی اللہ کی طرف منتقل ہو گئے یعنی توبہ کر لی(۱) تھی۔ میں (صاحب السیف الربانی) کہتا ہوں کہ حاسد غوث جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بدبختی ہے کہ وہ کمالات غوثیہ کو تنقیص کے رنگ میں پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس قائل (شاعر) پر رحم فرمائے جس نے کیا خوب فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ بدگمان کی آنکھ کو چشم خانہ سے نکال کر پھینک مارے کہ وہ فضائل و مناقب (کمالات) کو عیب دیکھتا ہے۔ میرے ممدوح میں تو ایسی صفات جمیلہ ہیں کہ اس کی صرف ایک صفت بے شمار عیوب و شکوک کو دفع کرتی ہے یاد رہے کہ اس دنیا سے تذلیل و اعتراف و افتقار سے کوچ کرنا اوصاف اصفیاء بلکہ کمالات انبیاء سے ہے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عاجزی سے زمین پر چہرہ رگڑنا ان کے اپنے مراتب سے نہیں گھبرانا تھا ایسے ہی آپ کا زمین پر اللہ تعالیٰ کے ہاں اظہار عجز و نیاز کہ وہ اس کا بندہ ہے جیسا کہ ان کی عام عادت تھی یہ اولاد اور مریدین کی تربیت کے لئے تھا آپ نے تو اپنا اختیار اللہ تعالیٰ کے اختیار میں فنا کر دیا تھا خلاصہ یہ کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اظہار و عجز ان کا کمال ہے-----

عجز و انکسار کی اصل غرض

عجز و انکسار اور توبہ و استغفار اس قول قدمی ھذہ الخ سے نہیں تھا جیسے تحقیقی جائزہ کا مصنف کہہ رہا ہے یا اس سے پہلے اس کا ایک مورث اعلیٰ کہہ گیا بلکہ شیوۂ پیغمبری و اسوۂ نبوی کی اتباع میں ہے جیسا کہ اولیائے کاملین کا طریقہ ہے-----

---

(۱)...... یہ ایک صدی پہلے ۱۳۰۹ھ کا اعتراض ہے جسے فخریہ طور تحقیقی جائزہ میں بار بار دہرایا ہے۔ اس کا جواب ایک صدی پہلے لکھا گیا ہے فقیر اس جواب کی توثیق کرے گا------(اویسی غفرلہ)

فتوحات مکیہ کی گواہی

حضرت ابن العربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ شریف کے باب نمبر ۳۷ میں اولیاء کے مراتب و مقامات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ ہر دور میں ایک کامل مرد ہوتا ہے کبھی عورت بھی' اس کی شان ہے کہ اسے اللہ کے بندوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے وہ ہر شے پر غالب و متصرف ہوتا ہے بلند تر دعاوی کرتا ہے وہ اپنے دعوی حق پر ہوتا ہے اور انصاف پر فیصلہ کرتا ہے بہادر و شجاع اور سب کا مقتدا ہوتا ہے اس مقام پر فائز ہمارے شیخ عبد القادر جیلانی بغداد میں ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں ہر طرح کا غلبہ اور جملہ مخلوق پر انہیں تصرف حاصل تھا بہت بڑی شان کے مالک تھے آپ کے حالات بہت ہی مشہور ہیں اگرچہ میں نے ان کی زیارت نہیں کی لیکن اس شان والے کی جو اس زمانہ میں ہے' کی زیارت کی ہے لیکن وہ اور بلند شان والے تھے اس شخص سے نرالے اور بلند قدر تھے لیکن یہ مجھے معلوم نہیں کہ ان کے بعد اس مرتبہ پر کون ہوگا۔

ازالہ وہم

مجھے سمجھ نہیں آئی کہ معترض نے ابو سعود کی افضلیت کس عبارت سے سمجھی ہے حالانکہ فتوحات میں اس کی تصریح نہیں اگر اظہار عجز و عبودیت سے سمجھا ہے تو اس کی قلت فہم و عیاوت کی دلیل ہے اس لئے کہ عجز و انکسار تو قطب وقت کی علامت ہے بلکہ عجز و انکسار اور توبہ و استغفار اولیاء کے لئے اور زیادہ ضروری ہے اور حضور جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب وقت تھے انہیں اور زیادہ اظہار ضروری تھا-----

(فائدہ)

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے عارف ابن العربی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ ترک الاختیار و سلب ارادہ رہتے تھے میں کہتا ہوں شاید آپ (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے-----

وہ اشارہ آگے آتا ہے-----

تبصرہ اویسی غفرلہ

سیف ربانی میں اسی وہم کا ازالہ ہے جو مصنف تحقیقی جائزہ نے اپنے مورث اعلیٰ کی اقتداء میں لکھ مارا کہ آپ کے زمانہ میں ہی آپ کا شاگرد و مرید ابو سعود رحمہ اللہ آپ سے افضل تھا جس عجز و انکسار سے تحقیقی جائزہ کے مصنف نے یہ استدلال کیا ایسے ہی اس کے مورث اعلیٰ نے استدلال کیا جس کا رد سیف ربانی میں لکھا گیا-----

میں نے صبح کی تو مجھے نہ کوئی ارادہ ہے نہ کوئی امید اور نہ کسی شے کا انتظار ہے اور نہ کوئی پرواہ اللہ بس باقی ہوس (۱)-----

شیخ ابو السعود کا تعارف

آپ افراد میں سے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خواطر القلوب کے علم سے نوازا تھا اور تفویض الی اللہ کا مقام انہیں خوب حاصل تھا (۲)-----

اس عبارت سے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان کی فضیلت کا اظہار نہیں جیسا کہ ان کے چند بیان کردہ احتمالات سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً یہ کہ سیدنا ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ابو سعود کے حال کی خبر نہ دی تاکہ میں بھی وہاں تک پہنچتا اور ملامیہ کا ذکر کیا انہیں شیخ ابو السعود اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کا نام لے کر کہا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ منفرد ہیں اور راسخ ہیں عبودیت میں غیر متزلزل ہیں انہیں دنیا کی کوئی خواہش نہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا غلبہ ہے وغیرہ وغیرہ ان عبارات سے معترض کو وہم ہوا (اسی طرح ہمارے دور

(۱)...... یہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر کا ترجمہ ہے جو عربی عبارت میں گزرا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنے عجز کا اظہار فرمایا ہے....

(۲)...... اس سے **تحقیقی جائزہ** کے مورث اعلیٰ نے استدلال کیا تھا اس کا رد ہے----

کے خبطی مصنف تحقیقی جائزہ کو خبط ہوا) کہ شاید شیخ ابو سعود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں تو اس کے ازالہ وہم کے لئے صاحب السیف الربانی نے لکھا کہ اس سے ثابت ہوا کہ شیخ ابو سعود (۱) اور حضور غوث اعظم دونوں عبودیت کاملہ اور تفویض الی اللہ میں بہت زیادہ منہمک ہیں لیکن یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ شیخ ابو سعود کیوں گوشہ گمنامی میں چلے گئے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس گوشہ کو ترک کر کے نام و نمود میں پڑ گئے (۲)----اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لکھا ہے کہ وہ مقام کہ جس میں یہ دونوں شیخ پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو عالم تصرف و تصریف کی قدرت پیش کی لیکن حکماً نہیں اختیاراً۔ اس مقام پر ایک جماعت نے تصرف و تصریف کو ترک کر کے پردہ پوشی اختیار کر کے سرادقات غیب میں چلے گئے اور حجب عوائد میں چھپ کر بیٹھ گئے اور عبودیت وافتقار اختیار فرمایا۔ جیسے شیخ ابو سعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر یہ تصرف وغیرہ کو اختیار کرتے تو انہیں بھی وہی ملتا جو دوسروں کو ملا اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصرف کو اختیار فرمایا لیکن وہ بھی منجانب اللہ امر کی وجہ سے نہ کہ اپنے اختیار سے پھر اس امر کو ظاہر فرمایا اور ہمیں اپنے مشائخ کے لئے یہی گمان رکھنا چاہیے (۳)......

---

(۱)... شیخ ابو السعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ انہماک حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل ہے کیونکہ وہ آپ کے مرید اور فیض یافتہ ہیں لیکن مصنف تحقیقی جائزہ اور اس کے مورث اعلیٰ کا دماغ لنا ہے اسی لئے کچھ کا کچھ کہہ دیا، تفصیل عرض کروں گا----ان شاء اللہ..... اویسی غفرلہ

(۲)... یہی سوال تحقیقی جائزہ میں بار بار اٹھا کر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان گھٹانے کی کوشش کی گئی ہے----اویسی غفرلہ

(۳)... لیکن افسوس کہ تحقیقی جائزہ کے مصنف اور اس کے مورث اعلیٰ نے اس بدگمانی کو کہاں سے کہاں تک لے گئے اس سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کمی نہیں بلکہ روز افزوں ترقی میں ہے لیکن تحقیقی جائزہ کا مورث (حاسد اول) مر گیا اس کا انجام نامعلوم کیا ہوا اب ہمیں اپنے ہم عصر تخریبی مولوی کا خطرہ ہے۔ خدا خیر کرے----

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد بھی یہی ہے نہ کہ معاذ اللہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص جیسے کہ جاہل حاسد نے سمجھا ... فقیر اویسی غفرلہ آگے چل کر بھرپور بیان دے گا ----- ان شاء اللہ

عبارت امام شعرانی قدس سرہ سے اعتراض

ہاں معترض کا جواہر اور درر شعرانی کی عبارات کی نقل وہ سب جعلی و اختراعی ہیں ہاں ایک مقام پر اپنے شیخ سے شیخ جیلانی قدس سرہ کے متعلق ناقل ہے کہ بوقت وفات انہوں نے فرمایا کہ میرا چہرہ زمین پر رکھ دو ہم اس سے پہلے غفلت میں تھے چنانچہ ایسے کہا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا کام مکمل کیا دنیا سے رخصتی سے پہلے اللہ کو عجز و انکسار سے ملے یہی اللہ تعالیٰ کے اصفیاء پر عنایت خاص ہوتی ہے -----

(فائدہ) ... اسی عبارت پر ہمارے دور کے معترض نے بھی بڑا زور لگایا ہے تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ اس میں تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عجز و انکساری ظاہر کر رہے ہیں اور یہی شیخ کا حقیقی مطمح نظر ہے اگر یہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلطی ہے تو پھر تمام انبیاء اور امام الانبیاء اور جملہ اولیاء علی نبینا و علیہم السلام غلط کار ہیں معاذ اللہ -----

چند شواہد

ہم یہاں پر چند شواہد پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہو کہ بوقت وصال یا اس سے قبل عجز و انکسار کا اظہار موجب صد افتخار ہے یا اظہار ندامت اور توبہ و استغفار اعلیٰ مراتب کی دلیل ہے۔

امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۱)

(۱) ... یہ اسی عربی عبارت کے اندر امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے شعر کا ترجمہ ہے۔ اس شعر کو پڑھ کر کوئی نتیجہ نکالے کہ امام بوصیری نکما اور بے کار آدمی تھا جس نے زندگی برباد کی (معاذ اللہ) تو اسے لوگ پاگل کہیں گے اسی لئے ہم بھی مصنف تحقیقی جائزہ اور اس کے مورث اعلیٰ کو پاگل کہتے ہیں -----

میں موت سے پہلے کوئی نوافل نہ پڑھ سکا سوائے فرائض کوئی نماز نہ پڑھی اور نہ روزے رکھے بتایئے اس سے کیا نتیجہ نکالو گے کہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے موت سے پہلے سوائے فرائض کے نہ کوئی نوافل پڑھے اور نہ روزے رکھے اور نہ ہی کوئی عبادت کی ہے ---

نتیجہ الجواب

سیف ربانی کے مصنف' تحقیقی جائزہ کے مورث اعلیٰ کو فرماتے ہیں کہ اگر معترض کا دعویٰ حق ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوقت وصال غلطی کا اظہار کر رہے تھے تو پھر حضور سرور عالم ﷺ کے بارے میں بھی یہی تصور جماؤ گے ؟ حالانکہ حضور ﷺ کی عصمت تو معترض کو بھی مسلم ہے۔ جب سورۃ اذا جاء نصر الله و الفتح ...... الخ نازل ہوئی (اور یہ وصال شریف سے تھوڑی مدت پہلے نازل ہونے والی سورت ہے اسی لئے اس کا ایک نام سورۃ التودیع بھی ہے) تو اس کے نزول کے بعد آپ ﷺ چند ماہ اور کئی دن زندہ رہے اس کے بعد وصال ہو گیا-----

نبوی عجز و انکسار

اسی سورۃ کے نزول کے بعد حضور سرور عالم ﷺ کو ہنستے نہیں دیکھا گیا۔ علامہ صاوی جلالین کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو استغفار کا حکم فرمایا ہے حالانکہ بالاتفاق آپ معصوم ہیں صغائر و کبائر ہر طرح کے اغلاط سے منزہ مقدس ہیں یہ حکم صرف تواضع و افتقار کی تعلیم کے لئے ہے تاکہ اعمال کا خاتمہ تنزیہ و استغفار پر ہو اسی میں ترقی ہے اور حضرت حق کی طرف رجوع کا یہی بہتر طریقہ ہے آپ مخلوق کی ہدایت میں مشغول رہے لیکن مقام صفوۃ و حضور و انس اعلیٰ و اجل ہے اسی لئے اس مقام کے لئے آپ ﷺ نے اظہار عجز و انکسار فرمایا-----

فتوحات مکیہ شریف کی عبارت کے جوابات

مثل ما فی الفتوحات فی رسالة المسلك الجلی فی حکم شطح الولی

للعارف الكبير سیدی ابراہیم الکورانی المدنی الفہا لما ورد سوال فی مثل ذلك من جاوة و انظر قول الفتوحات الذی نقله المعترض فانه قید برعونة نفس ولو تنبه الغبی لها لحذفها وقد اسقط ایضا فی خلال ما نقله من باب الشطح قوله و ذلك المسمی شطحا عندهم حیث لم یقترن به امر الهی امر به کما تحقق ذلك من الانبیاء علیهم السلام و اما نقله عن الفتوحات فی اصحاب المنزل الهویة ان عبد القادر غلبت علیه الشطحات لتحققه بالحق و هذا عندهم فی الطریق سوء ادب اقول تقدم فی کلام الحاتمی ان کلام الکل المفصح عن مکاناتهم عند الله اذا کان بامر فانه لا یقال فیه شطح و الجیلی مامور بذلك کما قدمناه نقلا عن البکری و غیره فیکون اطلاق الشطح فی هاته العبارة الحاتمیة مجازا کما یدل له قوله لتحققه بالحق وستعرف رتبة الجیلی عند الحاتمی کیف هی و اهل الشطح عنده ناقصون فتعین ان یکون هنا مجازا و اما قوله سوء ادب فاعلم ان العلماء المحققین قالوا کلمة تتعلق بجمیع کلام سیدی محی الدین ابن عربی و من لاحظ هاته الکلمة استراح من التوقف فی کلامه رضی الله تعالی عنه و هی ان محکم کلامه یقضی علی متشابهه و مطلقه یرد الی مقیده و مجمله الی مبینه و مبهمه الی صریحه اه واجروا هاته القاعدة فی کلام کل معتبر من الاولیاء و العلماء و هو مسلك متسع تخرج به الافکار من مضیق التحرج الی فضاء الحقیقة فقوله هنا سوء ادب ای عند من لم یتجاوز حدود الطریقة الی بحر الحقیقة و هم المکابدون مشقة السیر و السلوك الذین لم یصلوا الی کمال القرب من ملك الملوك و لهذا قال و هذا عندهم فی الطریق سوء ادب ففرق **بین الطریقة و الحقیقة اذا الاولی مجاهدة و الثانیة مشاهدة والا فاهل الحقیقة یعلمون ان صنع الجیلی هو غایة الادب ففی نفس الفتوحات فی**

باب مقام ترك الادب و اسراره ما نص محل الحاجة منه قال فانه ای احد اصحاب هذا المقام مع الكشف و بحكمه لا مع الذين هم المحجوبون فيه فهو يعاين علم الله فی جريان المقادير قبل وقوعها فيبادر اليها فيطلق عليه بلسان الموطن انه غير اديب مع الحق فانه مخالف بل هو فی غاية الادب مع الحق و لكن اكثر الناس لا يشعرون و منهم ای من اصحاب هذا المقام يقام فی الاول كعبد القادر الجيلی سيد وقته و منهم و منهم الخ تامل قوله يقام تعرف ان ادلال الجيلی ليس لرعونة نفس بل بامر من الله و به ثبتت له السيادة و تامل قوله لا مع الذين هم المحجوبون فهولاء هم المشار اليهم قبل بقوله عندهم سوء ادب و فی اول شرح الحاتمی لمسائل الامام العارف الترمذی الحكيم التی اودعها فی كتاب ختم الاولياء اختبار اللمدعين ذكر اعنی الحاتمی جماعة منهم الجيلی و ابويزيد البسطامی فقال هم اعلی من تحقق فی طريق الله تعالی و الضابط لمذهبهم استيفاء الادب المشروع مع الله اه فهذا كله تبيين لمجمل الحاتمی الذی نقله المعترض المتبع للشبه كما هو داب الذين فی قلوبهم زيغ ومن اللطائف رؤيا حكاها الشيخ ابوبكر العمادی الشافعی نزيل دمشق قال رايت نفسی فی الجامع الاموی و كل من فيه نصاری فاغتظت لذلك و اذا جاء رجل يقول لی ادخل الی الشيخ محی الدين ابن عربی فاشك اليه ذلك فدخلت فوجدت الشيخ جالسا فی محراب المقصورة و بين يديه جماعة قليلة و هو يدرس فشكوت اليه فقال لی لا تحزن هؤلاء النصاری هم الذين ضلوا بمطالعة كتبی و اما هؤلاء المسلمون بين يدی فهم الذين انتفعوا بكلامی و هم قليل و الهالكون به كثيرا هذا و قد اخفی المعترض من كلام الحاتمی ايضا اسطارا قبل محل الشبهة و نص الحاجة منها بعد الكلام علی شهود ربانی قال رضی الله تعالی عنه فيظهر

صاحب هذا الشهود بصورة الملك فيظهر بالاسم الظاہر فی عالم الکون بالتاثیر و التصریف و الحکم و الدعوی العریضة و القوة الالهیة کعبد القادر الجیلی و کابی العباس السبتی بمراکش لقیته و فاوضته اعطی میزان الجود و عبد القادر اعطی الصولة و الهمة فکان اتم من السبتی فی شغله اه فبان بهذا ان قول الجیلی قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله لیس من قبیل الشطح لصدوره من کامل و ای کامل مثل واحد الزمان و غوث العصر و الجیلی مامور بها کما نقله الرواة الکثیرون و حاشاه من رعونة النفس ثم حاشاه ثم حاشاه و من کلا م الیافعی رحمه الله ما نصه و اما من توهم لجهله باولیاء الله تعالی و فساد قلبه ان الشیخ عبد القادر قال قدمی هذه الخ بحظ نفس وهوی کامن فی باطنه فهو یظن ان اولیاء الله مثله منطوون علی خبث الضمائر متصفون بصفات الرذائل نعوذ بالله من الخذلان و سوء الظن بالاولیاء اهل العرفان فان من خضع له اکابر الاولیاء هذا الخضوع و رجع الیه العارفون بالله هذا الرجوع وزفته العنایة هذا الزفاف المشعر بعظیم جلالته و رقص الکون جمیعا طربالولایته و حمل فی عالم القطبیة و توج بتاج الغوثیة و البس خلعة التصریف العام النافذ فی جمیع الوجود و مشت اکابر الاولیاء من الصدیقین و البدلاء تحت رکابه بامر الاله المعبود و اشتهرت کراماته و جمعه بین علمی الظاہر و الباطن یستحیل ان یکون قال ذلك بحظ نفس و هوی کامن اه فان قیل قد نقل المعترض من الفتوحات ان من قال من الاولیاء ان الله امر بشیء فهو تلبیس الخ قلت تلك مصیبة **علیه اعظم فانه غیر و حذف ابتغاء لصحة مشتهاه و من اعماه هواه لا یدری فی ای جحر تدخل یداه و نص الفتوحات فی الباب الثانی و العشرین الذی نقل منه کل من قال من اهل الکشف انه مامور بامر الهی فی حرکاته و**

سکناته مخالف لامر شرعی محمدیﷺتکلیفی فقد التبس علیه الامر اھ
ھذا نصه بحروفه و لم یتفطن الغبی الی قید المنع الذی نقله فی قوله و ھذا
باب مسدود دون الاولیاء من جهة التشریع اذ یفهم من القید ان مالم یکن
تشریعیا فحصوله للاولیاء جائز و بابه مفتوح فالمعترض سارق فی نقله لا
یحسن ستر سرقته

جواب الشطح

مسلک الجلی فی حکم شطح الولی مصنفہ عارف کبیر سیدی ابراہیم الکورانی المدنی فتوحات مکیہ میں
ہے' یہ رسالہ اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے جو آپ کو مقام جادہ سے بھیجا گیا اس کا
خلاصہ وہی ہے جو ہم نے حضرت سہروردی قدس سرہ کی عبارات کے جواب میں لکھا ہے کہ
وہ شطح جو رعونۃ نفس سے ہو وہ حرام ہے اسے معترض (تخریب کار اول و ثانی) دونوں نے نقل
کیا ہے اس کے باوجود دونوں جاہل ایسے ہیں کہ قید ھذا کو حذف بھی نہ کر سکے کوئی دوسرا غبی
اس کا لکھنا گوارہ نہیں کرتا لیکن یہ ابو الاغبیاء (۱) ہیں کہ اسے حذف نہیں کیا۔

ایسے ہی دوسری قید بھی حذف نہ کر سکے کہ وہ شطح مذموم ہے جو امر الہی سے نہ ہو جیسے انبیاء
علیہم السلام کے لئے امر ہوتا ہے خلاصہ جواب یہ ہے کہ وہ شطح محمود ہے جو رعونۃ سے نہ ہو
بلکہ تحدیث نعمت کے طور ہو اور وہ امر الہی سے ہو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
دونوں نعمتوں سے وافر بہرہ ور تھے بلکہ اور بے شمار اولیاء کرام کو ایسی نعمتوں سے مالامال فرمایا
گیا تھا-----

حضرت سہروردی قدس سرہ ہوں یا حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کوئی اور بزرگ
اس شطح کی مذمت کرتا ہے اور ہم بھی ان کے ساتھ ہیں جو رعونۃ نفس بلا امر الہی از شرارت

(۱)...... یہ القاب صاحب السیف الربانی رحمۃ اللہ علیہ کے عطا کردہ ہیں مصنف
تحقیقی جائزہ اور اس کے حواری ناراض نہ ہوں---- اویسی غفرلہ

نفس ایسے دعاوی کرتا ہے-----

انتباہ

تحقیقی جائزہ کے ظالم' مصنف نے ایسے دعاوی اور ایسی تمام عبارات حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چسپاں کی ہیں اور یہ سبق اس نے تخریب کار اول سے سیکھا ہے جیسا کہ فقیر بار بار عرض کر رہا ہے-----

توضیح مزید

تخریبی اول اور دوم نے فتوحات مکیہ شریف صفحہ ۵۶۰ باب السابع والتسعین صفحہ ۳۹۷ و ثلاثمائۃ میں تحریر کیا اس کی عبارت مع ترجمہ لکھ کر تخریب کار ثانی نے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے ہیں-----

(۱)...... حضرت شیخ عبدالقادر پر شطحیات سکر کا غلبہ تھا-----

(۲) ... حضرت شیخ عبدالقادر نے اپنے سے بڑوں پر بھی بلندی کا اظہار کیا ہے-----

(۳) یہ اظہار سوء ادب ہے صفحہ ۷۸

اس کے نزدیک حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ادب ہیں (معاذاللہ)

(۴) شیخ جیلانی اولیاء کرام کے علاوہ انبیاء کرام پر بھی اظہار شطح کرتے رہے-----

(۵)... آپ کی زبان شطحیات وسکریات سے معصوم نہیں تھی-----

آخر میں فیصلہ کیا کہ جس نے باوجود ادلال کے دعوی تقریب کیا تو اسے مقام تقریب کا کوئی علم ہے اور نہ ہی اہلیت صحیحہ کا صفحہ ۷۹ تحقیقی جائزہ

اویسی غفرلہ کی باری

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جس طرح کا سلوک یہ ظالم مصنف تحقیقی جائزہ کر رہا ہے لفظ غوث اعظم کے بجائے شیخ کا لفظ لکھنا غیر مقلدوں وہابیوں دیوبندیوں کی پیروی ہے اور مذمت والی عبارات نقل کر کے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چسپاں کرنا

اور ان سے غلط نتائج نکالنا-----

فائدہ

فتوحات مکیہ کی عبارت کے جواب سے پہلے ناظرین نے یہ یقین کر لیا کہ ہمارے دور کے حاسد کو حضور غوث پاک کے ساتھ کتنا بغض ہے لیکن وہ خود عقیدت کا بھی دم بھر تا ہے اگر اسی کا نام عقیدت ہے تو پھر دنیا میں عقیدت پیدا ہی نہیں اصل عبارت کی تحقیق سے پہلے چند امور ذہن نشین ضروری ہیں-----

فتوحات مکیہ کا سمجھنا معمولی امر نہیں اس کے لئے فہم و ذکاء رضوی اور فریدی و گولڑوی چاہیے ورنہ یہی حال ہو گا جو ہمارے دور کے حاسد (مصنف تحقیقی جائزہ) کا ہے خود صاحب فتوحات مکیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ملاحظہ ہو-----

حکایت

حضرت ابو بکر عمادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نزیل دمشق فرماتے ہیں کہ میں خود کو جامع مسجد امویہ میں دیکھا کہ اس میں نصاری ہی نصاری ہیں اس پر مجھے غصہ آیا کسی نے کہا کہ یہ حال حضرت شیخ ابن العربی رحمہ اللہ تعالیٰ کو سنا دے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ حجرہ کی محراب میں رونق افروز ہیں اور آپ کے آگے چند افراد بیٹھے ہیں انہیں آپ درس دے رہے ہیں میں نے اپنی شکایت پیش کی تو مجھے فرمایا کہ غم نہ کھا یہ نصاری وہ ہیں جو میری کتابوں کے مطالعہ سے گمراہ ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ میری کتابوں سے نفع اٹھانے والے بہت تھوڑے ہیں اور گمراہ زیادہ ہوئے (اور ہوں گے)

(۲)...... علماء محققین نے فرمایا کہ ایک قاعدہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی تصنیفات کے متعلق یاد رکھئے وہ یہ کہ ان کا کلام کبھی محکم متشابہ ہو تا ہے کبھی مطلق کو مقید کی طرف رد کیا جاتا ہے اور کبھی مجمل مبینہ کی طرف اور مبہم صریح کی طرف۔ بلکہ انہوں نے فرمایا کہ یہ قاعدہ ہر معتبر عالم دین کے کلام میں جاری کرنا ضروری ہے یہ ایسا قاعدہ ہے کہ بہت سی

خرابیوں سے نجات ملتی ہے-----

فائدہ

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات مکیہ تو ایسی عبارات سے پر ہے اور آپ کی دیگر تصانیف بھی مثلاً اپنی کتب میں لکھا ہے کہ لما تلج س فی ش ینبلج نور المحی للدین جب سین شین میں داخل ہو گا تو محی الدین کا نور چمکے گا-----یہ مقولہ تین سو سال پہلے فرمایا تھا۔ لفظی ترجمہ ہے کہ جب سین شین میں داخل ہو گا تو محی الدین کا نور چمکے گا مطلب یہ ہے کہ سلیم بادشاہ جب شام میں آئے گا تو محی الدین کا نور چمکے گا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عام قبرستان میں دفنایا گیا آپ نے تین سو سال پہلے یہ خوش خبری لکھی کہ سلیم ترکی بادشاہ جس سال ملک فتح کر کے شام میں آئے گا تو محی الدین کی قبر کو اجاگر کرے گا اور اس کا مزار مشہور ہو جائے گا چنانچہ ایسے ہی ہوا کہ دسویں صدی میں سلطان سلیم دمشق میں آیا اسے شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مژدہ تین صدی قبل کا مکتوب سنایا گیا تو سلطان سلیم مرحوم نے آپ کا شاندار مزار بنایا اور اس پر قبہ تیار کیا اور کئی دن وہاں مقیم رہا اور بہت بڑا جشن منایا جس سے شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوب چرچہ ہوا اور آج بھی آپ کا مزار اور محل وقوع آپ کی اس کرامت کا زندہ ثبوت ہے۔ ۱۴۱۸ھ میں فقیر رفقاء سمیت مزار مبارک پر بار بار حاضر ہوا خوب لطف آیا تفصیل دیکھئے فقیر کا سفر نامہ عراق شام اور رسالہ جبل قادسیون اور مذکورہ بالا واقعہ عربی کتاب جبل قادسیون والرجال الاربعون مطبوعہ دمشق صفحہ ۹۶، ۹۷ میں مفصل ہے-----

حضرت ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کے شطحیات کے جوابات

(۱)...... شطح کے جوابات تو حضرت شیخ سہروردی قدس سرہ کی عوارف کی عبارت میں محققانہ لکھے جا چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں اس لئے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ شہاب الدین سہروردی و دیگر اکابر اس شطح کی مذمت کرتے ہیں جو نفس کی رعونۃ سے اور بغیر

امر الٰہی ہو-----

جواب نمبر ا

غیر معصوم اللسان کا لفظ دیکھ کر حاسد اول و حاسد ثانی بغلیں بجانے لگے حالانکہ ہر صاحب علم جانتا ہے کہ ایسی نسبت ایک عام ولی اللہ کے لئے بھی انجام کی بربادی ہے-----
چہ جائیکہ امام الاولیاء اور غوث الاغواث کے لئے ثابت کی جائے یہ انہی حاسدوں کا جگر گردہ ہے فخر و ناز سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثابت کر رہے ہیں----

انتباہ

یہ بحث طویل بیان چاہتی ہے اس میں اصطلاحات اور مقامات سامنے رکھنے پڑتے ہیں ادنی و اعلیٰ مراتب مد نظر ہوتے ہیں حاسد اول و دوم دونوں نے ان تمام چیزوں کی پرواہ کئے بغیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراضات جڑ دیئے۔ سب سے پہلے وہی بات کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شطحیات کا غلبہ تھا۔ ہم بار بار عرض کر رہے ہیں کہ انہیں شطحیات مجازاً کہا جارہا ہے حقیقی شطحیات مراد نہیں۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ شطحیات حقیقی محمود ہیں شطحیات مجازی مذموم ہیں-----

تلوین محمود و مذموم

حضرت ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام تلوین بیان فرما رہے ہیں یہ مقام بعض اولیاء کے لئے کمال ہے اور بعض کے لئے نقص---- تخریب کار نمبر ا اور ۲ دونوں نے اسی عام قاعدہ کو مد نظر رکھا اور واقعی یہ قاعدہ حق ہے لیکن عام اولیاء کے لئے خواص کا مرتبہ اس سے آگے ہے۔ چنانچہ پہلے سمجھ لیجئے کہ تلوین کیا ہے ؟

تلوین

یہ اصطلاح تصوف کا ایک لفظ ہے' صوفیائے کرام تلوین کہتے ہیں تنقل احوال کو یعنی حال

پر عدم قرار کو اور چونکہ جو حضرات اس مقام پر واصل و فائز نہیں ہوئے ان کے لئے تلوین نقص ہے کیونکہ یہ تلوین بلا تمکین ہے اس لئے نصیحت فرمائی کہ متقدمین و گذشتگان حضرات کی تلوین با تمکین تھی جو اعلیٰ مقام ہے لہذا ان کی شان میں بے ادبی سے پرہیز کرنا چاہیے لیکن تحقیقی جائزہ کا مصنف اسی بے ادبی پر کمر بستہ ہے-----

فائدہ نمبر ا

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: هو عند الاكثر مقام نقص و هو عندنا اعلى المقامات و حال العبد فيه حال كل يوم هو في شان (ج العروس' باب النون)

یعنی تلوین اکثر کے نزدیک مقام نقص ہے مگر ہمارے نزدیک تمام مقامات سے بلند مقام ہے اور اس مقام میں بندے کا حال كل يوم هو في شان کا حال ہے- ----

فائدہ نمبر ۲

امام شعرانی نے فرمایا کہ ان العارفين من المحققين اتفقوا على ان الاذن الخاص من النبي صلى الله عليه وسلم لا يكون الا للقطب الحاوى الوارثة المحمديه (انوار القدسیہ' جلد ۲' صفحہ ۴۱)

یعنی عارفین محققین کا اس پر اتفاق کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اذن خاص صرف اس قطب کو ملتا ہے جو وراثت محمدیہ پر پورا حاوی ہو-----

نیز فرمایا لا سبيل لنا الى الكلام على منازل الخ (انوار' جلد ۲' صفحہ ۱۱۱)

یعنی کاملین واصلین کے منازل پر گفتگو کرنے کا ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں کیونکہ ہمیں اس کا ذوق حاصل نہیں-----

ان پر کلام تو انبیاء ... سل کریں یا وہ اولیاء جو ان میں سے ہوں۔ یعنی اس پر گفتگو کرنا اعلیٰ مراتب و مقامات کا کام ... جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ جیسے اور

کاملین-----

انتباہ

ہماری اس تقریر سے مصنف تحقیقی جائزہ کے تمام اعتراضات کا قلع قمع ہو جائے گا-----(ان شاء اللہ)

قاعدہ اویسی

عام اصول عوام اولیاء کرام پر جاری ہوتے ہیں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو امام الاولیاء ہیں وہ قواعد جو مصنف تحقیقی جائزہ میں لکھ رہا ہے وہ اکابر اولیاء کرام پر بھی جاری نہیں ہوتے مثلاً صاحب تلوین کو دیکھئے کہ اس سے صاحب قرار افضل ہے مصنف تحقیقی جائزہ یعنی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاسد خصوصیت سے اس مرض میں مبتلا ہے کہ عام قاعدے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاگو کرتا ہے اسی لئے کہہ دیا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ابو سعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل تھے (۱)-----(معاذ اللہ)

خلاصہ جوابات

مصنف تحقیقی جائزہ نے جس عبارت سے چھ نتائج نکالے وہ سراسر غلط اور اس کا اپنا اختراع بلکہ بہتان ہے اور یہ اس کی غوث پاک سے دشمنی اور بغض کی واضح دلیل ہے-----

تحقیقی جائزہ کے نتائج اور ان کا مختصر رد

مصنف تحقیقی جائزہ نے کہا کہ

(۱)...... شطحیات کا غلبہ تھا (نفسانی شطحیات نہیں بلکہ بامر الٰہی سے)-----اویسی غفرلہ

---

(۱)...... تفصیل پہلے عرض کی گئی کہ حضور غوث اعظم کے شاگرد مقام خلوت میں چلے گئے اور حضور غوث اعظم جلوت کا حکم منجانب اللہ ہوا اسی لئے آپ کی فضیلت ثابت اور قائم رہی-----(اویسی غفرلہ)

(۲) ..... کوئی اور ولی اہل تفوق ہے (عبارات میں نہیں یہ قاعدہ مصنف تحقیقی جائزہ نے از خود نکالا ہے) -----اویسی غفرلہ

(۳) ..... سوء ادب کا لفظ غوث پاک کے لئے استعمال کر کے اپنا بیڑہ غرق کیا ورنہ غوث پاک غیر معصوم اللسان بایں معنی ہیں کہ آپ تلوین با تمکین کے مقام پر فائز تھے آپ کی ہر آن نئی شان تھی جیسے ہم نے پہلے لکھا ہے وہ یہی کہ جو ولی اللہ جو تلوین با تمکین کے مقام پر فائز ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ہر بات بلا تکلف عرض کرتا ہے تو وہ کریم اسے پورا فرماتا ہے اسے کہا جاتا ہے ادھر سے ناز ادھر سے نازبرداری -----

غیر معصوم اللسان کا مطلب بھی یہی ہے کہ ان کی زبان پر کوئی قید نہیں کہ یہ مانگے وہ نہ مانگے بلکہ لئن سألنی لاعطینہ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور ضرور عطا کرتا ہوں۔ یہ جملہ اسی غیر معصوم اللسان کا مؤید ہے جسے تحقیقی جائزہ کا مصنف حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے غیر معصوم اللسان لکھ کر انہیں بے ادب گستاخ ثابت کر رہا ہے مزید آگے آتا ہے -----

(۴) ..... اظہار شطح مذموم ہے (معنوی شطح کا اظہار محمود ہے) -----اویسی غفرلہ

تحقیقی قول

اظہار شطح (معنوی) اللہ تعالیٰ کے سامنے ظاہر کرنا بلندی مقام کی دلیل ہے کیونکہ فقیر اویسی غفرلہ نے پہلے :

..... امام شعرانی علیہ الرحمہ کی عبارت سے واضح کیا ہے کہ ایسے اولیاء کرام رفیع المقام ایسی بات کریں تو انہیں بجتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ قریب ہیں ان کے لئے یہی ادب الٰہی ہے -----

(۲) ..... نیز فرمایا لا انکار علی من قال کلمنی الله کما کلم موسی (علیہ السلام) -----المیزان الکبری للشعرانی' جلد ۲' صفحہ ۶۳)

یعنی جو کامل ولی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کلام کیا ہے تو اس پر انکار نہیں ہے-----

(۳)..... اور فرمایا ھو وحی الاولیاء و ھو دون وحی الانبیاء علیھم السلام (میزان' جلد ۲' صفحہ ۶۳)

یعنی یہ اولیاء کی وحی ہے اور یہ انبیاء کی وحی سے نچلے درجے کی ہے-----

انتباہ

اسی بحث میں قادیانی نے لغزش کھائی ہے ورنہ ثابت ہے کہ اولیاء کرام کی وحی کا نام الہام رکھا گیا ہے-----

مزید جوابات

تحقیقی جائزہ کے مصنف نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض لکھا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام پر شطح کرتے رہے' حق ہے (۱) لیکن شطح معنوی (۵) جس میں وہ مامور تھے تحقیقی جائزہ کی مراد میں اور ہماری مراد میں فرق ہے-----

(۶)..... عام اولیاء (۲) کا ادلال واقعی مذموم ہے لیکن محبوبوں اور مقربین کا ادلال بھی محبوب ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قرآن میں ہے----- والقی الالواح و اخذ براس اخیہ (پارہ ۹) تفصیل فیوض الرحمٰن میں دیکھئے-----

دعوت غور و فکر

ناظرین غور فرمائیں کہ مصنف تحقیقی جائزہ کو کون سی خدمت اسلام مد نظر ہے کہ وہ

(۱)..... یہ ہمارے جواب کی تقریر ہے یعنی حضور غوث اعظم کا یہ شطح حق ہے---(اویسی غفرلہ)

(۲) یہ تحقیقی جائزہ کے اعتراض کا جواب ہے----- (اویسی غفرلہ)

اصطلاحات جو عام اولیاء کرام کے لئے ہیں وہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چسپاں کر رہا ہے اور وہ اعلیٰ مقامات جو اللہ تعالیٰ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائے ہیں اور جن کا ذکر صراحتاً وہی حضرات بھی کر رہے ہیں جن سے مصنف تحقیقی جائزہ مذکورہ عبارات لاتا ہے تو بالآخر سمجھ لیں کہ اس کے دل میں ہے کالا کالا-----

نصائح از صوفیہ کرام

(۱)..... حضرت امام شعرانی قدس سرہ نے الانوار القدسیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶ میں فرمایا کہ فعلمهم لا يزلزله تجدد نظر اذ هو حق اليقين یعنی اولیاء کرام کا علم حق الیقین ہوتا ہے اس لئے اس کو تجدد نظر متزلزل نہیں کر سکتی وہ تجدد نظر سے متزلزل نہیں ہو سکتا-----

(۲)..... اور فرمایا کہ علم انه لا ينبغي الاعتراض على من قال انا قوي و مثل ذلك لا يضرني (انوار، جلد ا، صفحہ ۱۷۵)

یقین جانئے کہ اس ولی اللہ پر اعتراض جائز نہیں جو کہے میں طاقتور ہوں اور یہ ایسی چیز مجھے نقصان نہیں دیتی-----

(۳)..... نیز فرمایا الزم الادب مع الاولياء رضي الله تعالى عنهم فان اعتراضك دليل على عدم ذوقك (انوار، جلد ۲، صفحہ ۲۷)

یعنی اولیاء کرام کی جناب میں ادب لازمی ہے----- تیرا اعتراض بے ذوق ہونے کی دلیل ہے۔

(۴)..... نیز فرمایا الادب خير كثير و احذر من ان تذكر الاولياء الذين مضوا بسوء لا تنظر في كلامهم من التلوين كسيدي عمر بن فارض و سيدي محي الدين وغيرهم (انوار، جلد ۲، صفحہ ۲۶)

یعنی ادب بہت بڑی نیکی ہے جو اولیاء کرام گزر چکے ہیں ان کے کلام میں تلوین ... [illegible]

برائی کے ساتھ انکار ذکر کرنے سے پرہیز کر جیسے عمر بن فارض اور محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہم-----

نوٹ

اولیاء کرام پر اعتراضات کرنے کا انجام بد ہوتا ہے مختصر بیان آئے گا---(ان شاء اللہ)

فتوحات مکیہ کی عبارت سے آخری حملہ

ایک صدی پہلے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاسد اور مخالف اول نے اعتراض اٹھایا کہ فتوحات مکیہ میں ہے کہ من قال من الاولیاء ان الله امره بشيء فهو تلبیس

جو ولی کہے کہ یہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے تو یہ کوئی شے نہیں بلکہ یہ تلبیس (ابلیس) ہے-----

اسی کو مصنف تحقیقی جائزہ نے اپنی تصنیف صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۱ میں لکھ کر تمام حملے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ پر کئے ہیں (۱)-----

جوابات نمبر ۱

جو عبارت صاحب السیف الربانی نے صفحہ ۸۴، ۸۵ میں لکھی وہی مصنف تحقیقی جائزہ کا جواب ہے وہ لکھتے ہیں کہ معترض بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہے کہ اس نے عبارت کو تبدیل کیا اور بعض مقامات حذف کر دیئے تاکہ اس کی نفسانی خواہش پوری ہو جسے خواہش اندھا کرتی ہے وہ نہیں جانتا کہ وہ کس بل میں ہاتھ ڈال رہا ہے حالانکہ فتوحات مکیہ کے بائیسویں باب میں منصوص ہے کہ وہ اہل کشف جو حرکات و سکنات میں مامور من اللہ ہو اگرچہ ان کا ظاہر شرع شریف کے خلاف ہو تو وہ امر ملتبس ہو گیا کہ اہل شرع اس کا انکار

(۱) اصل کو دیکھ کر سوچیں کہ تحقیقی جائزہ کے مصنف کو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض کیوں ہے----- (اویسی غفرلہ)

کریں گے لیکن اہل کشف کے لئے جائز ہو گا اس عبارت کو غبی (۱) (حاسد اول پھر حاسد ثانی یعنی مصنف تحقیقی جائزہ) سمجھا ہی نہیں بلکہ عبارت کی قید کو دیکھا تک نہیں جیسا کہ فتوحات مکیہ میں صاف ہے کہ ھذا الباب مسدود دون الاولیاء یہ باب اولیاء کرام کے سوا عوام پر بند ہے-----

اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ جو دروازہ تشریعی عوام کے لئے بند ہے وہ اولیاء کرام کے لئے مفتوح ہے اور وہ ان کے لئے جائز بھی ہے معترض (حاسد اول) عبارت کی نقل کرنے میں چور ہے چوری کر کے اسے چھپانا نہیں آیا-----

فائدہ

امام شعرانی علیہ الرحمہ نے الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے کہ فتوحات کی اس عبارت سے استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہ کلام مبہم ہے بلکہ معترض نے مکمل عبارت نہیں لکھی۔ "فویل للمصلین" پڑھ کر نا مکمل بات کر ڈالی نہ آگے دیکھا نہ پیچھے یعنی اس شخص کی طرح ہے جو کہتا تھا نمازی کی قرآن میں مذمت ہے اور دلیل میں صرف ایک جملہ پڑھ دیا یا اس شخص کی طرح ہے جو کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نماز کے قریب نہ جاؤ پھر پڑھا "لا تقربوا الصلوٰۃ" یہی حال مصنف تحقیقی جائزہ کا ہے کہ جہاں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کی گنجائش دیکھتا ہے' وہابیوں اور دیوبندیوں کی طرح لکھ دیتا ہے اور جہاں ان کے کمالات کی تفصیل ہے وہ چھوڑ دیتا ہے یہی حال دیوبندیوں وہابیوں کا ہے وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کاملین کے کمالات والے مضامین کو ہاتھ نہیں لگاتے اور جہاں نقص و عیب کی گنجائش ان کے گندے ذہنوں میں آسکتی ہے اسے خوب اچھالتے ہیں یہی حال تحقیقی جائزہ کے مصنف کا ہے۔ نامعلوم یہ گندی عادت اس نے کہاں سے سیکھی ہے ورنہ اس کا خاندان تو ایسا نہیں ہے معلوم ہوتا ہے اسے کسی کی بددعا لگی ہے-----

(۱)...... یہ لقب سیف ربانی کا عطا کردہ ہے----- (اویسی غفرلہ)

حاسد اول و حاسد ثانی پر امام شعرانی قدس سرہ کا فتویٰ

حضرت امام شعرانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ یہ حال صوفیہ پر بعض معترضین کا حال ہے کہ وہ بے سوچے سمجھے ان پر اعتراض کر دیتے ہیں مثلاً کوئی صوفی کہے فعلته بامر من الله جیسے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ قدمی...... الخ ایمان سے کہو کہ اللہ انہیں امور شرعیہ کے خلاف حکم فرماتا ہے-----(معاذ الله)

یہ تقریر لکھ کر فرماتے ہیں کہ حضرت الٰہیہ میں امر تکلیفی نہیں ہے وہاں تو مشروع ہی مشروع ہے ولی اللہ تو حضرت الٰہیہ سے سن کر ہی کہتا ہے جو کچھ کہتا ہے۔ امور تکلیفی کے خلاف التباس ہوتا ہے تو عوام کو نہ کہ خواص کو۔

اس کے بعد تقریر امام شعرانی علیہ الرحمہ کی عبارات کے جواب میں آئے گی---- ان شاء اللہ تعالیٰ

حاسد نمبر ۲

ہمارے دور کا حاسد نمبر اول کے حاسد سے دو قدم آگے ہے فقیر اس پر تبصرہ کرے تو بارگراں ہوگا تحقیقی جائزہ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱ پر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف فتوحات مکیہ کی عبارت لکھی لیکن یہ بھی چوری چھپانہ سکا اردو ترجمہ کیا تو بھی وہی بات لکھ گیا جو ہم کہتے ہیں مثلاً ترجمہ میں خود لکھا کہ شطح ہی کی ایک قسم ہے اور اس کے قریب ہے کہ اس میں بھی نفس کا دخل ہو سکتا ہے (تحقیقی جائزہ 'صفحہ ۱۰۰)

انصاف اے انصاف والو

یہی بات ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نفس کا بندہ بنا کر بغض و عداوت کا اظہار نہ کرو۔ پھر لکھا کہ امر الٰہی سے ہو۔ یہی ہم کہتے ہیں کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعویٰ قدمی...... الخ بامر الٰہی ہے" باقی باتیں بھی وہی ہیں جو ہم کہتے ہیں لیکن جس کے دل میں بغض و عداوت کا غلبہ ہو وہ جو چاہے کرے-----

عبارت امام شعرانی قدس سرہ

حاسد اول و ثانی دونوں نے امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت سے بھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دل کی بھڑاس نکالی ہے-----

سوال----- تصریف ہے اور تصریف اکابر کے نزدیک نقص ہے جیسے کہ امام شعرانی نے فرمایا؟

جواب-----اس کا حال بھی وہی ہے جو امام سہروردی اور شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عبارات کا حال ہے۔ فقیر امام شعرانی قدس سرہ کی عبارات کی توضیح سے پہلے ناظرین سے گزارش کرتا ہے کہ دراصل امام شعرانی قدس سرہ کو اسی طرح کا اشکال پیش آتا جیسے ایک عاشق اولیاء کو پیش آیا کرتا ہے تو اس کا حل اپنے شیخ اور پیرومرشد علی خواص علیہما الرحمہ کی خدمت میں وہی اشکال پیش کر کے وضاحت چاہتے چنانچہ سیدی علی خواص نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ لا یکون نقصا الا اذا لم یؤمروا فان امروا به فهو کمال-----(الجواہر والدرر، صفحہ ۳۱۹)

وہ تصریف نقص ہے جب (۱) مامور نہ ہو، جب مامور من اللہ ہوں تو وہ کمال ہے-----

حضور غوث اعظم اور سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تخریبی اول و دوم دونوں نے زیادہ زور اس پر لگایا ہے کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور غوث اعظم کو گھٹیا قسم کا ولی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ان پر افتراء ہے اس لئے کہ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معنوی اولاد تھے۔ ان کے والد کی عرض داشت پر حضور غوث پاک نے فرمایا تھا کہ تیری تقدیر میں اولاد نہیں مگر میری پشت میں ایک فرزند موجود ہے تو میری پشت سے اپنی پشت لگا----- چنانچہ پشت ملانے پر

(۱)...... ناظرین غور فرمائیں کہ جو عیب نقص کا مضمون ہے وہ مصنف تحقیقی جائزہ نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کیوں چسپاں کیا؟ کچھ تو اس حرکت بازی میں ہے (اویسی غفرلہ)

یہ فرزند انہیں منتقل کر دیا-----اسی لئے وہ اپنے جملہ کمالات حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پرتو تصور کرتے تھے۔۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت شیخ اکبر کے کشف کی یہ کیفیت تھی کہ کسی شخص پر تین مرتبہ نظر فرما کر روز میثاق سے حشر تک اس کے احوال پر مفصل طور پر مطلع ہو جاتے تھے-----

مطالعہ فتوحات مکیہ

فقیر مخالفین غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتوحات مکیہ کے مطالعہ کی دعوت دیتا ہے کہ شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ میں غوث اعظم کے متعلق بہت کچھ تصریح فرما رہے ہیں'

فتوحات مکیہ باب نمبر ۳۰۷ میں فرمایا: و منهم رجل واحد و قد تكون امرأة في كل زمان آيته و هو القاهر فوق عباده له الاستطالة على كل شي سوى الله شهم شجاع مقدام كبير الدعوى بحق يقول حقا و يحكم عدلا كان صاحب هذا المقام شيخنا عبد القادر ببغداد كانت له الصولة و الاستطالة بحق على الخلق كان كبير الشان اخباره مشهورة لم القه و لكن لقيت صاحب زماننا في هذا المقام و لكن كان عبد القادر اتم في امور اخر...... الخ

اولیاء میں سے ایک ایسا مرد ہوتا ہے اور کبھی عورت بھی ہو سکتی ہے کہ وہ سوائے حق تعالیٰ کے ہر شے پر غالب اور متصرف ہوتا ہے وہ بلند تر دعاوی کرتا ہے اس کے دعوے حق ہوتے ہیں وہ حق کہتا ہے عدل و انصاف سے حکم کرتا ہے یعنی تصریف بلا امر نقص ہے اور اگر ان کو تصریف کا حکم دیا جائے تو پھر وہ کمال ہے نقص نہیں نہ صرف شعرانی بلکہ ہر ولی کا یہی مذہب ہے چنانچہ ابریز شریف صفحہ ۳۰۷ میں ہے کہ **كل غوث و قطب و غيرهما من اصحاب التصرف لا يفعلون شيئا و لا يتصرفون في حادث الا بامر الله-----**

ہر غوث قطب اور دیگر اہل تصرف کوئی کام نہیں کرتے اور نہ کسی شئی میں تصرف کرتے

ہیں مگر امر خداوندی سے۔ امام شعرانی علیہ الرحمہ کا اپنا نظریہ اور فیصلہ بھی ملاحظہ ہو----- طبقات کبریٰ' جلد ا' صفحہ ۱۵۸ میں سیدی ابراہیم علیہ الرحمہ کے اشعار جن میں بے شمار دعاوی مذکور ہیں نقل کر کے فرمایا قلت و جمیع ما فیه استطالة من هذه الابیات انما هو بلسان الارواح و لا یعرفه الا من شهد صدور الارواح من این جاء ت و الی این تذهب و ذاك خاص بالكامل المحمدی لا یعرفه غیره نیز جلد ۱' صفحه ۱۵۷ میں فرمایا قلت و هذا الكلام من مقام الاستطالة تعطی الربة صاحبها ان ینطق بما ینطق و قد سبقه الی نحو ذاك الشیخ عبد القادر الجیلی رضی الله تعالیٰ عنه و غیره فلا ینبغی مخالفته الا بنص صریح و السلام-----

یہ تمام شعر جن میں بڑائی کے دعاوی ہیں بزبان ارواح صادر ہوئے ہیں ان کی حقیقت و حقانیت صرف وہی پہچان سکتا ہے کہ جو صاحب مشاہدہ ہو دیکھ رہا ہو کہ یہ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جاتے ہیں اور یہ کامل محمدی کے ساتھ مختص ہے اس مرتبہ و مقام کو دوسرے پہچان ہی نہیں سکتے۔ یہ کلام مقام استطالت سے ہے یہ مرتبہ جس کو دیا جاتا ہے اس کو حق ملتا ہے کہ جو چاہے کہے اس سیدی ابراہیم دسوقی سے پہلے اس سے بھی بلند و بالا کلام شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ حضرات کر چکے ہیں تو اس کی مخالفت جائز نہیں جب تک نص صریح اس کے خلاف موجود نہ ہو----- نیز الانوار القدسیہ صفحہ ۹ اور ۱۰ میں فرماتے ہیں خیر الناس من كان مستورا فی الدنیا الا ان یكون مامورا بعدم الستر كالانبیاء ورثتهم من كل الاولیاء-----

وہ حضرات جو زمرۂ اولیاء میں سے انبیاء کے کامل وارث اور عدم ستر کے ساتھ مامور ہوتے ہیں ان کے سوا دوسرے تمام اولیاء میں بہتر وہ ہیں جو دنیا میں چھپے رہیں-----

نیز فرمایا ما اغلق باب التنزیل بها علی قلوب اولیائه فالتنزیل الروحانی باق لهم-----(الانوار' جلد ا' صفحہ ٦)

یعنی وحی تشریعی انبیاء کے ساتھ مختص ہے مگر احکام مشروعہ کے علم کی قلوب اولیاء پر تنزیل یعنی تنزیل روحانی اولیاء کے لئے باقی ہے اس کا دروازہ بند نہیں ہوا-----

تخریب کار نمبر ۲

تحقیقی جائزہ میں امام شعرانی قدس سرہ کی ایک عبارت سے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے مثلاً صفحہ ۶۱ تا ۶۳ پر عربی عبارت مع ترجمہ لکھ کر غلط نتائج نکالے ہیں فقیر پہلے امام شعرانی کی عبارت کا خلاصہ عرض کر دے الجواہر والدرر صفحہ ۱۴۱ اور ۳۱۱ میں لکھا ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے مرید شیخ ابو السعود کا حال اتم واکمل تھا کیونکہ وہ صاحب قرار تھے اپنے آپ کو تقدیر کے سپرد کر رکھا تھا اور تصریف وادلال سے محفوظ بخلاف غوث پاک کے کہ آپ صاحب تصرف وادلال تھے صاحب قرار نہ تھے-----

جواب-----دراصل یہ صاحب دھوکہ دینے میں نمبر اول ہیں پہلے ایک فرق یاد رکھئے وہ یہ کہ تصریف بالامر اور بلاامر کا حکم الگ الگ ہے اول کمال ہے اور ثانی میں نقص ہے اس فرق کو نہ سمجھنے کے سبب تخریب کار نے اعتراض کیا ہے۔ اس کا جواب تو مذکورہ بالا فرق سے واضح ہو گیا لیکن مزید توضیح ضروری ہے-----

یاد رہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شان ہے وللآخرة خیرلك من الاولی ہر لحہ ارتقاء دم بدم اعتلاء اور ہر آن نئی شان ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نائب اکبر وارث اکمل اور مظہر اتم ہیں اس لئے آپ کی سیر الی اللہ بھی دوامی بمعنی لا یقف عند حد ہے خود ارشاد فرمایا۔

انا فی حضرة التقریب وحدی
یصرفنی و حسبی ذوالجلال

نیز فرمایا کل رجال الحق اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا انا وصلت الیه و فتح لی منه روزنة فاولجت فیها و نازعت اقدار الحق بالحق للحق فالرجل

هو المنازع للقدر لا الموافق له-----(بہجۃ الاسرار' صفحہ ۲۳)

تو واضح ہوا کہ یہ مقام کمال ہے نقص نہیں' علامہ اقبال نے اسی مقام کی بات کی ہے ؎

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

شیخ ابوالسعود رحمہ اللہ تعالیٰ

تخریبی ثانی نے اس بزرگ کو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل بتانے میں بڑا شور مچایا ہے حالانکہ بات کچھ بھی نہیں کیونکہ شیخ ابوالسعود کا کمال قرار ترک اختیار اور تفویض الی الاقدار یہ تو حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عطا کردہ انعام ہے-----

بہجۃ الاسرار صفحہ ۳۰ اور ۳۱ میں شیخ عارف ابوالخیر محمد بن محفوظ نے تیرہ حضرات کے اسمائے گرامی ذکر کیے ہیں جن میں سر فہرست شیخ ابوالسعود کا نام ذکر کیا اور کہا کہ ہم سب (چودہ آدمی) ایک دن شیخ عبدالقادر کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں حاضر تھے' آپ نے ارشاد فرمایا لیطلب کل منکم حاجة اعطیها له یعنی تم سب ایک ایک چیز مانگ لو جو مانگو گے میں عطا کروں گا----- چنانچہ سب نے ایک ایک حاجت کا سوال کیا شیخ ابوالسعود نے قرار اور ترک اختیار کی خیرات طلب کی راوی کہتا ہے کہ اللہ کی قسم جس نے جو مانگا وہ پایا اور شیخ ابوالسعود نے ترک اختیار کی انتہائی منزل پائی-----

اب غور کیجئے کہ اکمل واتم و اعلیٰ کون ہے؟ داتا کہ منگتا' سائل کہ معطی' حاجت مند کہ حاجت روا پھر یہ بھی یاد رہے کہ تفویض و تسلیم اور ترک اختیار و سلب ارادہ حضور غوث پاک کے طریقہ عالیہ کا جزو لا ینفک ہے چنانچہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۸۴ میں ہے کہ قال علی بن ہیتی علیہ الرحمة کان طریقه التفویض و الموافقة مع التبری من الحول و القوة...... الخ نیز بقا بن بطو کا قول ہے کہ طریق الشیخ محی الدین عبد القادر اتحاد القول و الفعل و اتحاد النفس و القلب و معانقة الاخلاص و التسلیم

و تحكيم الكتاب و السنة فى كلّ خطرة و لحظة و نفس و وارد و حال و الثبوت مع الله عز و جل نیز شیخ عارف ناصر الدین اوانی نے کہا ہے کان حاله مع الله ترك الاختيار و سلب الارادة...... الخ ----(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸۸)

ثالثاً شیخ ابو السعود کی اکملیت کا قول شیخ اکبر کی طرف منسوب ہے اور الیواقیت جلد ۲، صفحہ ۱۰۴ میں امام شعرانی نے فتوحات مکیہ باب نمبر ۱۹۲ کے حوالہ سے یہ بات نقل فرمائی ہے مگر فتوحات مکیہ کے باب مذکور میں یہ عبارت بالکل موجود ہی نہیں اور نہ کسی اور باب میں دیکھی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شیخ اکبر اور امام شعرانی کے خلاف منظم سازش کی گئی ہے اور یہ نئی بات نہیں ہے بلکہ الیواقیت جلد ۱، صفحہ ۷ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالفوں نے ان بزرگوں کی کتابوں میں بہت ہی تبدیل و تحریف و اختلاط کا ارتکاب کیا ہے اسی لئے امام شعرانی نے فرمایا ہے کہ جمہور علماء و اکابر کے اقوال کے خلاف ایسی کتب کے مندرجات پر اعتماد نہیں کیا جانا چاہیے ----ولی کامل، بہادر اور شجاع ہوتا ہے۔ بغداد میں ہمارے شیخ عبد القادر کا یہ مقام تھا اور آیت کریمہ وھو القاھر فوق عبادہ کے مظہر تھے میں نے ان کی زیارت نہیں کی لیکن ایک اور اس مقام والے کی اپنے وقت میں ملاقات کی ہے مگر شیخ عبد القادر بہت سے دیگر امور میں اس سے اتم و اکمل تھے، وہ بلند شان تھے اور ان کی خبریں بہت مشہور ہیں -----

مزید سنئے فتوحات باب نمبر ۳۰۹ میں ہے: هذا مقام رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم و ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه و ممن تحقق به من الشيوخ حمدون قصار (الى ان قال) و عبد القادر الجيلى رضى الله تعالى عنهما-----

یہ مقام رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور مشائخ سے جو اس مقام کے ساتھ متحقق ہوئے ہیں حمدون قصار (کچھ اور حضرات کے نام ذکر کر کے فرمایا) اور عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما-----

بعدہ اس طبقہ کے حالات کے ضمن میں فرمایا فھولاء ھم الملامتیة و ھم ارفع الرجال و تلامذتھم اکبر الرجال ینقلبون فی اطوار الرجولیة و لیس ثم من جاز مقام الفتوة و الخلق مع الله دون غیره سوی ھولاء فھم الذین حازوا جمیع المنازل و ھم الخواص له فاحتجبوا عن الخلق حجاب سیدھم فالملامتیة اصحاب العلم الصحیح فی ذلک فھم الطبقة العلیا و سادات الطریقة المثلی و المکانة الزلفی فی العدوة الدنیا و العدوة القصوی و لھم الید البیضاء فی علم المواطن و اھلھا و ما تستحق ان تعامل به و لھم علم الموازین و اداء الحقوق...... الخ-----

تو یہی طبقہ ملامتیہ ہے اور یہ تمام رجال سے بلند تر ہیں اور ان کے شاگرد تمام مردان خدا سے بہت بڑے ہیں درجات ولایت میں کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اور یہاں ان کے سوا مرتبہ فتوت اور مقام خلق مع اللہ کا جامع کوئی دوسرا نہیں کیوں کہ یہی ہیں وہ جنہوں نے تمام منازل ولایت حاصل کی ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کے خواص ہیں تو یہ اپنے سید (اللہ تعالیٰ) کے حجاب کے سبب مخلوق سے پوشیدہ ہیں تو یہ ملامتیہ علم صحیح والے ہیں اور یہ سب سے بلند طبقہ ہے اور ان کا طریقہ سب طریقوں سے اعلیٰ ہے اور سب سے قریب مرتبہ والے دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے مواطن اور اہل مواطن اور ان کے استحقاقی معاملہ کے علم میں بے داغ قدرت حاصل ہے اور موازین اور ادائے حقوق کا علم بھی-----

تصانیف شعرانی قدس سرہ میں تحریف کی دلیل

حضرت علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی الحسینی ثم المدنی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تصنیف الاشاعة لاشراط الساعة صفحہ ۱۹۳ میں تنبیہ کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ شیخ عبد الوہاب شعرانی کی یواقیت میں فتوحات مکیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں----- فرمایا

ان هذا موسوس على الشعرانی و یؤیده انه فی حیاته لم یحرر الکتاب المذکور و انه قال فیه لا احل لاحد ان یروی عنی هذا الکتاب حتی یعرضه علی علماء المسلمین و یجیزوا ما فیه و قد وقع فیما خاف منه فدس علیه مذهب الشیعة و مما دس علیه فی طبقاته انه قال فی ترجمة الحسین بن علی ان العقب منه فقط لامن اخیه الحسن و هذا ایضا من رسائل الرافضة و الا فکیف ینکر الشعرانی نسب الحسن و هو اظهر من ان یشهر و اکثر من ان یحصر و منهم الاعاظم کائمة الیمن و ملوك الحجاز و ملوك الغرب و ائمة طبرستان القدماء کالداعی الکبیر و کتب النسب طافحة بانسابهم کعمدة الطالب و غیرہاو ائمة علم الانساب مجمعون علی اثبات نسبه لم یختلف فیه منهم اثنان مم کیف یجوز ذلك الی الشعرانی و هو مصری و اجلاء بنی حسن کانوا بمصر کبنی طباطبا و غیرهم• فلیتنبه لذلك زلة و بالله التوفیق(۱)الاشاعة لاشراط الساعة مطبوعة دار المنهاج (جده) و مطبوع استنبول

ترجمہ: یہ امام شعرانی قدس سرہ پر بہتان ہے اس لئے کہ آپ نے زندگی میں اس کتاب کی زوائد سے چھانٹی نہیں کی' آپ نے خود اعلان فرمایا کہ میری کتاب کا مضمون نہ بیان کیا جائے جب تک علماء کرام کو نہ سنا دیا جائے ان کی تصدیق کے بعد بیان کیا جائے دراصل صورت یوں ہوئی کہ شیعوں نے آپ کی تصنیفات میں غلط مسائل درج کر دیئے بالخصوص طبقات میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں یہ بات لکھ دی کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ یہ ایسی غلط بات ہے کہ اس کے بیان کی ضرورت ہی نہیں اور نہ ہی امام شعرانی سے ایسی بات کا تصور کیا جا سکتا ہے کیونکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں بڑے ائمہ و مشائخ مشہور ہیں اور اتنے کثیر التعداد ہیں کہ جس کا شمار نہیں ہو سکتا مثلاً

(۱)..... الحمد للہ یہ کتاب دونوں مطبوعہ فقیر کے پاس موجود ہیں--------

ائمہ یمن اور ملوک الحجاز اور ملوک الغرب اور ائمہ طبرستان (مشائخ کے سردار سیدنا غوث اعظم جیلانی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں اور کتب نسب جیسے عمدۃ المطالب وغیرہ میں صراحتاً موجود ہے اس کے علاوہ دیگر کتب نسب میں منصوص ہے پھر امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا انکار کیسے ہو سکتا ہے جب کہ آپ مصری ہیں اور مصر میں اولاد حسن کے بڑے بزرگ موجود ہیں مثلاً بنی طباو غیر ہم------ یہ سب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں اسی لئے متنبہ کیا جاتا ہے کہ شیعہ کی یہ کاروائی امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صریح بہتان ہے-----

تبصرہ اویسی غفرلہ

چونکہ شیعہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سخت مخالف ہیں وہ ہر طرح سے آپ کی شان گھٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے متعدد تصانیف شائع ہوئی ہیں کہ معاذ اللہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید (شریف) از اولاد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں' ان کے رد میں فقیر نے دو کتابیں لکھی ہیں-----

دوسری تحریک یہ چلائی کہ امام حسن بن علی کی اولاد ہی کوئی نہیں جس سے ثابت ہو کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ از اولاد حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نہیں اس کا رد اسی کتاب الاشاعۃ میں ناظرین نے پڑھا-----

تیسری تحریک یہ چلائی کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹیا درجہ کے ولی تھے جس کی تصریحات کا دعوی فتوحات مکیہ کی طرف منسوب کر کے تصانیف شعرانی قدس سرہ میں لکھوادیا جس کی نقل کرنے کی نحوست تخریب کار کے حصہ میں آئی اور اس کے رد کرنے کی سعادت فقیر اویسی غفرلہ کو نصیب ہوئی-----

الحمد لله على ذلك

لطیفہ

تحقیقی جائزہ منحوس کتاب سے پہلے اسی حوالہ کی نحوست ابوالخیر اسدی (دیوبندی) دربار حقانی (ملتان) نے پھیلائی اس کارد بھی اس سے قبل فقیر کو نصیب ہوا اور تحقیقی جائزہ کارد بھی فقیر کے حصہ میں آیا-----

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

جب معمار پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھے گا تو اگرچہ وہ عمارت ثریا تک پہنچ جائے تب بھی دیوار ٹیڑھی ہی رہے گی-----

امام شعرانی قدس سرہ کی عبارت سے تخریب کار نے اپنی کاروائی کا محل تیار کیا الحمد للہ فقیر اویسی غفر لہ نے ایک ہی پھونک سے ان کا گھر سارے کا سارا پھونک دیا-----

حاسد ثانی یعنی مصنف تحقیقی جائزہ کی کتاب کے صفحہ ۶۲ اور ۶۳ پڑھیں کہ اس نے جعلی عبارت سے جتنے نتائج نکالے ہیں یہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمنی کے سوا اور کچھ نہیں-----

اہل علم سے اپیل

مصنف تحقیقی جائزہ نے اپنے موقف کے اثبات میں بڑے فخر وناز سے تین بزرگوں (سیدنا ابن العربی، سیدنا شیخ سہروردی اور سیدنا امام شعرانی قدس سرہم) کی عبارات سے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے فقیر نے بجائے اپنی تحقیق کے السیف الربانی کی عربی عبارت کو مع ترجمہ اس لئے لکھا کہ عوام کو یقین ہو کہ تحقیقی جائزہ والے کا اصلی ماخذ کیا ہے اور ساتھ یہ یقین کر لیں کہ اس طرح کے اعتراضات حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاسدین و اعدائے دین پہلے سے کرتے چلے آرہے ہیں اور یہ تحقیقی جائزہ کا مصنف اسی کنبہ کا ایک فرد ہے-----

آغاز تردید از اویسی غفرلہ

سابقہ اوراق میں فقیر نے السیف الربانی کی کاروائی ترمیم و اضافہ کے ساتھ پیش کی تاکہ قارئین یقین کریں کہ مصنف تحقیقی جائزہ کے اعتراضات کا رشتہ کہاں اور کن لوگوں سے ہے پھر یقین کریں کہ لکل فرعون موسیٰ کا قانون ہر دور میں جاری رہا ہے اس سے کوئی یہ محسوس نہ کرے کہ اویسی کو چاہیے تھا کہ اس کا رد نہ لکھتا بلکہ اگر کوئی کہے گا تو اسے اگر دین کا درد ہے تو وہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنے والے مصنف تحقیقی جائزہ کو ملامت کرے کہ اہل سنت میں پہلے بھی انتشار کی کمی نہیں اور تو نے جلتی پر تیل ڈال دیا اور ایسا طوفان کھڑا کیا کہ دوسرے اختلافات معمولی ہیں وہ ختم بھی ہو سکتے ہیں لیکن سلاسل ثلاثہ کو سلسلہ قادریہ پر حملہ کرنے بلکہ لڑانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی سلاسل طیبہ میں روحانیت کے اثرات موجود ہیں ان کی کوئی لڑائی نہ ہو گی ان شاء اللہ تعالیٰ بلکہ مل جل کر اس فسادی ملاں سے توبہ کا مطالبہ کریں گے۔ فقیر اس تردید میں تفصیلی کاروائی نہیں کرے گا اجمال سے کام لے گا کیونکہ تحقیقی جائزہ کے جو علمی سوالات تھے ان کا جواب گذشتہ اوراق میں آچکا ہے۔ ہاں بقدر ضرورت کسی مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت ہو گی تو دلائل لکھوں گا-----ان شاء اللہ العزیز

تحقیقی جائزہ کا موضوع

خود مصنف نے لکھا کہ مجموعی طور پر اس سے متعلق تین بحثیں ہیں-----

(۱)......بحث وضع راس

(۲)......بحث ولایت باطنیہ (قطبیت)

(۳)......بحث افضلیت-----(تحقیقی جائزہ، صفحہ ۳۱۸)

تبصرۂ اویسی غفرلہ

تخریبی مولوی نے یہ عنوان کتاب کے آخر میں بیان کر کے تخریب کاری کا حصہ اول ختم

کیا ہے فقیر ان ہر تینوں کے حوالہ جات اور دلائل و دیگر ضروری امور عرض کرے گا (تفصیلی رد کی ضرورت ہی نہیں) جب یہ تینوں بنیادی ابحاث دلائل سے ثابت ہو جائیں باقی کتاب کے افتراء و بہتان کی بنیادیں سب کی سب خود گر جائیں گی-----

بحث نمبر ایک میں حق یہ ہے کہ واضعین رؤس صرف وہ لوگ تھے جو بوقت صدور قول هذا بجسد هم زندہ موجود تھے نہ متقدمین نہ متاخرین۔ چونکہ اس قول کا ظہور مقام فنا میں ہوا لہذا واضعین رأس اس ذات کے لئے تھا جس میں آپ کو فناء تام حاصل ہوا تھا اس اعتبار سے یہ نہ کسی کی افضلیت کی دلیل ہے نہ مفضولیت کی۔

بحث نمبر دو میں حق یہ ہے کہ بعض اولیاء کرام سے ایسے اقوال غلبہ سلطان حال و فنا تام (قطبیت) کی ابتداء میں سرزد ہو جاتے ہیں اور ایسے اقوال کے صدور و ظہور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس شخص کی قطبیت کی ابتداء ہو گئی ہے۔ آپ کی ولایت و حاکمیت باطنیہ (قطبیت) کا دور اس منصب پر قیام کی ابتداء سے آپ کے وصال تک کا زمانہ ہے-----

بحث نمبر تین میں حق یہ ہے کہ آپ اپنے ہم عصر متقدمین و متاخرین اولیاء میں سے بعض سے افضل اور بعض سے مفضول تھے۔ یعنی متقدمین و متاخرین و ہم عصر حضرات میں سے بعض اولیاء کرام آپ سے افضل بھی تھے اولیاء کرام کے فرمودات کا خلاصہ ملاحظہ فرمایئے----

جن بزرگوں نے یہ فرمایا کہ یہ صرف اس وقت کی بات ہے ان کی مراد یہ ہے کہ وضع رأس صرف ان اولیاء کی طرف سے ہوا جو بوقت صدور بجسد ہم اس دار دنیا میں زندہ موجود تھے اور جن حضرات نے یہ فرمایا کہ اس قول کا تعلق صرف آپ کے زمانہ سے ہے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ کا یہ قول دال بر حاکمیت باطنیہ (قطبیت) ہے۔

ایسے قول کے صدور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس شخص کی قطبیت کی ابتداء ہو گئی ہے یعنی آپ اس دور کے والی (حاکم قطب) اور دوسرے اولیاء ماسوائے افراد کے آپ کے ماتحت تھے جب یہ دور اختتام پذیر ہوا تو حاکم بھی تبدیل ہو گیا اور حکومت بھی بدل گئی۔ ہر نئے دور کا یا حاکم (قطب) اور نئی حکومت ہوتی ہے ایسے اقوال بعض اولیاء سے ابتداء قطبیت میں بوجہ

فناء تام سرزد ہو جاتے ہیں جو ان کی قطبیت پر دلالت کرتے ہیں البتہ ہر دور کے افراد دائرہ حکومت قطب سے خارج ہوتے ہیں اور ان میں کوئی قطب وقت سے افضل بھی ہو سکتا ہے افراد میں سے کوئی شخص بوجہ مرید و تلمیذ ہونے کے سر جھکائے تو یہ ایک علیحدہ بات ہے نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ مقام فردیت تک رسائی حاصل نہ کر سکا ہو ----- (تحقیقی جائزہ 'صفحہ ۳۱۸ '۳۱۹)

اجمالی جواب از اویسی غفر لہ

جیسے کہ پہلے عرض کیا گیا کہ صدی گذشتہ کے اوائل میں کسی نے یہی اعتراضات اٹھائے تھے جو اس صدی کے ایک گمراہ نے اس کی یاد کو تازہ کیا ہے اس کا رد نہ صرف دوسرے ممالک میں لکھا گیا ہمارے ملک کے مشہور شہر ملتان میں بھی ایک فاضل نے لکھا 'ان کا نام نامی ہے مولانا محمد بر خوردار ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو دیگر مفید تصانیف کے علاوہ نبراس شرح شرح عقائد جیسی مفید کتاب کے محشی بھی ہیں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ صاحب مصنف تحقیقی جائزہ کے معتمد علیہ بھی ہیں اور اپنے رد میں حوالے بھی دیئے ہیں -----

تو چشتی اور نقشبندی بزرگ سے میری مراد چشتی سے القول المستحسن کے مصنف جو کہ حضرت شاہ فخر الدین دہلوی قدس سرہ کے مرید ہیں اور نقشبندی سے حضرت علامہ عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ ہیں اب پڑھیے اجمالی رد -----

مولانا قاضی محمد بر خوردار ملتانی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کی تحریر (بلا تبصرہ)

حضرت غوث صمدانی قدس اللہ سرہ کا یہ فرمانا کہ

قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله باذن خلاق عالم تھا

جس وقت حضرت غوث صمدانی 'مقامات و مدارج علیا پہنچے 'اللہ تعالیٰ کی تجلیات سے آپ کا سینہ بے کینہ متجلی ہوا اور باذن الٰہی آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ **قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله** بہجۃ الاسرار میں ابو سعد قیلوی قدس سرہ سے باسناد صحیح نقل کیا ہے کہ جس وقت

حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا تو اس وقت تجلی الحق عزوجل علی قلبه----اللہ عزوجل حضرت غوث صمدانی کی قلب پر متجلیّ تھے اور ملائکہ مقربین کے ہاتھوں ہاتھ سرور عالم ﷺ کی جناب سے خلعت عطا ہوئی اور وہ حضرت غوث صمدانی کو اس مجمع میں پہنائی گئی جس میں تمام اولیاء کرام موجودہ وماتقدم وماتاخر یعنی احیاء باجساد خویش و اموات بارواح خود موجود تھے اور ملائکہ اور رجال الغیب آپ کی اس مجلس کے ارد گرد احاطہ کئے ہوئے تھے اور ہوا میں صف بصف قائم تھے۔

پس بمجرد فرمانے اس قول کے یہ حالت ہوئی کہ ولم یبق ولی فی الارض الا حنا عنقه یعنی کوئی ولی زمین میں نہ رہا جس نے کہ اس فرمودہ کی تعمیل کے لئے اپنی گردن خم نہ کی ہو یعنی اعترافا بمکانته

علامہ ابو نصر بن علی بغدادی واعظ مشہور بابن الغزال ذکر فرماتے ہیں کہ میں حضرت غوث صمدانی کے فرزند سے ملاقی ہوا اور شرف زیارت حاصل کر کے دریافت کیا کہ آپ اس مجلس میں موجود تھے، جس میں غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله فرمایا تھا۔

جواب دیا ہاں میں موجود تھا اور اس مجلس میں ظاہراً پچاس کے قریب اعیان المشائخ بھی موجود تھے اور ان سب نے بغیر بفرمودہ مذکورہ اپنی گردنیں جھکائیں تھیں۔ حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت اس مجلس سے گھر کو تشریف بر ہوئے تو تمام لوگ جو حاضر تھے وہ بھی چلے گئے لیکن تین شخص جو سرکردگان سے تھے یعنی شیخ مکارم، شیخ محمد خاص، شیخ احمد عرلی اور اس کا شاگرد داؤد بیٹھے رہے فرزند غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں----

میں اور میرے برادران عبدالعزیز و عبدالجبار ہم تینوں اٹھ کر ان مشائخ مذکورہ کے قریب جا کر بیٹھ گئے شیخ مکارم اپنے ہم جلیس مشائخ سے ذکر کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معلوم کرایا ہے کہ آج کوئی ولی روئے زمین پر نہیں رہا لیکن اپنی اپنی قطبیت کا جھنڈا لے کر عدمت

حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے اور غوثیت کا تاج حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھا گیا ہے اور آپ کو اس امر کا اختیار دیا گیا ہے کہ عہدۂ ولایات کی موقوفی اور بحالی کے آپ ہی افسر اور سردار ہوں اور خلعت التصریف بھی عطا کی گئی ہے جو شریعت اور حقیقت سے منقش تھی اور میں نے حضرت غوث صمدانی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قدمی هذه علی رقبة كل ولی لله پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک ہی وقت میں ہر ایک ولی نے سر جھکایا حتی کہ عشرہ ابدال خواص مملکت سلاطین الوقت اولیاء نے بھی۔ المختصر آپ کے اس فرمودہ پر تمام اولیاء کا اتفاق ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا اور یہ امر متواتر کے حکم میں ہے اور کتب قوم مملو ہیں اور مظہر ہیں کہ غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی هذه علی رقبة كل ولی لله فرمایا لیکن بعض کوتاہ اندیش اس میں بحث کرتے ہیں کہ یہ تو مانا کہ آپ نے ایسا فرمایا لیکن لفظ کل جو اس مقولہ میں ہے وہ موزوں معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اہل بیت رسالت خصوصاً باب المدینہ، حسنین شریفین اور اصحاب کرام خصوصاً شیخین اور علاوہ بر آں انبیاء علیہم السلام۔ کیونکہ ہر نبی ولی ضرور ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خوئے بد را بہانہ بسیار والا معاملہ ہے ورنہ ظاہر ہے کہ کلام موافق عرف کے ہوتی ہے۔ انبیاء و اہل بیت صحابہ کو عرف میں ولی نہیں کہا جاتا گو سردار الاولیاء ہوں----- فاندفع ما قال (اس تقریر سے ہمارے دور کے کوتاہ اندیش یعنی مصنف تحقیقی جائزہ کے خبط کا رد ہو گا)

پھر بعض یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ کلام سکر یعنی مستی شراب وحدت میں صادر ہوئی تھی جسے من قبیل الشطحیات سمجھنا چاہیے جو نہ قابل تعمیل نہ قابل مواخذہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس معترض نے اپنی عاقبت کی پرواہ نہ کر کے آفتاب پر خاک ڈالنا چاہا ہے لا حول و لا قوة الا باللہ تمام اولیاء کرام و علماء محققین متفق الکلمہ ہیں کہ یہ فرمودہ غوث صمدانی کا بامر الٰہی تھا ورنہ تعمیل کیوں کی جاتی؟ كما مر----- (یہ تقریر پہلے گذری ہے)

قول مستحسن میں بہجہ سے نقل کیا ہے کہ شیخ خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حضوری اور درباری سرور عالم کے تھے اور کثرت سے زیارت رسول اللہ ﷺ سے مشرف ہوتے تھے ان

کا بیان ہے کہ میں نے بوقت زیارت فیض بشارت سرور عالم ﷺ سے عرض کی کہ کیا یہ سچ ہے کہ غوث صمدانی نے یہ فرمایا کہ قدمی هذه علی رقبة كل ولی لله -----

سرور عالم ﷺ نے فرمایا صدق الشیخ عبد القادر کیف لا و هو القطب و انا ارعاہ سچ کہا شیخ عبد القادر نے ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ قطب ہے اور میں اس کا نگہبان ہوں -----

علامہ ابو المفاخر فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عدی اپنے چچا سے سوال کیا کہ مشائخ متقدمین میں سے بھی کسی نے ایسا فرمایا ہے کہا نہیں میں نے پھر کہا کہ اس کلمہ کا مطلب کیا ہے؟ فرمانے لگے کہ غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام فردیت کا اظہار ہے پھر میں نے عرض کی کہ فرد تو پہلے بھی گزر چکے ہیں جواب دیا کہ ہاں لیکن اس مرتبہ پر کوئی نہیں پہنچا۔ فلہذا بجز غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی مامور نہیں ہوا کہ ایسا کہے شیخ عدی کہتے ہیں کہ میں نے پھر چچا سے عرض کی کہ کیا آپ اس مقولہ کے مامور بھی تھے' چچا نے جواب دیا کہ ہاں مامور تو تھے ہی۔ تمام اولیاء نے تعمیل تو تب ہی کی کیا تو نہیں دیکھتا کہ فرشتوں نے آدم کو سجدہ نہیں کیا لیکن امر الٰہی کو دیکھ کر۔ محی الدین ابن عربی نے بھی فتوحات میں اپنا عقیدہ اسی طرح ظاہر فرمایا ہے چنانچہ فتوحات مکیہ کے باب الثلاثین میں لکھا ہے کہ:

و اما عبد القادر فالظاہر من حاله انه كان مامورا بالتصرف...... الخ

یعنی شیخ غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ مامور بالتصرف تھے فلہذا اظہر القول بهذا بایں جہت یہ یعنی قدمی هذا علی رقبة كل ولی لله کا فرمانا آپ سے ظاہر ہوا پھر باب ۳۷ میں پردہ از کار بر داشتند یعنی بصراحت لکھ دیا کہ اولیاء کبار سے ہر ایک زمانہ میں ایک ایسا ولی (۱) ہوتا ہے نہ اسے ماسوی اللہ پر حکومت ہوتی ہے اور وہ

(۱) ... امام شعرانی نے یواقیت میں خود غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ قطابۃ کے لئے ۱۶ عالم کی حکومت ہوتی ہے پھر لکھا کہ دنیا و آخرت کا عالم ایک ہے ۱۶ سے پھر لکھا ہے و هذا الامر لا يعرفه الا من اتصف بالقطبية

سردار (۱) ہوتا ہے دلیر ہوتا ہے کبیر الدعوی بالحق ہوتا ہے جو کہتا ہے حق کہتا ہے اور اس کا ہر ایک حکم حق ہوتا ہے یہ لکھ کر فرمایا کہ کان صاحب ھذا المقام امامنا و شیخنا عبد القادر الجیلی ببغداد کانت له الصولة و الاستطالة بحق علی الخلق کان کبیر الشان اخباره مشهورة ----- یعنی اس مرتبہ اور مقام کا مالک ہمارا پیشوا اور ہمارا شیخ غوث صمدانی جیلی ہے جس کی شوکت اور استطالت مخلوق پر بالحق تھی اعلی شان تھے ان کے علو مرتبہ کے اخبار مشہور ہیں پھر باب نمبر ۱۶۹ میں تحریر کیا کہ بعض اولیاء اللہ کبیر الشان صاحب ناز ہوتے ہیں یعنی مرتبہ محبوبیت میں ہوتے ہیں وہ حضرت غوث صمدانی بھی تھے ان کی عبارت یہ ہے ----- و منهم من یقام فی الادلال کعبد القادر الجیلی ببغداد و سید وقته (قول مستحسن) سید وقت یعنی اپنے وقت کا سردار ہوتا ہے اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ صرف ظاہری حیاتی تک ہوتا ہے نہیں بلکہ وہ وقت ممتد ہوتا ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی جسے شاہ عبدالعزیز دہلوی اپنے زمانہ کا بیہقی محدث فرماتے تھے کتاب سیف مسلول کے خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ بعض اکابر اولیاء اللہ بکشف صحیح کہ یکے از اسباب علم است امام را معنی دیگر ظاہر گشتہ و آن آن است کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الہی بر اولیاء اللہ نازل میشود اول بر یک از اولیاء عصر موافق مرتبہ و بحسب استعداد او میرسد و ہیچ کس را از اولیاء اللہ بے توسط او فیض نمی رسد و کسے از مردان خدا بے وسیلہ او درجہ ولایت نمی یابد اقطاب جزئ و

---

(۱)...... حضرت پیر عبد الرحمٰن قدس سرہ سے منقول ہے کہ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان قدمی ھذه علی رقبة کل ولی للہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا تمام اولیاء امت سے افضل ہوں حالانکہ دیگر سلسلہ جات میں بھی غوث و قطب ہوئے ہیں پیر عبد الرحمٰن نے جواب دیا کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے' محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے قدم پر ہیں چونکہ خاتم الانبیاء ﷺ امام الانبیاء ہیں پس حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تمام اولیاء اللہ سے افضل ہیں ----- (انوار الرحمٰن لتنویر الجنان)

او تا دو لبدال و نجباء جمیع اقسام اولیاء خدا بوے محتاج می باشند صاحب ایں منصب عالی را امام گویند و قطب الارشاد بالاصالہ نیز خوانند و ایں منصب عالی از وقت ظہور آدم بروح پاک علی مرتضٰی مقرر بود کہ پیش از انشاء عنصری آنحضرت ہم در امم سابقہ ہر کرا درجہ ولایت می رسید۔ بتوسط روح پاک آنحضرت می رسید و بعدہ بوجود عنصری تاوقت رحلت او از اصحاب و تابعین ہمہ را ایں دولت بتوسط او رسید و بعد رحلت او ایں منصب بحسن مجتبی و بعد از وے بحسین شہید کربلا پستر بامام زین العابدین پستر بمحمد باقر بعد ازاں بجعفر صادق پس بامام موسی کاظم پستر بعلی رضا پستر بہ محمد تقی بعد ازاں بہ محمد نقی پستر بحسن عسکری علیہم السلام آں منصب معلیٰ مفوض گشتہ و بعد از وفات عسکری تاوقت ظہور سید الشرفاء غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی ایں منصب عالی بروح حسن عسکری متعلق بود۔ چوں حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی پیدا شدند۔ ایں منصب مبارک بوے متعلق شدہ تا ظہور امام مہدی ایں منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد-----

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات کے جلد دوم کے اخیری مکتوب میں حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود چہ ایں مرکز غیر او میسر نشدہ-----

فوائد اسلامیہ کتاب سے نقل کیا ہے کہ شیخ الاسلام غوث العالم شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے بھی گردن جھکائی تھی' فرمایا ہاں میری ر نے بھی گردن جھکائی تھی اور اگر میں بجسم عنصری موجود ہوتا تو آپ کا قدم آنکھوں پر لیتا' زہے سعادت ابدی-----

لہٰذ آنحضرت قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی للہ فرمودہ ایں بیت ترنم نمودہ۔

افلت شموس الاولین و شمسنا (تفریح المسائل)

ابدا علی افق العلی لا تغرب

مناقب الاولیاء میں لکھا ہے کہ ہمیشہ وقت اوست تاکہ ولایت باقی است-----

اس باب میں بہت سے طول طویل مقولات ہیں------ (غوث اعظم' تصنیف علامہ مذکور مرحوم' صفحہ ۲۴۵ تا ۲۵۴)

تبصرہ اویسی غفرلہ

مولانا محمد برخوردار ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اس مختصر تحریر میں ہمارے دور کے تخریب کار کے تمام اغلوطات وخرافات کا اجمالی جواب دے دیا ہے مثلاً

(۱)...... قدمی هذه...... الخ کا قول حق ہے-----

(۲)...... سکر میں نہیں صحو کی حالت میں ہوا-----

(۳)...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے یونہی حکم ہوا-----

(۴)...... زندہ موجودین اولیاء کرام نے اجسام مبارکہ کی حالت میں گردن جھکائی-----

(۵)...... اہل وفات نے عالم ارواح کی حیثیت سے-----

(۶)...... آنے والے اولیاء بھی ارواح کی حیثیت سے جیسا کہ سیدنا بہاؤالحق ملتانی قدس سرہ کے حوالہ نقل کرنے سے ثابت ہوتا ہے-----

(۷)...... اس اعتراض کی تردید فرمائی کہ اولیاء سے عرفی اولیاء مراد ہیں اس میں صحابہ و اہل بیت وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنھم داخل نہیں-----

(۸)...... حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غوثیت تازمانہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قائم ہے-----

فائدہ

یہ اجمالی جواب حق کے متلاشی کے لئے کافی ہے مصنف تحقیقی جائزہ جتنا احتمالات و اعتراضات اٹھاتے ہیں یا احتمالات رکیکہ کا خدشہ ظاہر کیا ہے وہ سب اس کے بغض و عداوت کا

نتیجہ ہے جن کے اکثر جوابات اوراق گذشتہ میں گذر چکے ہیں-----

اجمالی رد-----ابتداء غلط تا انتہا غلط

(۱) تحقیقی جائزہ کتاب صفحہ ۲۰۳ تک پھیلی ہوئی ہے' اس تخریبی نمبر ۲ کو بسم اللہ و حمد کی توفیق نصیب نہیں ہوئی-----صفحہ ۲۴ سے مطلع (آغاز) ہے' اس میں تسمیہ نہ حمد۔ اس نے عمداً نہیں چھوڑا قدرت نے یہ نیک کام کرنے نہیں دیا کیونکہ منحوس موضوع پر تسمیہ و حمد کیسی-----

(۲) اولیائے اولین و آخرین پر قدم و فضیلت ماننے والوں کو القاب قبیحہ سے یاد کیا ہے' یہ حملہ ناقابل برداشت ہے جب تک مصنف اور اس کے مصدقین توبہ نہ کریں (القابات قبیحہ کی فہرست اس کتاب میں ہے)

انتباہ: جنہیں القابات سے یاد کیا گیا ہے' کی فہرست سلاسل اربعہ اور اولیاء کرام کے محبین اور عقیدت مندوں کے سپرد کرتا ہوں-----

(۳) کتاب میں چند اسماء گنائے ہیں جو مصنف کے سرپرست ہیں مجھے وہ بھیڑ یاد آئی جو چھت پر کھڑی شیر کو گالی دے رہی تھی' شیر نے کہا مجھے تو نہیں چھت گالی دے رہی ہے میں نے بھی کتاب پڑھ کر کہا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے عقیدت مندوں کو تخریبی نہیں اس کے سرپرست گالی دے رہے ہیں-----

(۴) شطحیات سکر و دیگر گھٹیا اصطلاحات عامی ہیں جن میں مبتدی اولیاء یا بعض ہوا پرست یا بعض وجوہ سے اکابر بھی ہوں لیکن غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تخریب کار نے خود داخل کیا-----

(۵) کتاب میں اکثر اعتراضات وہی ہیں جو ابن تیمیہ کی پارٹی یا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاسدین واعدائے دین اور شیعہ بے دین کرتے چلے آئے اس تخریبی نے صرف طریقہ بدلا ہے جیسے دیوبندیوں وہابیوں کا طریقہ ہے تخریبی نے یہاں وہی اصول

استعمال کئے ہیں-----(السیف الربانی)

(۶)... جن عبارات کے لئے سابقہ دور میں اسلاف رحمہم اللہ نے فرمایا تھا کہ یہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جعلی عبارات گھڑی گئی ہیں، تخریبی نے اکثرانہیں جعلی عبارات کا سہارالیا ہے-----

(۷)... جن مصنفین نے جن اوصاف کو نام لئے بغیر ہوا پرستوں کے لئے لکھا تھا وہ تخریب کار نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چسپاں کر دیا جب کہ ان عبارات میں غوث اعظم کا نام نہیں حالانکہ وہ مصنفین بطریق اتم انہیں اوصاف کو بڑھ چڑھ کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بیان کرتے ہیں جیسا کہ سیدنا شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عوارف المعارف میں اور سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتوحات مکیہ میں---

(۸)... غلط استدلالات کر کے چشتیوں، نقشبندیوں اور سہروردیوں کو قادری سلسلہ کے خلاف اکسایا ہے اور آپس میں لڑ مرنے کی تدبیر بنائی ہے اسی لئے ایسا تخریب کار بہت بڑی سزا کا مستحق ہے-----

(نوٹ)...... اسے چاہیے کہ علی الاعلان توبہ کا اعلان کرے ورنہ فانتظروا انا معکم من المنتظرین-----

الاجمال بالاجمال

تحقیقی جائزہ

مدت مدیدہ سے زیر بحث موضوع پر متشددانہ تقریریں متعصبانہ تحریریں سننے پڑھنے میں آتی رہیں مگر ہمارے مشائخ کا طریق کار ہمیشہ سکوت عفو و درگزر اور مخالفانہ محاذ آرائی سے اجتناب ہی رہا اور ؎

جواب جاہلاں باشد خاموشی

پر مسلسل عمل ہوتا رہا کسی قسم کی جوابی کاروائی نہ ہونے بلکہ مکمل سکوت اور پروقار خاموشی کے باوجود شیطان کی آنت کی طرح یہ سلسلہ اذیت و تفرقہ درازتر ہوتا چلا گیا۔ دوسرے سلاسل سے وابستہ اپنے ہی سنی بھائیوں کی دل آزاری و دل شکنی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی اس بات کی بھی ذرہ بھر پرواہ نہ کی گئی کہ آپس کا انتشار ہمیں کس نہج پر لے جا رہا ہے اور کہاں پہنچائے گا۔ یہ لوگ وہابیہ کی طرح غوث پاک کے بہانے تمام اولیائے کاملین کی توہین کرتے رہے ----- 'تحقیقی جائزہ' صفحہ ۲۴)

اویسی غفرلہ

ہماری نظر سے تو کوئی ایسا متشددانہ مقرر نہیں گزرا نہ کوئی ایسی تحریر سامنے آئی ہے جس میں قدمی ھذہ الخ کی بحث سے جھگڑا اٹھا ہو البتہ تحقیقی جائزہ کے بعد جو کچھ ہو گا یا ہو رہا ہے اس کا جرم تخریبی کے کھاتہ میں جائے گا۔ یہ کتاب لکھ کر اسلامی خدمت نہ مسلک سے پیار بلکہ ہر طرف انتشار ہی انتشار پھیلے گا ----- (خدا نہ کرے)

تحقیقی جائزہ

چشتی مشائخ سے تو انہیں خدا واسطے کا بیر تھا ہی مگر مجدد الف ثانی بھی انہیں ایک نظر نہ بھائے اس لئے کہ مجدد الف ثانی ہونے کے ناطے حق کی خوب خوب وضاحت فرما دی اور صاف صاف لکھ دیا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے مریدوں کی ایک جماعت شیخ کے حق میں غلو کرتی اور شیعان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرح محبت میں افراط سے کام لیتی ہے ----- (ایضاً)

اویسی غفرلہ

ناظرین جواب دیں کہ کون سا بد قسمت ہے جسے سلسلہ چشتیہ سے بیر ہے اور وہ کون سا منحوس انسان ایسا ہے جسے نقشبندی سلسلہ سے دشمنی ہے اسی کا نام ہے تخریب کاری ----- شیعان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح وہ بدبخت غالی ہیں جو حضور غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور ﷺ کے سوا تمام انبیاء و صحابہ اور اہل بیت کرام سے افضل مانتے ہیں انہیں ہم بھی ملحد و بے دین کہتے ہیں-----

صرف اولیائے اولین و آخرین سے افضل ماننے والے مراد لینا یہ تخریب کار کی تخریبی سوچ ہے۔اس لئے کہ اگر یہی لوگ مراد ہیں تو پھر دین کا خدا حافظ تفصیل آتی ہے-----

تحقیقی جائزہ

اب ان شاء اللہ غنڈہ گردی اور دھاندلی نہیں چلے گی بے جا جارحانہ انداز کی کھلی چھٹی کسی صورت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی جھوٹی کتابوں کے خود ساختہ حوالہ جات کے سہارے اپنے مشائخ کی گستاخی و بے ادبی کرنے دی جائے گی-----(صفحہ ۷۲)

اویسی غفرلہ

ناظرین غور فرمائیں کہ ان جملوں سے تخریب کار کیا چاہتا ہے یہ خود واضح جملے ہیں ہم بتائیں تو شکوہ بڑھ جائے گا-----

تحقیقی جائزہ

وہ حضرات جو انصاف پسند معتدل مزاج اور طلب خدا کے لئے اپنے سلسلہ سے وابستہ ہیں ان کے لئے بے حد احترام و محبت ہے جہاں کہیں بھی زبان قلم سے کوئی تیز لفظ نکلتا محسوس ہوتا ہے ہمارا روئے سخن صرف غالین و متعصبین کی جانب ہے نہ کہ حق پرست حضرات کی طرف۔اس تحریر میں فقیر نے پوری کوشش کی ہے کہ دلائل کے ساتھ حقیقت حال واضح کی جائے کوئی صاحب میرے بیان کردہ موقف کے کسی حصہ سے دلائل کے تحت اختلاف کرتا ہے تو ان دلائل پر غور و خوض کیا جا سکتا ہے اور یقیناً کیا بھی جائے گا-----

بالفرض وہ دلائل درست ثابت ہوں تو ہمیں رجوع میں بھی کوئی عار نہیں لیکن دھونس اور دھاندلی سے کام لیا گیا تو یہ چیز ہمیں ان شاء اللہ الکریم جادۂ استقامت و محبت سے ہٹا نہ سکے گی-----

اویسی غفرلہ

غالی متعصب کون ہے؟بقول تخریبی جو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اولین و آخرین سے افضل مانے جیسے اس کا اپنا بیان ابھی گزرا ہے اور بار بار آئے گا اور یہ حضرات کون ہیں سب کو معلوم ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی امام احمد رضا بریلوی حضرت پیر سید مہر علی شاہ اور ان کے اکابرین سلاسل اربعہ کے اولیاء و مشائخ جن کی فہرست طویل ہے' ضرورت پڑی تو پیش کی جائے گی (ان شاء اللہ)

تخریبی کی بڑ

تخریبی کا یہ کہنا کہ دلائل سے ثابت ہوا تو رجوع کر لیں گے۔ یہ بھی خیال و جنوں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اولیاء کے دشمن کے لئے پہلے فرما دیا ہے من عادی لی ولیا الخ اب یہ صاحب اپنے خاتمہ پر نگاہ رکھیں اور ہمارے دور کے محبین اولیاء نوٹ کر لیں کہ اس شخص کا خاتمہ کیسے تباہ و برباد ہوتا ہے۔ اس کی ضد اور ہٹ دھرمی کا اندازہ اس کی آخری عبارت سے کریں' لکھتا ہے-----

ہاں یہ بات یاد رہے کہ جس طرح فقیر نے مسئلہ زیر بحث کی ہر بنیادی شق کو اکابر قادری مشائخ کی کتب معتبرہ یا فریق مخالف کی مسلم و معتبر کتب سے پیش کیا ہے اسی طرح جو صاحب تکلیف فرمائیں وہ اکابر چشتی مشائخ کی کتب معتبرہ یا ہماری مسلم و معتبر کتب کے حوالہ جات پیش فرمائیں اس لئے کہ اس موضوع پر قادری حضرات کی لکھی ہوئی کتابیں کذب بیانی اور مبالغہ آرائی سے بھری پڑی ہیں لہٰذا ایسی کتب غیر معتبرہ و غیر معتدہ ہیں-----

تبصرۂ اویسی غفرلہ

فقیر کا تجربہ ہے کہ میں نہ مانوں کا عادی مجرم بالآخر یہی کہتا ہے جو تخریبی نے کہہ دیا ہے یہ تو ایسے ہے جیسے کوئی غیر مسلم کہے کہ میں مسلمانوں کے دلائل میں سے نہ قرآن مانوں گا نہ حدیث-----

آخری گزارش

جب مخالف کہہ دے کہ میں تمہاری فلاں فلاں بات نہ مانوں گا تو وہ اصل موضوع سے نہ ماننے والا معاملہ ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اولیائے کرام کے فضائل و کرامات و کمالات کے لئے یہی تصنیفات تو ہیں جنہیں ہم روزانہ اپنے مضامین میں ظاہر کرتے رہتے ہیں یہ تو وہابیوں والی ضد ہوئی کہ میں فلاں فلاں ملفوظات وغیرہ نہیں مانوں گا۔ بہر حال ہمارا موضوع تخریبی کے کہنے سے خراب نہ ہوگا بہجۃ الاسرار سے لے کر اخبار الاخیار اور زبدۃ الآثار اور تفریح الخاطر سے لے کر حدائق بخشش تک ہم بیان کریں اور کرتے رہیں گے کسی کو انکار ہے تو وہ اپنے انکار کے ساتھ اپنا راستہ لے جہاں جائے-----

خاتمہ تباہ غوث اعظم جیلانی کے گستاخ کا

منکرین قدم غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور سابق کا انجام برباد ہوا اس کی بے شمار مثالیں و حکایتیں کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان میں واقعہ شیخ صنعان رحمہ اللہ تعالیٰ پھر ان کی توبہ مشہور ہے جس کا مصنف تحقیقی جائزہ کو انکار ہے لیکن جب یہ بربادی اسے خود منہ دکھائے گی تب اسے یقین ہوگا کہ ہاں انکار کمالات اولیاء بلکہ امام الاولیاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی سزا کتنا عظیم و شدید ہے-----

سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

ایک شخص حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں آیا اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ خانقاہ کے دروازے پر پڑا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں ٹوٹے ہوئے اور خراب حالت میں ہیں آنے والے شخص حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دروازہ پر پڑے ہوئے اس آدمی کا ذکر کیا اور حضرت شیخ سے دعا کی درخواست کی' حضرت شیخ نے فرمایا خاموش رہو' اس نے بے ادبی کی ہے حضرت شیخ نے فرمایا کہ وہ ابدال میں سے ہے کل اس قوت پرواز کے مطابق جو کہ ابدال کو بخشی گئی ہے وہ اپنے ساتھیوں کی معیت میں

ہوا میں اڑا جارہا تھا جب وہ تینوں اس خانقاہ کے قریب پہنچے تو اس کا ایک ساتھی اڑتے ہوئے خانقاہ کی دائیں جانب سے نکل گیا اس کا دوسرا ساتھی بھی اڑتا ہوا خانقاہ کی بائیں جانب سے نکل گیا اس نے بے ادبی سے خانقاہ کے اوپر سے گزرنا چاہا لہذا نیچے گر گیا (مقدمہ قصیدہ غوثیہ' فوادالفواد' اردو' مطبوعہ لاہور' صفحہ ۴۶)

(فائدہ)...... وہ ابدال میں سے تھا تو اسے سزا مل گئی تاکہ اسے توبہ کا موقع مل جائے عوام یعنی مصنف تحقیقی جائزہ جیسوں کو مہلت ملتی ہے اگر تائب ہو گئے تو بچ گئے ورنہ نقد سزا ورنہ پھر قبر اور قیامت میں-----

اب شیخ صنعان رحمہ اللہ کا واقعہ ملاحظہ ہو-----

شیخ صنعان کی بربادی اور توبہ

جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے تو سوائے شیخ صنعان اصفہانی کے تمام اولیاء کرام نے اپنی اپنی گردنیں کو آپ کی تعظیم اور فرماں برداری کرتے ہوئے جھکا لیا۔ آپ کو شیخ صنعان کی عدم فرماں برداری کا کشف سے علم ہو گیا تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ میرا قدم خنزیروں کے چرانے والے کی گردن پر بھی ہے کچھ مدت کے بعد شیخ صنعان بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے اپنے کامل مریدین کے ہمراہ نکلے شیخ محمود مغربی اور شیخ محمد فرید الدین عطار بھی ان مریدین میں سے تھے چلتے چلتے ان کا کفار کے شہروں میں سے ایک شہر پر گزر ہوا تو شیخ صنعان کی نظر اچانک ایک ایسی لڑکی پر پڑ گئی جس کی حسن و جمال میں کوئی مثال نہیں ملتی تھی وہ اپنے محل پر کھڑی اطراف و جوانب کا نظارہ دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں جھانکنے والوں کو صرف ایک نظر سے شکار بنا لیتی تھیں شیخ یہ دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے اور عقل کا جنازہ نکل گیا اور اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر جگہ چھوڑ کر آگے چلنے کی طاقت نہ رہی یہ دیکھ کر لڑکی بھی اپنا دل دے بیٹھی اور اس نے بھی اپنی جگہ چھوڑی اور کھانا پینا بھول گئی اس کے والد کو خبر ہوئی تو فکر

ہوا کہ اب اس کا کیا حال ہو گا اور سخت گھبرایا اور سوائے شیخ کے نکاح کر دینے کے اور کچھ نہ سوجھی پھر اپنے ارادہ سے ان کو مطلع کیا تو شیخ نے گمراہی کا راستہ اختیار کر لیا لڑکی کے والد نے بتایا کہ ہمارے نکاح کرنے کا یہ دستور ہے کہ لڑکی دینے سے (چند دن پہلے) ہمارے خنزیر چراتا ہے اور روزانہ لڑکی والوں کو ایک خنزیر کا بچہ لا کر دیتا ہے تاکہ وہ اپنے دستور کے مطابق نکاح تک کھائیں پھر بوقت نکاح چراغ روشن کرتے ہیں اور مرد کے ایک ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب رکھتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں دلہن کا پلہ بغیر کسی پردہ کے پکڑا دیا جاتا ہے یہ خبر سن کر شیخ بہت خوش ہوئے اور اس خدمت کو بغیر کسی ہیر پھیر کے پورا کر دیا' اور ہر روز صبح سویرے ایک خنزیر کا بچہ اپنی گردن پر اٹھا کر لاتا اور انہیں دیتا۔ مدت پوری ہونے کے بعد انہوں نے اس کے ایک ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب رکھی اور دوسرے ہاتھ میں اس کی حبیبہ کا خوشی سے پلہ پکڑا دیا۔ جب شیخ نے بغیر پرہیز کے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا تو شیخ فریدالدین عطار نے دربار غوثیہ میں فریاد کی کہ اولیاء کے بادشاہ اے محی الدین اے سید عبدالقادر ہمارے شیخ ہمارے ہاتھوں سے جا رہے ہیں للہ امداد کرنا یہ سنتے ہی ان کے جسم میں لرزہ پیدا ہوا جس سے گوشت اور پیالہ ہاتھوں سے گر گیا اور غفلت کی پٹی آنکھ سے کھل گئی اور فوراً جنگل کی طرف متوجہ ہوئے شیخ فریدالدین نے پوچھا آپ کہاں تشریف لئے جا رہے ہیں؟ جواب دیا کہ اس ہستی کی طرف جس کا تیر بے ادبوں منکروں کو لگنے والا ہے اس سے اپنی گستاخی کی معافی مانگنے جا رہا ہوں-----

جب یہ بغداد پہنچے تو چہرہ پر سیاہی مل لی اور دونوں ہاتھوں کو بیڑیوں سے مضبوط باندھ لیا اور خادموں کے ساتھ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو گئے اور آپ کے سامنے رونے لگے آپ کو اس کی حالت پر رحم آیا اور اس کا قصور معاف کر دیا اور چہرہ دھوتے اور ہاتھ کھولنے کا حکم فرمایا اور بارگاہ الٰہی میں اس کے گناہ معاف کرنے کی درخواست کی اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ خطاب ہوا کہ یہ تیری شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے مردود ہو چکا ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے حق میں زاری

کرتے ہوئے دعا کی یہاں تک کہ بارگاہ الٰہی سے ندا آئی میں اس کے حق میں کسی کی سفارش کو قبول نہیں کروں گا یہ سنتے ہی آپ دنیاوی تصرفات اور مراسم غوثیہ سے دست بردار ہو گئے اور عرض کیا کہ الٰہی جب تو نے اس کے حق میں میری اور دوسرے ولیوں کی شفاعت قبول نہیں کی تو میرے مریدوں کا قیامت میں کیا حال ہو گا اس عظیم آفت کی وجہ سے میں ان امور سے دست بردار ہوتا ہوں اور تیرے بندوں کے کام تیرے سپرد کرتا ہوں اور تو جاننے والا قادر ہے اور تجھے تمام اختیار ہیں۔ خالق و مالک کی طرف سے خطاب ہوا میں نے اس کی توبہ قبول کی اور تیرے لئے اس کو معاف کر دیا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے مریدوں کو توبہ کے بغیر نہ ماروں گا اور ان کا خاتمہ بالخیر ہو گا-----

پھر عالم ملکوت سے حی لایموت کی حمد و ثناء سنی بہت بہت حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کا ہزار ہا شکر ہے اور بعض رسائل میں یوں مذکور ہے کہ جب حضرت غوث اعظم کو قدمی ھذہ ..... الخ کہنے کا امر ہوا تو شیخ صنعان کے علاوہ تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنیں جھکا لیں اور اس نے کہا کہ میں بھی تو محبوب ہوں میری شان سے بعید ہے کہ میں اپنی گردن کو اس کے قول پر جھکا دوں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کشف سے معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے خنازیر کے چرانے والے تیری گردن پر بھی میرا قدم ہے پھر شیخ صنعان نے مکہ مکرمہ کی زیارت کا مع چار سو مریدین قصد کیا تو راستہ میں قادر مطلق کی تقدیر سے شیخ کی ایک نصرانیہ لڑکی پر نظر پڑ گئی اسے دیکھتے ہی عاشق ہو گیا بھلا اسے سکون کیسا' وہ تو سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا اور وہ عورت شراب پیا کرتی تھی شیخ اس کی اطاعت میں خوشی سے مشغول ہو گیا حتی کہ ایک دن اس نے خنازیر چرانے کا حکم دیا اور کہا کہ اے شیخ کبیر خنزیر کے بچہ کو اپنی گردن پر رکھ لو تاکہ چلنے میں پامال ہونے سے بچ جائے تو اس نے اس حکم کی بھی فوراً تعمیل کی۔ مریدین حضرات اس کی یہ حالت عجیب دیکھ کر بد اعتقاد ہو کر چھوڑ کر چلے گئے مگر اس کے دو کامل مرید صادق الاعتقاد شیخ محمد فرید الدین اور شیخ محمود مغربی جادۂ اعتقاد سے نہ ہلے بلکہ انہوں نے کہا کہ اس مصیبت کی بڑھکتی ہوئی آگ کو اس کے اٹھنے کی جگہ سے بجھانا ضروری

ہے اور یہ دونوں حضرات جانتے تھے کہ یہ مصیبت عظمیٰ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نافرمانی کا ثمرہ ہے۔ شیخ محمود اپنے شیخ کی خدمت میں ہی رہے اور شیخ فرید الدین بغداد کی طرف روانہ ہوئے جب بغداد میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرائے میں پہنچے تو خدمت کا کوئی محل تلاش کیا مگر خالی کوئی بھی نہ پایا تو شیخ فرید الدین نے آپ کے پاخانہ کو ٹوکرا اٹھا کر جنگل میں پھینکنا ہی غنیمت جانا اس کے بارہ میں خادموں میں سے کسی خاص کی ڈیوٹی نہ تھی اس لئے کچھ عرصہ بعد یہ خدمت مستقل آپ کے حوالہ ہو گئی کچھ دن بعد پھر پہلے خادموں نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں شکایت کی کہ ہم آپ کی خدمت سے محروم ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی غریب درویش نیا آ گیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں' اس نے یہ خدمت ہم سے لے لی ہے فرمایا وہ اس خدمت پر ہے پھر آپ وضو کے لئے اٹھے دیکھا کہ ایک نوجوان اپنے سر پر ٹوکرا اٹھائے لئے جا رہا ہے اور بارش ہو رہی تھی جس کی وجہ سے پلیدی کے قطرے اس پر ٹپک رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

تو کون ہے ؟ عرض کی میں شیخ صنعان کا مرید ہوں' آپ کو نوجوان کی حالت پر رحم آیا فرمایا مانگ جو مانگنا ہے عرض کی آپ میری خواہش جانتے ہی ہیں آپ نے فرمایا مجھ سے تو کوئی اعلیٰ مقام مانگ لے۔ عرض کی:

میرے نزدیک اس کے سوا کوئی اعلیٰ مقام نہیں کہ آپ میرے شیخ کا قصور معاف کر دیں فرمایا تمہاری خاطر میں نے تمہارے شیخ کا قصور معاف کر دیا آپ کے اس ارشاد کے ساتھ ہی شیخ صنعان کی آنکھ سے پردہ اٹھ گیا تو شیخ کے دل سے نصرانیہ کی محبت کا جنازہ نکل گیا اور سابقہ حالات حاصل ہو گئے اور معشوقہ نصرانیہ سے فوراً جدا ہو گیا مگر وہ اس پر فریفتہ ہو گئی اور اپنا دل دے بیٹھی تھی اس لئے اس نے آپ کی موافقت چاہی مگر شیخ نے کہا تم کافر ہو اور میں مسلمان ہوں اس واسطے میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا یہ سنتے ہی وہ اور اس کے متعلقین سب مسلمان ہو گئے اور آپ کی خدمت میں رہنے لگے ----- (تفریح الخاطر)

خاتمہ خراب

حدیث قدسی شریف کے مطابق ہر ولی اللہ کا بغض سوء الخاتمہ کا موجب ہے اور محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغض تو ایمان کی جڑیں اکھیڑ پھینکتا ہے اور قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله ایک کرامت ہے اس کے انکار کا نتیجہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اور اس کی تاثیر تاحال پہلے کی طرح ہے چنانچہ حضرت علامہ سید مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی السیف الربانی کے صفحہ ۹۱ میں ہے---- سألت شيخنا سيدى محمد بن ابى القاسم مشافهة عن قول الامام الجيلى قدمى هذه الخ فاجاب بقوله من انكرها من الاولياء و لو فى آخر الزمان يقع به مثل ما وقع بالولى الذى انكرها فى عصر الجيلى و مثله وجدته للاستاذ القطب سيدى على بن عمر المقدسى الشاذلى قال من انكرها فى زماننا هذا او بعده الى يوم القيامة عزل كما عزل الذى باصفهان-----

میں نے اپنے شیخ ابو القاسم مرحوم سے بالمشافہہ پوچھا کہ قدمی ھذہ الخ کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ جو بھی اس کا منکر ہو خواہ وہ ولی اللہ ہو قیامت تک یہ قاعدہ ہے کہ جیسے صنعان منکر ہوا اس کا وہی حشر ہو گا جو اس کا ہوا ایسے ہی مقدسی شاذلی نے فرمایا کہ اس کے منکر کا حال صنعان والے جیسا ہو گا-----

تتمہ

اشعار امام احمد رضا خاں مجدد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گو شیوخت را تواں گفت از رہ القائے نور کافتاب ہند ایشان و مہ تاباں توئی

لیک سیر شاں بود بر مستقر و از کجا آں ترقی منازل کاندراں ہر آں توئی

ماہ من لا ینبغی للشمس ادراک القمر خاصہ چوں از عادکالعرجون دراطمیناں توئی

آں کہ پائش بر رقاب اولیائے عالم است وآں کہ ایں فرمودہ حق فرمود باللہ آں توئی
اندریں قول آں چہ تخصیصات بیجا کردہ اند از زلل یا از ضلالت پاک از اں بہتاں توئی

بہر پایت خواجہ ہنداں شہ کیواں جناب بل علی عینی و رائی گوید آں خاقاں توئی
نامد زسلف عدیل عبد القادر ناید زخلف بدیل عبد القادر
مثلش گر زاہل قرب جوئی گوئی عبد القادر مثیل عبد القادر

ان اشعار کا ترجمہ اگلے اشعار کے ضمن میں ملاحظہ ہو-----

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث وہ کچھ بھی ہو تیرا سائل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر تری لو شمع ہر محفل ہے یا غوث
تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث
یہ چشتی سہروردی نقشبندی ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث
مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا
حکم نافذ ہے تیرا خامہ ترا سیف تری دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

منکرین کا انجام

حق سے بد ہو کے زمانے کا بھلا بنتا ہے ارے میں خوب سمجھتا ہوں معما تیرا
خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث
خواہی کاہی علو عبد القادر نامی سامی سمو عبد القادر
ہش دار کہ باخدائے خود مے جنگی مت غیظا عدو عبد القادر

(نوٹ)......ان اشعار کا ترجمہ مع شرح فقیر کی شرح حدائق بخشش میں ملاحظہ فرمائیں--

(نوٹ)...... فقیر نے یہ اشعار اس لئے نقل کئے ہیں تا کہ عوام اہل سنت کو یقین ہو کہ مصنف تحقیقی جائزہ نے جمہور کے مذہب کے خلاف قدم اٹھا کر من شذ شذ فی النار کی راہ اختیار کی ہے-----اس لئے تمام اہل سنت عرب و عجم نے متفق ہو کر چودھویں صدی کا مجدد امام احمد رضا خاں محدث بریلوی کو تسلیم کیا ہے قادری چشتی نقشبندی سہروردی سب نے اپنے دور میں آپ کی تحقیق کو تسلیم فرمایا۔ اگر اعلیٰ حضرت کے اس موقف پر کسی چشتی نقشبندی سہروردی کو اعتراض ہوتا تو کوئی چشتی نقشبندی سہروردی اپنی کسی تصنیف میں اس کا ذکر فرماتا۔ اب جب کہ اعلیٰ حضرت کے خلاف یہودیانہ سازش زور پکڑ رہی ہے مجملہ اس کے ایک شوشہ یہ بھی ہے جو مصنف تحقیقی جائزہ نے چھوڑا ہے-----

عوام اہل سنت سے اپیل ہے کہ اس یہودیانہ تحریک کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اپنے اسلاف کا دامن مضبوط پکڑیں اور اسی طرح متفق رہیے جو ہم صدی گذشتہ میں ایک رہے ہیں وما علینا الا البلاغ-----

(نوٹ)...... تحقیقی جائزہ کے مصنف نے چند دھوکے لکھ مارے ہیں، فقیر مصنف کی دھوکہ بازی والی عبارات لکھ کر اس کے جوابات عرض کرتا ہے-----

دھوکہ نمبر ا

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجہ اور قصیدہ غوثیہ و دیگر قصائد میں اپنی تعریف اور لمبے چوڑے دعوے کئے ہیں یہ خود ستائی اور اظہار و کمالات فخر و ریاو سمعہ اور تزکیہ نفس خود کے ضمن میں آتا ہے قرآن مجید میں ہے لا تزکوا انفسکم نیز مشہور ہے الکرامۃ حیض الرجال اسی لئے محبوب الٰہی نے فرمایا کہ کتمان کرامت فرض ہے اس اعتراض پر تخریبی مولوی بڑا زور لگایا ہے اسی سے چشتیہ کرام کو سلسلہ قادریہ کے خلاف خوب ابھارا ہے-----

جواب

اگر یہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان فخر وریا سے ہو تو واقعی ناجائز ہے مگر مصلحت کے طور پر یا تحدیث نعمت پر اور بامر الٰہی اظہار ہو تو نہ صرف جائز بلکہ لازم و فرض بھی ہو جاتا ہے حیض والی مثال صرف غوث اعظم کے لئے کیوں؟ نیز حیض کا چھپانا ضروری اور افشابرا ہے مگر بعض مواقع پر اس کا اظہار لازم و فرض بھی ہے لیکن خود شمس الفقہاء صاحب پڑھیں کہ قرآن کریم میں ہے ولا یحل لھن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامھن ان کن یؤمن باللہ و الیوم الآخر----(پارہ ۲' آیت ۲۲۸)

اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر وہ اللہ روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں---- خزائن العرفان میں یہاں ولد اور حیض مراد لیا ہے اور تفسیر جلالین درسی کتاب میں ہے ما خلق اللہ من الولد او الحیض-----

انتباہ

جس چیز کا اخفاء لازم تھا اظہار فرض کر دیا گیا اور حضرت محبوب الٰہی کے فرمان کا یہی مطلب ہے کہ بلا ضرورت کتمان فرض ہے۔ الکرامۃ حیض الرجال کا معنی یہ بھی ہے ورنہ مشائخ سلاسل اربعہ سے اظہار کرامت کے واقعات شمار کیے جائیں تو دفاتر میں نہ سمائیں تو کیا وہ تمام حضرات (معاذاللہ) تارک فریضہ تھے اگر یہ اظہار کرامات وغیرہ دیگر جملہ اولیاء کرام کو جائز ہے تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ضد کیوں؟

غوث جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امر ربانی

حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امر ربانی ہوا کہ یوں کہو اور یوں کرو۔

و ما قلت ھذا القول فخرا و انما   اتی الاذن حتی تعرفون مراتبی

و ما قلت حتی قیل لی قل و لا تخف   فانت ولی فی مقام الولایتی

میں نے فخریہ کچھ نہیں کہا مجھے قل کے ساتھ حکم دیا گیا ہے تاکہ تم میرا مقام پہچان

سکو-----

اظہار کرامت کے وجوب کی وجہ

ضرورت اور غرض و صحیح ہو تو اظہار کمال و کرامت ضروری ہو جاتا ہے اور یہ فخر یا تزکیہ ہرگز نہیں کہ اس کا مدار نیت پر ہے اور اولیائے کرام کی نیت پر حملہ خدا سے لڑائی ہے-----

دلائل قرآن واحادیث

حضرت آصف بن برخیار ضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے اظہار کرامت قولاً و عملاً کیا تھا قرآن مجید میں ہے قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک-----(پارہ ۱۹، النمل ۴۰)

اس نے جس کے ہاں کتاب کا علم تھا کہا میں اسے آنکھ جھپکنے سے پہلے لاؤں گا-----

فائدہ

دراصل اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کر کے اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھاویں-----

بعض نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اس کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان لینا مقصود تھا-----

لیکن اظہار کرامت کے لئے حضرت آصف بن برخیار ضی اللہ تعالیٰ عنہ از خود پیش ہو گئے اور دعویٰ بھی بڑا لمبا چوڑا فرمایا اگر یہ تخریبی مولوی ہوتا تو اسے اس وقت بھی اسی طرح ناگوار گزرتا جیسے آج وہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ناگواری کا اظہار کر رہا ہے-----

بتایئے کیا آصف بن برخیا کا یہ قول فخر تھا، ریا تھی یا خود ستائی تھی؟ العیاذ باللہ العظیم یا کہ وقت کی اہم ضرورت تھی جس کا اظہار وقت کا فرض تھا-----

دعوائے فاروقی

فاروق مطلق ناطق بالحق سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وافقت ربی (الحدیث)-----میں اس بات میں اپنے رب کے موافق ہوا ہوں یہ بارہا آپ نے فرمایا جب کوئی آیت آپ کی رائے پر اترتی-----

بتائیے کہ کیا یہ تحدیث نعمت کے طور پر اظہار کمال کرامت نہیں ہے؟

دریائے نیل کا واقعہ

خشک شدہ دریائے نیل کو بذریعہ حکم نامہ بحر مواج بنا دینا بھی بے مثال کرامت و تصرف کا اظہار ہے جو وقت کا نہایت اہم تقاضا تھا-----

ساریہ والا واقعہ

یا ساریہ کا اعلان عالی شان بھی اظہار کمال و کرامت اور اہم ضرورت پر مبنی تھا-----

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان حیاو جان اتقاء عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوم الدار اپنے جو اوصاف جلیلہ و جمیلہ اور عظیم الشان کارنامے بیان فرمائے تھے اظہار حقائق' تحدیث نعمت اور اقامت حجت کی غرض سے صحیح تھے جو وقت کا عظیم ترین تقاضا تھا-----

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات و تصرفات کا تو شمار ہی نہیں-----

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صحابہ کرام حضرت عمار بن یاسر' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت خالد بن ولید اور حضرت شرجیل بن حسنہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی کرامات و تصرفات کی کوئی حد ہے نہ شمار-----

فائدہ

ان حضرات کی بیشتر کرامات زمانہ نزول وحی و ظہور معجزات کے بعد ظہور پذیر ہوئیں کہ ضرورت بعد میں پیش آئی۔ حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ پاک میں تو خود حضور ﷺ کے معجزات کا ظہور ارشاد خلق واظہار حق اور دفع ضرورت کے لئے کافی ووافی تھا-----

دور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ شاہد ہے کہ دور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاہلیت کے دور سے کچھ کم نہ تھا۔ سب کو معلوم ہے کہ یہ وہ دور تھا جس وقت دین مصطفیٰ ﷺ مردہ ہو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا زندہ و تابندہ کرنا منظور ہوا تو اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب غوث الوریٰ کو منصب غوثیت کبریٰ عطا فرما کر محی الدین بنا کر تصرفات و کرامات و کمالات کے اظہار پر مامور فرمادیا تاکہ دنیا پر آپ کی وراثت و نیابت نبویہ کی حقیقت و حقانیت واضح ہو اور دین اسلام پھر سے زندہ و تابندہ ہو کر قیامت تک اطراف و اکناف عالم کو روشن و منور کرتا رہے۔ احیائے دین کے بعد جہاں دین کو اعانت کی ضرورت پڑی معین الدین کو مقرر فرمادیا گیا اور جہاں نصرت دین کا تقاضا ہوا نصیر الدین کو اور جہاں دین کو منظم کرنا منظور ہوا نظام الدین کو بھیجا گیا----- خطہ ہندوستان میں اکبر کی دین سے بغاوت دیکھی تو سیدنا مجدد الف ثانی امام ربانی کو بھیج دیا اور بد مذاہب نے سر اٹھایا تو امام احمد رضا محدث بریلوی کو مقرر فرمادیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین-----

دھوکہ

چند عبارتوں کو توڑ مروڑ کر سیدنا ابو السعود کو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل بتایا ہے-----

جواب

سیدنا ابو السعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید اور فیض

یافتہ ہیں ان کے کمالات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرہون منت ہیں-----
اسے یوں سمجھئے کہ سیدنا نظام الدین دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جملہ پروازیں سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرہون منت ہیں اب اگر کوئی خواجہ نظام الدین کو سیدنا گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل بتائے تو یہی حال اس دھوکہ باز کا ہے کہ سیدنا ابو السعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض کمالات کا اظہار کر کے اسے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھا دیا بلکہ خوب بغلیں بجائیں کہ اس نے بڑا پہاڑ ڈھا دیا ہے حالانکہ اس نے پہاڑ نہیں ڈھایا اپنا بیڑا غرق کر دیا-----

دیکھئے حضرت نظام الملۃ والدین محبوب الٰہی کے لئے منصب معشوقیت کتب معتبرہ سے ثابت ہوتا ہے حالانکہ زبدۃ الانبیاء حضرت بابا فرید الدین کے لئے یہ مقام کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا اگر کسی معتبر کتاب میں ہے تو کوئی صاحب مطلع فرمائیں ورنہ یہ کہنا چھوڑ دیں کہ شیخ ابو السعود چونکہ فلاں کمال کے حامل ہیں اور وہ کمال حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نہیں فلہٰذا ان سے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ کم ہے ایسے ہی نہیں کہہ سکتے کہ چوں کہ فلاں کمال سیدنا نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے اور سیدنا گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں فلہٰذا نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں کوئی میرا بھائی چشتی اسی قاعدہ کو سامنے رکھ کر کہے کہ خواجہ نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بابا فرید الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں نہیں کہہ سکے گا زبان لڑکھڑا جائے گی' خوف طاری ہوگا ڈر اور دہشت سامنے آئے گی لیکن افسوس کہ جن کی فضیلت و بزرگی کے سامنے بابا فرید گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر جھکا رہے ہیں ان پر خواجہ نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت پر تحقیقی جائزہ کے کئی اوراق سیاہ کر ڈالے-----

خدا کرے کہ کوئی چشتی بھائی اس راز کو سمجھ کر تحقیقی جائزہ کے مصنف سے پوچھے کہ کیا بک رہے ہو جناب-----

خلاصۃ الکتاب (تحقیقی جائزہ)	خلاصۃ الجواب (اویسی غفرلہ)
(۱)...... آپ تا مدت حیات صاحب سکر و حال رہے آخری انفاس میں عبدیت کی جانب رجوع ہوا۔	(۱)...... غلط اور جھوٹ ہے۔
(۲)...... مشائخ چشت اہل بہشت کامل ترین اصحاب صحو تھے۔	(۲)...... صاحب سکر کم مرتبہ ہوتا ہے اور صاحب صحو اعلیٰ۔ بقول تخریبی تمام چشتی اولیاء غوث اعظم سے افضل ہیں (معاذ اللہ)
(۳) اصحاب سکر سے اصحاب صحو کا مرتبہ بالاتر ہے۔ (حضرت محبوب الٰہی و دیگر اکابر اولیاء کا فیصلہ)	(۳)...... الحمد للہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بہتان سے پاک ہیں۔
(۴)...... آپ کا یہ قول بوجہ سکر سرزد ہوا نہ کہ بامر الٰہی (وحی)	(۵ / ۴)...... امر الٰہی سے قدمی ھذہ الخ فرمایا اس پر سوائے تخریبی صاحب کے جملہ اولیاء کا اتفاق ہے اور امر سے مراد الہام ہے۔ (تحقیق آئے گی)
(۵)...... حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی پر امر و نہی کا نزول نہیں ہو سکتا۔	
(۶) اولیاء محققین و متقدمین نے اپنی کتب میں کسی کے سر جھکانے کا ذکر نہیں کیا نہ ہی اسے کوئی اہمیت دی کہ زیر تصرف نے تو تسلیم کرنا ہی ہوتا ہے۔ مگر شیخ پر اپنی طرف سے عتاب کا اظہار فرمایا اور ان کی توبہ و استغفار و ندامت سے سر جھکانے کا ذکر کیا۔	(۶)...... اولیاء متقدمین محققین کی تصریحات ہیں لیکن ع دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے؟ شیخ پر کوئی عتاب نہیں اور نہ ہی قدمی ھذہ الخ سے توبہ کی تفصیل آئے گی یہ تخریبی مولوی کا افتراء ہے۔

(۷)...... یہاں در حقیقت دو الگ الگ بحثیں ہیں جنہیں آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔
(۱)...... بحث افضلیت (۲)...... بحث وضع رأس۔ بحث نمبر ا میں حق یہ ہے کہ ہم عصر اور متقدمین و متاخرین اولیاء میں سے بعض سے آپ افضل تھے اور بعض آپ سے بھی افضل تھے مثلاً حضرت شیخ ابو السعود حضرت بایزید بسطامی حضرت سلیمان الدنیلی حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس اللہ اسرارہم یوں ہی بعض حضرات آپ کے مساوی بھی ہو سکتے ہیں۔

(۷)...... یہ تفصیل خود جھوٹ کا پلندہ ہے ہاں بعض اولیاء ایک دوسرے سے بعض وجوہ میں افضل ہیں جیسے انبیاؤ صحابہ علی نبینا و علیہم السلام لیکن اس سے کلی فضیلت نہیں شیخ ابو السعود غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض یافتہ ہیں وہ بھی افضل نہیں مفضول ہیں تفصیل آتی ہے بات واضح ہو جائے گی ان شاء اللہ۔

بحث نمبر ۲ میں حقیقت یہ ہے کہ واضعین رؤس صرف وہ اولیاء کرام تھے جو بوقت صدور قول ھذا بجسدھم اس دار دنیا میں زندہ موجود تھے نہ متقدمین نہ متاخرین اور نہ ہی مبتدی۔

یہی بحث متنازعہ فیہ ہے جمہور اولیاء و علماء کا موقف یہی ہے کہ متقدمین اولیاء نے سر تسلیم خم کیا روحانی طور اور حاضرین نے سر جھکایا اور متاخرین نے اپنے دور میں بھی مانا ارواح میں بھی مبتدی منتہی سب کہتے رہے ع
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

(۷)...... حضرت سیدنا جیلی قدس سرہ کے مشائخ متقدمین میں سے تھے کہ وہ حضرات قبل از صدور کلام ھذا وفات پا چکے تھے یہی وجہ ہے کہ ان حضرات میں سے کسی کے سر جھکانے کا کہیں تذکرہ نہیں ہے حضرت خواجہ

(۷)...... متقدمین کی بات پہلے عرض کی گئی ہے حضور خواجہ غریب نواز خواجہ اجمیری اور ان کے مرشد کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات تخریبی صاحب از خود نہیں حضور خواجہ غلام فرید قدس سرہ کی ترجمانی کر رہا ہے جو بات،

بزرگ اجمیری قدس سرہ متاخرین میں سے
تھے کہ آپ کی ولادت مبارکہ بعد از صدور
قول ھذا ہوئی حضرت خواجہ عثمان ہارونی
قدس سرہ بھی واضعین رؤس میں شامل نہ تھے
اس لئے کہ بوقت صدور قول ھذا آپ کی عمر
شریف صرف دو تین سال تھی کہ آپ کی
ولادت مبارکہ ۵۲۷ھ میں ہوئی۔

لکھی تھی وہ چھوڑ گیا ہے وہ یہ کہ حضور غریب
نواز اجمیری کے دادا پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
صاحب رقبہ ہیں اور عمر بتانے میں بھی غلطی
کھا گیا ہے جس کی نقاب کشائی کی جائے گی ان
شاء اللہ۔

واضعین رؤس کی اکثریت سے تو آپ افضل
تھے مگر ان میں سے بعض حضرات آپ سے
بھی افضل تھے اسی طرح بعض مساوی بھی ہو
سکتے ہیں اس لئے کہ ان کا وضع رأس تو تجلی فرما
کے لئے ہی تھا تو یہ وضع رأس مستلزم
افضلیت متجلی علیہ نہیں ہے بعض حضرات کا
بعد از وضع رأس ترقی کرتے ہوئے آگے نکل
جانا بھی ناممکن نہیں۔

یہ وہی خیالی گھوڑے اور وہی ڈھکوسلے ہیں نہ
کوئی تحقیق نہ کوئی حوالہ۔ یہ وہی طریقہ ہے جو
دیوبندی وہابی فرقہ کو نصیب ہے۔

(۸) ..... حبیب اللہ سیدنا خواجہ اجمیری
قدس سرہ کی پیدائش بعد از صدور قول ہذا
ہوئی لہذا آپ سر جھکانے والوں میں شامل
نہیں تھے اپنے شیخ سے بیعت کرتے ہی تحت
الثریٰ سے عرش علا تک نظر کے سامنے تھا
۲۴ سال کی عمر میں ۹۱ سال کے شیخ کو فیض
دے رہے ہیں آپ آنے والے دور کے غوث

(۸)..... حضور غریب نواز خواجہ اجمیری اور
حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کوئی اور ولی کامل انکے کمالات و کرامات مسلم،
لیکن انہوں حضرت غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا حریف ثابت کرنا یہ کوئی مسلمانی
طریقہ نہیں اور نہ ہی یہ تصوف کی خدمت
ہے بلکہ تخریب ہی تخریب اور فساد ہی

اعظم تھے لہذا آپ کی روحانی تربیت براہ راست رسول کریم ﷺ فرما رہے تھے آپ امت کے چیدہ و چنیدہ ترین افراد میں سے تھے حبیب رحمٰن سیدنا خواجہ عثمان ہارونی بھی افراد میں سے تھے اور جماعت افراد میں سے کوئی شخص قطب وقت سے افضل و اعرف و اعلم باللہ ہو سکتا ہے جب کہ آپ کے بارے حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ کی شہادت موجود ہے جو آپ نے حضرت محبوب سبحانی شیخ جیلی قدس سرہ کے سامنے پیش فرمائی اور حضرت شیخ جیلی نے سکوت فرما کر اسے تسلیم کیا۔ اور سیدنا خواجہ اجمیری ۷۲ سال اس دار فانی میں تشریف فرما رہے سیدنا شیخ جیلی کے زمانہ میں جن حضرات کا یہ مقام و مرتبہ تھا کہ آپ سے بڑھ کر نہیں تو برابر ضرور تھے ۵۲ اور ۷۲ سال کے بعد ان کی رسائی کہاں تک ہوئی ہو گی اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

ارشادات اولیاء عظام کا خلاصہ

سب سے پہلے ہم آئندہ صفحات میں مندرجہ ارشادات اولیائے عظام کا خلاصہ نمبر وار ہدیہ

فساد ہے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

تبصرۂ اویسی غفرلہ

تخریبی مولوی کی جملہ کاروائی ان شاء اللہ غلط ثابت ہو گی اس سے اہل حق مطمئن ہوں

ناظرین کرتے ہیں تا کہ اجمال کے بعد تفصیل سے مسئلہ زیر بحث خوب واضح ہو سکے۔

(۱)...... ہر دور میں امت محمدیہ کے اولیائے کرام کی قدسی جماعت میں سے ایک شخص مقام قطبیت عظمیٰ و غوثیت کبریٰ پر فائز ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان والا شان مثل امتی کمثل الغیث لا یدریٰ اوله خیر ام آخره خیر میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے نہیں جانا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(۲)...... سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کا قول قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله بھی مشعر بمقام غوثیت عظمی و قطبیت کبری ہے۔

(۳)...... جو شخص اپنے وقت کا غوث اعظم قطب اعظم قطب الاقطاب یا فرد ہوتا ہے وہ مقام ادلال میں قیام کے باعث ایسے کلمات جو اس کے مقام کی خبر دیتے ہوں کہہ دیتا ہے۔

(۴)...... بعض حضرات ایسے کلمات کا اظہار فرما دیتے ہیں اور بعض خاموش رہنے والے اظہار فرمانے والوں سے افضل ہوتے ہیں کہ اولی پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور اولیائے کرام

گے۔

(۱)...... یہ گول مول نمبر جیسا بھی ہے لیکن تخریبی مولوی ایمان برباد کر رہا ہے کہ قدمی الخ والی جماعت حق ہے کہ وہ غوث ہوتا ہے حیران نہ ہوں کہ وہ غوث بھی ہے اور پھر توبہ بھی کرتا ہے یہ تخریبی مولوی کے گرنے پھسلنے کا نشان راہ ہے۔

(۲)...... وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے ----- افسوس ہے قدمی هذه غوثیت قطبیت بھی ہے اور اس سے توبہ بھی کرا رہا ہے یہ عجیب مولوی ہے۔

(۳)...... مقام ادلال پر کہہ دینا مجبوری سے یا اختیار سے منجانب اللہ یا از خود اس کی تفصیل گذر چکی۔

(۴)...... عربی مقولہ ہے کلمة الحق ارید به الباطل حق کلمہ سے باطل مراد لی جاتی ہے (۴/۵) میں تخریبی مولوی یہی کر رہا ہے آخر میں مان گیا کہ وہ رجوع از راہ تواضع وغیرہ

کے اصل حال کے قریب تر ہوتے ہیں کہ اظہار مقام انبیاء ہے۔	ہوتا ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں تفصیل گذری۔
(۵)...... مقام ادلال والے حضرات جب اپنے مقام سے آگے گزر کر مقام عبودیت محضہ پر پہنچتے ہیں تو ایسے کلمات سے رجوع کرتے ہوئے عجز و انکسار و تواضع کا اظہار کرتے ہیں۔	رجوع نہیں کرتے بلکہ توبہ و استغفار ان کی عظمت شان کی دلیل ہوتی ہے' جیسے گذرا۔
(۶) سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کا بھی صحیح مفہوم یہ ہے کہ آپ اپنے عصر کے غوث اعظم اور قطب اعظم تھے لہذا جس وقت آپ اس مقام پر فائز ہوئے اس وقت سے لے کر تا وقت وفات اپنے زمانہ کے اولیاء سے افضل تھے نہ کہ سب متقدمین و متاخرین سے بلکہ آپ کے ہم عصر اولیاء سے بھی بعض حضرات آپ سے افضل مقام اور اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے۔	(۶) یہ غلط کہا حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر اکابر کی تصریحات موجود ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور غوثیت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ہے-----ابتداء میں گزر چکا ہے۔
(۷)...... صحابہ کرام اور ائمہ عظام بھی دائرہ ولایت میں داخل ہیں بعض حضرات کا یہ دعوی کہ صحابہ کرام و ائمہ عظام پر عرفاً لفظ ولی کا اطلاق نہیں ہوتا درست نہیں ہے۔	(۷)...... جس غریب کو عرف کی تحقیق ہی نہیں تو اس کا کیا علاج؟ ان شاء اللہ ہم دلائل سے ثابت کریں گے کہ عرف میں یہ حضرات لفظ ولی میں نہیں آتے اگرچہ معناً صحیح ہے احکام کا ترتب عرف پر ہوتا ہے۔
(۸)...... بعض غالی قادری شیعان حضرات	(۸)...... جو غالی' ایسے ہیں ان کے ساتھ ہم

علیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حضرت شیخ کے حق میں انتہائی غلو سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ کرام اور ائمہ عظام اور نعوذ باللہ من ذلک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گردن پر بھی قدم کے قائل ہیں ایسے لوگ بے دین اور زندیق ہیں۔

بھی بر سرپیکار ہیں اگرچہ وہ تمہارے یار ہیں۔

(۹)...... اولیاء اللہ پر فنا سکر اور صحو کی حالتیں طاری ہوتی ہیں ہر ولی اللہ حالت سکر و فنا سے گزر کر ہی حالت صحو میں پہنچتا ہے اور صحو میں بھی آمیزش سکر باقی ہوتی ہے۔

(۹)...... غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان جمیع مراتب میں سے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں لیکن غبی نہ سمجھے تو-----

مندرجہ بالا شقیں اکابر اولیاء کرام کے ارشادات کا خلاصہ ہیں جو ہم آئندہ صفحات کے اندر ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہم اس کی غلط شقوں کا رد کر چکے-----

(۱۰) بعض اعتراضات اور ان کے جوابات تلک عشرۃ کاملۃ آئندہ صفحات میں ہم مندرجہ بالا ہر شق کو مدلل طور پر بیان کر رہے ہیں ھذا مضمون کی ابتداء۔

(۱۰)...... بعض اعتراضات اور ان کے جوابات تلک عشرۃ کاملۃ الخ کیا لکھ مارا--- بہر حال دلائل و براہین ہم بھی بیان کریں گے اور کہتے ہیں لیکن دھوکہ فریب غلط بیانی کوئی کرتا ہے تو ہم اس کا کیا کر سکتے ہیں؟

قابل غور

تخریبی گمراہ اپنی کاروائی مندرجہ ذیل تحریر پر جاری کرے گا لیکن یہاں بسم اللہ لکھنا بھول

گیایا قدرت نے لکھنے سے روک دیا جیسے فقیر نے عرض کیا ہے اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر تین گروہ لکھے۔

(۱)...... حق پرست (اعتدال پسند)-----(۲) ..... متعصب جو فقط صحابہ وائمہ کرام کو مستثنیٰ مانتے ہیں

تبصرۂ اویسی غفرلہ

ناظرین یاد رکھیں یہ متعصب کون ہیں یقین مانئے جملہ اولیاء و مشائخ اور وہ علماء کرام جن کے تخریبی مولوی اور اس کی تمام برادر علمی ریزہ خوار ہیں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی شاہ احمد رضا خاں بریلوی پیر طریقت سید مہر علی شاہ قدست اسرارہم (دور حاضر کے عوام کے لئے یہ اسماء گرامی لکھے ہیں طویل فہرست ہے) اس کتاب تخریب کا نشانہ یہی حضرات ہیں اور ہمارے جیسے ان کے طفیلی اور غلام بے دام-----

(۳)...... متعصب غالی کہ جن کا غلو حد کفر تک پہنچتا ہے (تحقیقی جائزہ' صفحہ ۵۰)

تبصرۂ اویسی غفرلہ

ہم اس گروہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتے البتہ تخریبی مولوی کے بعض سرپرست ان کے ساتھ یارانہ ہے لیکن ہمیں اس سے سروکار نہیں-----

تحقیقی جائزہ کے صفحہ ۵۱ پر اپنا موقف بتایا-----

آپ (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یہ قول (قدمی ھذہ) غلبہ سلطان حال و فنا تام کی ابتداء میں بوجہ سکر و مستی سرزد ہوا۔ الی ان قال ایسے اقوال کو از قبیل شطحیات اولیاء کہا جاتا ہے اولیاء کاملین جب مقام فنا سے آگے گزر جاتے ہیں تو ایسے اقوال سے توبہ استغفار کرتے ہیں-----

تبصرۂ اویسی غفرلہ

اس قول کو تخریبی مولوی نے بار بار دہرلیا ہے قدمی ھذہ...... الخ سکر میں نہیں بامر الٰہی

فرمایا تب ہی تو جملہ اولیاء نے تسلیم کیا سکر والے قول اور شطحیات کون قبول کرتا ہے اور توبہ و استغفار بھی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باتباع نبوی کی نہ کہ قدمی هذه...... الخ کی تحقیق گذر چکی ہے۔-----

الاجمال للتفضیل

فقیر اس وقت تفسیر عربی فضل الرحمٰن فی تفسیر آیات القرآن کی ترتیب میں مصروف ہے اچانک تخریب کاری کا بم آگرا اس کے دفاع کے لئے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفادار غلاموں میں نام لکھوانے کے لئے گرے ہوئے بم کو گرانے والے کے سر پر دے مارا (الحمد لله) اجمالاً اور مختصراً چند اہم اور ضروری امور اس مختصر سی تصنیف میں درج کئے ہیں تفصیلی رد عزیزم ڈاکٹر محمد الطاف صاحب سعیدی جہانیاں ضلع ملتان لکھ رہے ہیں تفصیلی رد کے شائقین موصوف کی تصنیف کا مطالعہ فرمائیں-----

مولوی تخریبی نے تحقیقی جائزہ صفحہ ۶۱ سے تفصیلی بحث کا آغاز کیا ہے' عنوان ہے-----

اکابر اولیائے کرام (۱) کے ارشادات

اس کے بعد امام عبد الوہاب شعرانی کی روایت اور حضرت علی الخواص و شیخ اکبر قدست اسرارہم کے فرمانات لکھے ہیں

لطیفہ

فرمانات کا لفظ مولوی تخریب کار کے علم کا منہ چڑا رہا ہے-----

تبصرۂ اویسی غفرلہ

مولوی تخریبی نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنوں (شیعہ وہابی) اور حاسدوں کی پرانی کتابوں سے چھانٹ کر بعض عبارات کو نیا لبادہ اوڑھا کر حضور غوث اعظم رضی اللہ

(۱)...... ہم کہتے ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ

تعالیٰ عنہ پر حملے کئے ہیں چنانچہ فقیر آگے چل کر ان کی نشان دہی کرے گا۔ ان شاء اللہ---

امام شعرانی کی عبارت سے تخریبی مولوی نے از خود استدلال نہیں کیا بلکہ اس سے ایک صدی پہلے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک بغض و عداوت اور کینہ سے لبریز دشمن نے کیا اور چند سال پہلے وہابی دیوبندی ابو الخیر اسدی (ملتانی) نے اسے دہرایا۔ ایک صدی پہلے والے دشمن غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراضات مع جوابات اور تحقیق گذشتہ اوراق میں پڑھیں۔ یہاں ابن تیمیہ کے مقلد اور متشدد متعصب وہابی دیوبندی ابو الخیر اسدی کی کاروائی پڑھ لیں-----

حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں مشہور ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے :

قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله ہر ولی کی گردن پر میرا قدم ہے-----

اس کے بعد تقریباً ہر بزرگ کے تذکرے میں اس بات کو فخریہ طور پر دہرایا جاتا ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے مشائخ نے اس پر یہ بحث بھی کی ہے کہ اس سے اس زمانے کے ولی مراد ہو سکتے ہیں نہ کہ تا قیامت آنے والے ولی شامل ہو سکتے ہیں---

حضرت معین الدین اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں اس وقت آپ کے پاس ہوتا تو آپ کے قدم کو اپنی آنکھوں پر رکھ دیتا-----بعض بزرگوں نے اس قول سے ثابت کیا کہ آپ کے بعد جتنے اولیاء پیدا ہوں گے آپ کا درجہ سب سے اونچا ہوگا اور بعض نے اتنا لکھا ہے کہ کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا جب تک حضرت جیلانی اس پر مہر تصدیق نہ لگا دیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے ایک دفعہ ایسی بات کہی تھی لیکن اس میں ایک ایسا شائبہ موجود ہے جو شریعت اور مقام ولایت کے منافی تھا۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو آپ نے سوچا کہ میں نے یہ غلط بات کہی تھی، حضرت امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ اپنے پیر حضرت علی الخواص سے اس کلمے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا :

قد بلغنا انه قدم حین وفاته و وضع خده علی الارض فقال هذا هو الحق الذی کنا عنه فی غفلة و ندم واستغفر-----(الجواہر الدرر عن الشعرانی، صفحہ ۱۴۱)

ہمیں یہ بات صحت کے ساتھ پہنچی ہے کہ حضرت جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی وفات کے وقت اس قول پر بڑے نادم ہوئے اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بڑی ٹھوکر لگی کہ ہم اس بات کو صحیح سمجھتے رہے آپ نادم ہوتے رہے اور اس قول کی غلطی پر توبہ کرتے رہے -----

دیکھئے بعد میں آنے والے اولیاء کتنی غلطی میں مبتلا رہے حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس قول سے رجوع کر کے اپنے خدا سے معافی مانگ لی لیکن بعد والوں نے آپ کو معاف نہ کیا اس قول کو برابر لکھتے رہے اور آپ کی مرتبت بڑھانے کے لئے فخریہ طور پر پیش کرتے رہے -----(شرکیہ (۱) اثرات کا حمل، صفحہ ۲۸، ۲۹)

نوٹ ۔ تخریبی مولوی کے تمام استدلالات اور حوالہ جات کا یہی حال ہے -----

تخریبی مولوی اعدائے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صف میں

فقیر کا معروض پھر ذہن میں ڈالئے کہ تخریبی مولوی کی کتاب تحقیقی جائزہ کی تمام کاروائی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دشمنوں و بغض کاروں کا چربہ ہے جو آپ کی زندگی اقدس سے لے کر تاحال جوں کے توں ہیں بلکہ اب اضافہ ہوا کہ تخریبی مولوی اور اس کے

(۱) یہ کسی اسدی دیوبندی ظالم کا رسالہ ہے جس میں اس نے روافض کی کہانیوں سے اولیاء کرام کی توہین اور اہل سنت کی تردید میں لکھا جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ظالم نے دھوکہ تو کرنا تھا جیسے اس گروہ کی عادت ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یا ساریۃ الجبل کی کرامت کا سرے سے انکار کر دیا اور لکھا کہ یہ دور کی آواز جنات کی تھی نہ کہ حضرت عمر کی (معاذ اللہ) اور حوالہ دیا تو ابن تیمیہ کا جسے تھانوی جیسا گمراہ بھی گمراہ کہتا ہے نیز اس ظالم نے مجذوبوں کو طریقت کے ہیجڑے لکھ مارا ہے یہ رسالہ اسدی نے خود شائع کیا تھا۔ مخدوم رشید (ملتان) میں اس کا گھر ہے زندہ ہے تو یہ رسالہ اس سے ملے گا مر گیا ہے تو اس کے خاندان سے حاصل کیجئے -----

تصدیق کنندگان اور اس کے معاونین اور اس کی کاروائی پر اظہار رضا کرنے والے سب اعدائے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صف میں ہیں توبہ کر کے نہ مرے تو دیکھنا کل قیامت میں انہیں کن لوگوں کے ساتھ اٹھنا نصیب ہو رہا ہے-----

اعدائے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فہرست

ابن تیمیہ اور اس کی پارٹی وہابی مودودی نجدی اور بعض دیوبندی سب کو معلوم ہے کہ مذکورہ بالا پارٹیاں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیسے اور کتنا بغض و عداوت رکھتی ہیں ان کے دلائل بھی مولوی تخریبی کے دلائل و دعاوی سے ملتے جلتے ہیں-----

وہابیوں کی غوث اعظم سے دشمنی کا نمونہ

(وہابیوں کے ایک ماہنامہ میں مندرجہ ذیل بغض و دشمنی کا اظہار کیا گیا ہے' وہابی غیر مقلد لکھتا ہے)-----

جسے لوگ یارھی والا پیر کہتے ہیں جن کا نام شیخ عبدالقادر جیلانی ہے اور ان کے نام پر کھیر پکا کر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں اور جن کے متعلق جاہل طبقہ کے لوگ یہ کہتے ہیں اور مشہور ہے کہ انہوں نے ایک ڈوبی ہوئی کشتی کو بارہ سال کے بعد بمعہ جملہ مسافروں کے ساحل سمندر پر پہنچایا۔ اپنی قبر کی حفاظت بھی نہ کر سکے آج کل بغداد میں ان کا جو مزار بنا ہے وہ بالکل بے بنیاد اور فرضی ہے وہ لکھتا ہے کہ وزیر ابو المظفر جلال الدین بن عبید اللہ بن یونس نے دیکھا کہ ان کی قبر پر لوگ پیشانیاں رگڑتے ہیں اور دیگر شرکیہ امور کرتے ہیں چنانچہ اس نے شرک کا قلع قمع کرنے کے لئے ان کی قبر کو اکھیڑا اور ان کی نعش کی ہڈیاں دریائے دجلہ کی لہروں میں ڈال دیں-----

جن کتابوں کے حوالے دیئے ہیں ان کے نام یہ ہیں-----

ابن عماد حنبلی کی کتاب شذرات الذہب' جلد ۴' صفحہ ۳۱۲ تا ۳۱۴-----اور شہادت ابن تغری بردی حنفی کی النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرہ' جلد ۶' صفحہ ۱۴۲-----ابو شامی

دمشقی کی کتاب الذیل علی الروضتین میں صفحہ ۱۲ پر تاریخی واقعہ بتایا---- ماہنامہ محدث لاہور، المجلس التحقیقی گارڈن ٹاؤن لاہور صفحہ ۳۱۴، شوال / ذیقعد، ۱۳۹۸ھ، شمارہ ۸، صفحہ ۲۴ پر ہے---- غوث قطب ابدال کا عقیدہ رکھنا شرک ہے----(۱)

ترک اختیار اور توبہ

سوال..... آپ سے ایسے بے شمار اقوال وافعال منقول ہیں جو ترک اختیار اور سلب ارادہ کی نفی کرتے ہیں کما لا یخفی---- مولانا ابو الضیا محمد باقر نوری اس سوال کا جواب یہ دیتے ہیں:

جواب سبحان الله العظیم کہاں گم ہو گئی عقل بے چاری سائل کی، غور کیجئے ترک اختیار اور سلب ارادہ کا آپ کو تو وہ بلند مقام حاصل تھا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے-----

ہر قول و فعل میں اختیار متروک تھا یہاں تک کہ بغیر امر مؤکد بقسم کے کھانا پینا بھی متروک ہے یہی معنی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے ؂

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

تو یہ تصرفات جو سائل کو منافی نظر آرہے ہیں دراصل یہ تعمیل حکم الٰہی اور امتثال امر خداوندی ہے اپنے اختیار وارادہ سے قطعاً نہیں شاید سائل غلط فہمی میں مبتلا ہے اور ترک اختیار کا یہ معنی سمجھ بیٹھا ہے کہ انسان گیند بلا بن جائے-----

دیکھئے موتوا قبل ان تموتوا ترک اختیار اور سلب ارادہ کا ایک نہایت بلند مقام ہے اسی معنی کو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے ؂

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جان دیگر است

---

(۱)..... یقین مانیے وہابی غیر مقلد محض دھوکہ کے طور کتابوں کے حوالے دے کر غلط واقعہ گھڑا ہے ورنہ اصل کتابوں میں اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں----(اویسی غفرلہ)

یہ وہ مبارک شعر ہے جس کا پہلا مصرعہ نعت خواں سے سن کر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ فوت ہو جاتے اور دوسرے مصرعہ پر زندہ ہو جاتے کئی مرتبہ ایسا ہوا اور یہی معنی میرے شیخ ومرشد حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمہ نے اپنے شعر میں بیان فرمایا ہے۔

موتوا قبل ان تموتوا موت عشاق آمدہ

ہاں ہمیں موت است بہر موت تریاق آمدہ

اب سنئے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قیمتی اور خوب صورت قمیص کی طرف اشارہ کر کے فرمایاہذا کفن و کفن المیت یجمل و ھذا بعد الف موت----- یہ کفن ہے اور میت کا کفن اچھا ہی بنایا جاتا ہے اور یہ تو ہزار موت کے بعد ہے----- سبحان اللہ یہ ہے آپ کا مقام سلب ارادہ اور ترک اختیار کے سلسلہ میں-----

تخریب کار کے والد گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت علامہ محمد باقر رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ کاتب الحروف کے خال اکبر فنافی الرسول ابو النور محمد صدیق صاحب چشتی نظامی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور غوثیت کبریٰ امام مہدی تک ہے اور فرمایا کہ میری گردن پر قدم ہی نہیں بلکہ غوث پاک نے میرے کندھوں پر سواری فرمائی اور فرمایا کہ محمد صدیق انت سعید-----بشارت دی کہ تم سعادت مند ہو-----(اغتراف السائل من الیم فی تحقیق القدم، قلمی از علامہ ابو الضیا محمد باقر نوری علیہ الرحمہ)

ضد برائے ضد

اس کے والد گرامی کی کیا تخصیص ہے اس کا سارا خاندان بلکہ اس کے اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ بھی ہماری طرح سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں اور فخریہ طور پر کہتے ہیں کہ پیر پیراں میر میراں محی الدین جیلانی نہ صرف اپنے دور میں بلکہ ہر دور میں غوث اعظم ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ۔

غوث اعظم درمیان اولیاء

ہم چوں محمد درمیان انبیاء

شاہ حبیب اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

رسالہ رموز خمریہ یعنی شرح قصیدہ غوثیہ تالیف حضرت عارف کامل محمد فاضل کلانوری رحمۃ اللہ علیہ کے شروع میں بطور پیش لفظ زیر عنوان ,,فائدہ'' ناشر نے حسب ذیل عبارت نقل کی ہے :

حضرت شاہ حبیب اللہ چشتی کہ حال کمالات شان از کتاب مآثر الکرام وغیرہ ظاہر است۔ در مناقب الاولیاء فرمودہ' سوال...... از کلام الہامی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مراد اولیاء ہمہ عصر اند یا اولیاء ہم عصر ؟ جواب...... مشہور آن است کہ مراد اولیائے ہمہ عصر اند اما شیخ احمد صاحب نقشبندی گفتہ کہ ایں حکم مخصوص بہ اولیاء آں وقت است اولیاء ماتقدم وماتاخر ازیں حکم خارج اند چنانچہ از کلام جناب شیخ حماد معلوم می شود کہ قدم او در وقت او بر گردن ہمہ اولیاء خواہد بود و ہم چناں از کلام غوثے کہ در بغداد بود۔ وایں فقیر (شاہ حبیب اللہ چشتی) می گوید ہر گاہ کہ غوث اعظم از حق سبحانہ بہ تکلم ایں کلام مامور گشت و تکلم نمود ازاں وقت ہر کہ داخل ولایت است مندرج است تحت ایں کلام چنانچہ عموم و کلیت آں کلام منادی است و ازاں ہنگامی کہ امر الٰہی بہ لفظ کلی صادر گشتہ و ہیچ حکمی ناسخ آں بظہور نہ پیوستہ ہمیشہ وقت اوست تا کہ ولایت باقی است چنانچہ عیر ارا ہب وغیرہ از علو شان جناب پیغمبر خدا ﷺ خبر دادہ کہ در وقت او کفر ذلیل گردد و ادیان دیگر نسخ پزیرد مراد ازاں یک وقت مخصوص نیست بلکہ از وقت نزول امر الٰہی تا قیامت وقت اوست و بالفرض اگر اولیاء آں عصر مراد داشتہ شوند یقینی است کہ اولیاء آں عصر پیراں اولیاء ماتاخر شدند ہر گاہ پیراں منقاد شدند و گردن نہادند مریداں بطریق اولیٰ و کلام شیخ حماد وغیرہ باوجود آنکہ دلالت بر نفی ماتقدم وماتاخر نمی کند ناسخ کلام الٰہی نمی تواند بود۔۔۔۔(رموز خمریہ' شرح قصیدہ غوثیہ' مطبع صبح صادق سیتاپور' ۱۳۰۶ھ)

تعارف صاحب حوالہ

صاحب حوالہ کی وفات ۱۱۴۰ھ ہے آپ مرید خلیفہ حضرت شاہ عبد الجلیل چشتی الہ آبادی ہیں ان کا ترجمہ متعدد تذکروں میں موجود ہے ان کے پیر (شاہ عبد الجلیل) حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے شاگرد تھے حضرت شاہ حبیب اللہ کی تصانیف میں تذکرۃ الاولیاء کا نام بھی ملتا ہے جس سے مراد غالبًا مناقب الاولیاء ہے ملاحظہ ہو تذکرہ علمائے ہند' حدائق الحنفیہ' نزہۃ الخواطر' عہد بنگش-----

نوٹ...... سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تفصیلی بحث اگلے اوراق میں ملاحظہ ہو-----

شیعہ روافض

ان لوگوں نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمنی اور بغض میں ہر طرح کے حربے استعمال کئے غلط باتیں اور غلط و فاسد عقیدے اہل سنت کی کتابوں میں داخل کروائے وہی اکثر حوالے تخریبی مولوی تحقیقی جائزہ میں درج کر رہا ہے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسب پر حملے متقدمین نے بھی خوب لکھا فقیر نے اسلاف کی برکت سے متعدد رسائل شائع کئے ہیں(۱) اور درجنوں رسالے اشاعت کے انتظار میں ہیں۔ خدا تعالیٰ خوش رکھے علامہ محمد عارف قادری مدنی کو جنہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تصانیف کی اشاعت ہمارے ذمہ ہے چنانچہ انہوں نے اس کا آغاز اسی تصنیف تحقیق الاکابر سے فرمایا ہے اور فقیر کی ضخیم تصنیف غوث اعظم دستگیر کی ۱۱۱ جلدوں کی اشاعت کا بھی وعدہ فرمایا ہے-----

حاسدین غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا ذکر السیف الربانی میں مفصل ہے جو ایک صدی پہلے ان کے رد میں لکھی گئی-----

(۱)...... فقیر کی تصانیف کی فہرست علم کے موتی میں دیکھئے-------

نوٹ ان حاسدین والے اعتراضات کو بھی تخریبی مولوی نے تحقیقی جائزہ کی زینت بنایا ہے------

تخریبی مولوی اور اس کے معاونین

حب علی میں بغض معاویہ کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان غریبوں نے یہ کاروائی اس لئے کی کہ قادری لوگ انہیں لفٹ نہیں دیتے ان کی عزت و وقار کا لحاظ نہیں کرتے اس درد سے انہوں نے یہ طوفان بپا کیا ہے جیسا کہ تحقیقی جائزہ کے ابتدائی اوراق کے مطالعہ سے واضح ہے-----

فقیر کی اپیل

وہ قادری حضرات بہت برا کرتے ہیں جو ان حضرات کو لفٹ نہیں دیتے فقیر کی دونوں گروہوں سے اپیل ہے کہ محض رضائے الٰہی اور اپنے انجام کی بہبودی و فلاح کے پیش نظر ایک دوسرے سے محبت کیجئے اور ہر اہل سلسلہ کی عزت کیجئے اگر یہی رویہ اختیار کیا گیا جو تحقیقی جائزہ میں ہے تو سلاسل طیبہ کا کچھ نہیں بگڑے گا بگاڑنے والے کا اپنا انجام برباد ہو گا-----و ما علینا الا البلاغ المبین

آفتاب آمد دلیل آفتاب

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قصائد میں اولین و آخرین پر قدم کی خود وضاحت فرمائی ہے ؎

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابدا علی افق العلی لا تغرب

دوسرے قصیدہ کا شعر ہے ؎

و قد افلت جمع الشموس و شمسنا
لیوم اللقا اشراقھا فی کواکب

ایک اور شعر میں فرمایا۔

و اقدمهم من بعد ذلك راعيا
اماما لهم بى يقتدى كل راغب

اور دوسرا شعر ہے۔

و بى له قبل الوجود و كونه
ولى قدم قدجال فى جذب جاذبى

اس سے آگے مزید صراحت فرمادی کہ کسی کو شبہ نہ رہے۔

هذا مقامى و اتصالى بخالقى
و ذكرى لحظى من حبيب الحبائب

تو واضح ہوا کہ شمسنا سے آپ کا عہدۂ غوثیت کبریٰ مراد ہے اور آپ کی حکومت کا وقت ابدی ہے بلکہ اس سے زیادہ تصریح فرمادی ارشاد فرمایا۔

و كلهم بى يقتدون حقيقةً
بعصرى و بعدى هكذا كل طالب

اس کا ترجمہ بھی سن لیجئے---- تمام اولیاء در حقیقت میرے ہی مقتدی ہیں میرے حین حیات میں بھی اور میرے بعد بھی ہر طالب میرا ہی حقیقت میں مقتدی ہوگا۔ یعنی اگرچہ وہ بظاہر کسی اور صاحب کا مرید یا خلیفہ ہوگا مگر حقیقت میں میں ہی اس کا امام و مفیض ہوں۔ اب اس کے بعد مزید دلیل کی ضرورت نہیں منصف اور متلاشی حق کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

متقدمین کی تصریح

متقدمین اولیاء کے متعلق ارشاد فرمایا۔

فبذلنا للحب نلنا عزة
و على الرؤس تنقلت اقدامنا

انا و ان اخر الزمان فاننا
فقنا الذین تقدموا قدامنا

ترجمہ: "ہم نے محبت میں سب کچھ خرچ کر ڈالا تو عزت پائی ہے اگرچہ زمانہ کے لحاظ سے بعد میں ہے لیکن جو گذر گئے ان سے ہم نے فوقیت پائی ہے"-----

آخر میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس وقت ولایت کبریٰ کا ابتداء و انتہاء بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا ارشاد ہے ؎

و لنا الولایة من الست بربکم
و امامنا المہدی فھو ختامنا

ترجمہ: "ہمیں الست کے دور سے ولایت حاصل ہے اور ہمارا امام مہدی ہے جو خاتم الاولیاء ہے"-----

قدم غوث اعظم برگردن اولین و آخرین کے دلائل

(۱)...... تمام اسلامی فرقے سیدنا محبوب سبحانی کا لقب غوث الوریٰ غوث العالمین (۱) غوث الثقلین بلا انکار مانتے ہیں اور اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں۔ ایسا لقب بلا انکار دلالت کرتا ہے کہ آپ تمام اولیاء متقدمین و متاخرین سے افضل اور سب کے فیض رسان ہیں-----

شہرۂ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کسی ایک ولی کو ایک گاؤں والے جانتے ہیں کسی بزرگ کو ایک شہر والے مانتے ہیں اور کسی برگزیدہ ہستی کو ایک ملک والے پہچانتے ہیں لیکن سرکار قطب الاقطاب شیخ الارض والسموات سلطان الاولیاء والعارفین محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی کی ذات مقدس کا شہرہ تمام عالم میں ہے------

(۱)...... اس لقب کا انکار وہابیوں کو ہے یا پھر مصنف تحقیقی جائزہ اور اس کے حواریوں کو----- انا للہ و انا الیہ راجعون

ع ----- ہم عرب شد ہم عجم صید تو اے ترک عجم

تمام روئے زمین پر آپ کا ڈنکا بج رہا ہے ؎

طبولی فی السماء و الارض دقت

وشاؤس السعادۃ قد بدالی

„میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نقیب و نگہبان میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں" -----(قصیدہ غوثیہ)

مشاہدہ ایک قوی دلیل ہے کسی ملک کے کسی بھی علاقہ میں تشریف لے جائیں غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا نام روشن ہے' بچے بوڑھے جوان مرد عورتیں سب آپ سے اظہار عقیدت کریں گے سوائے مخالفین اولیاء کے لیکن وہ بھی جانتے ہیں کہ پیران پیر دستگیر آپ ہیں' بخلاف دوسرے اولیائے کرام کے کہ وہ کتنے ہی علمی دنیا میں مشہور ہوں لیکن مخصوص لوگ یا پھر خاص ملک و علاقہ میں مثلاً سیدنا احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے بڑے غوث اور ایک بڑے سلسلہ کے بانی ہیں اور شان یہ کہ عالم بیداری میں ہزاروں کے مجمع میں حضور سرور عالم ﷺ نے مزار اقدس سے ہاتھ مبارک باہر نکال کر مصافحہ فرمایا----- ایسے ہی سیدنا ابو الحسن شاذلی قدس سرہ ایک بڑے سلسلہ کے بانی ہونے کے علاوہ ہر وقت بیداری میں جب چاہتے حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت سے سرشار ہوتے----- ایسے ہی سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجودیکہ طائفہ اولیاء کے سردار (سید الطائفہ) لقب ہے لیکن خود ہم بغداد شریف میں مارے مارے پھرتے رہے ڈرائیور کو نام کا علم نہیں رکھتے (تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا سفر نامہ عراق و شام)----- حضور غریب نواز سیدنا اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام اتنا روشن کہ انگریز مان گیا کہ ہند میں قبر شاہی کر رہی ہے لیکن خطہ ہند سے باہر وہ شہرت نہیں جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ ممالک میں ہے----- یوں ہی سیدنا بہاؤالدین نقشبند و سیدنا سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہما (وغیرہ وغیرہ) فقیر کا یہ مشاہدہ ہر سلسلہ کے ہر بزرگ کو دعوت اتحاد پیش کرتا ہے ع

گر قبول افتد زہے عزو شرف

(۲)...... سید الاولیاء الکاملین غوث الوریٰ والعالمین حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ مقام وراء الوریٰ میں متمکن تھے اور صرف فرائض کے لئے وہاں سے مقام روح تک نزول فرمایا کرتے تھے اور ساتھ ہی کمال اتباع نبوی ﷺ کی وجہ سے آپ رسول کریم ﷺ کے مظہر خاص تھے۔ آپ کا کلام احمدی آپ کا حکم محمدی تھا یہ مقام خلفاء راشدین اور ائمہ اہل بیت طاہرین کو حاصل تھا اور آپ بعد ایک مدت کے دنیا میں ظاہر ہوئے لہٰذا اس خلافت محمدی کے ذکر کرنے پر مامور تھے اور اس حکم کی تعمیل اولیاء زمین نے کی جس کا تذکرہ درجہ تواتر تک پہنچ گیا ہے خود فرماتے ہیں کہ ؎

انا الحسنی و المخدع مقامی
و اقدامی علی عنق الرجالی

میں حسنی ہوں اور مخدع میرا مقام ہے اور میرے قدم جملہ اولیاء کی گردنوں پر ہیں-----

فائدہ

مذکورہ دعویٰ کی تصریحات آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں اس دلیل میں یہ ظاہر کرنا مطلوب تھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام وراء الوریٰ میں متمکن تھے اور ایسے ولی کامل کا دوسرے اولیاء کا سلطان ہونا لازمی امر ہے-----

(۲)...... حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چونکہ تمام اولیاء نے فیض پانا تھا اس لئے عالم ارواح سے ہی آپ کی تربیت و پرورش کا آغاز کر دیا گیا چنانچہ امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ان اللہ تجلیٰ علیہ (الغوث الاعظم) و ھو فی بطن امہ ماتہ مرۃ (طبقات الشعرانی و نور الابصار و تفریح الخاطر)-----

بے شک اللہ تعالیٰ نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سو بار اپنی تجلی سے نوازا حالانکہ

ابھی آپ شکم مادر میں تھے-----

(۳)..... خود حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بچہ (غوث اعظم) اولیاء میں ویسے ہو گا جیسے انبیاء (علیہم السلام) ہیں (جیسا کہ اوپر مذکور ہوا)۔ ----

فائدہ..... یہ کشف ثابت کرتا ہے کہ آپ ماتقدم وماتاخر اولیاء کے سلطان ہیں------

(۴)..... انبیاء علیہم السلام نے بھی ایسے ہی فرمایا کہ یہ اولیاء کا سلطان ہے سوائے اہل بیت عظام اور صحابہ کرام کے (چنانچہ اس کی تصریح ہم آگے چل کر عرض کرتے ہیں اور بار بار تصریح کر چکے ہیں)-----

(۵)..... جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو آپ کے کاندھے پر قدم رسول اللہ ﷺ کا نشان موجود تھا' جیسا کہ شب معراج آپ نے کاندھا پیش کیا تھا-----

(۳)..... نائب رسول اللہ ﷺ

سند صحیح کے ساتھ مروی ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

انا نائب رسول الله و وارثه فی الارض-----

میں رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوں اور زمین میں ان کا وارث ہوں-----

فائدہ..... اگرچہ حضور سرور عالم ﷺ بحیثیت سلطان عالم کے جملہ انبیاء علیہم السلام بھی آپ کے نائب ہیں لیکن اولیاء میں صحابہ کرام و اہل بیت عظام و دیگر مخصوص اولیاء کے بعد تا امام مہدی آپ علی الاطلاق نائب ہیں کہ کسی ولی کو ولایت نہیں ملی جب تک حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہر ثبت نہ فرمائیں وہ چشتی ہو یا اویسی نقشبندی ہو یا سروردی یا کوئی اور ہو-----اگر آپ کو صرف اپنے زمانہ تک محدود رکھنا ہے تو آپ کے تمام دعاوی غلط ٹھہرتے ہیں۔

(۷)..... ذیل کا شعر تمام اولیاء کاملین نے مانا ہے -

افلت شموس الاولین و شمسنا

ابدا علی افق العلی لا تغرب

ترجمہ: "پہلے اولیاء میں سب کے سورج ڈوب گئے لیکن میرا سورج ہمیشہ تک بلندوں کے کناروں سے نہ ڈوبے گا"-----(بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲)

فائدہ

ابداً کا لفظ ہمارے دعویٰ کی دلیل کافی ہے-----

کوئی لاکھ بار روئے کروڑوں جتن کرے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کم ہو (معاذ اللہ)' نہیں ہو سکے گا جس طرح حضور علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے رفعت شان کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی نیابت میں ورفعنا کے سایہ میں ہیں-----امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے تو فرمایا ہے ؎

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

(۴) مظاہر مصطفیٰ علیہ السلام

عالم ارواح سے ہی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور اطوار رسول اللہ علیہ السلام من حیث المظہر ظاہر ہونے لگے پھر ولادت سے لے کر تا وصال زندگی کا لمحہ لمحہ سرور عالم علیہ السلام کے نقش قدم پر گزرا۔ وہاں کے معجزات، یہاں کی کرامات کا موازنہ کیا جائے تو -

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

جیسے حضور سرور عالم علیہ السلام کی ولادت سے پہلے عالم دنیا کی حالت دگرگوں تھی یونہی تاریخ شاہد ہے کہ عالم دنیا کا حال ابتر تھا جیسے حضور سرور عالم علیہ السلام نے اسلام کا بول بالا فرمایا یونہی

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیائے دین اسلام فرمایا۔ اسی لئے آپ کا لقب محی الدین ہے یہ بھی ایک مفصل موضوع ہے بڑے دفاتر بھی ناکافی رہیں گے۔ مختصر سی چند جھلکیاں حضرت صاحبزادہ الحاج مولانا محمد محبّ اللہ نوری بصیر پوری زید مجدہ نے اپنی تصنیف "غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ" میں دکھائی ہیں اسی لئے اب ہمیں حق پہنچتا ہے کہ ہم کہہ دیں نبوت کا یہ مظہر ولایت کا ستارہ یونہی چمکتا رہے گا۔

رہے گا یونہی ان کا چرچہ رہے گا
پڑے خاک جل جائیں جل جانے والے

سلاسل اربعہ

منکرین و مخالفین کو انکار کی گنجائش نہیں سلاسل اربعہ کی ترتیب پھر اس کی تعلیم و تربیت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرہون منت ہے تاریخ گواہ ہے کہ جیسے فقاہت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترتیب سے پہلے موجود تو تھی لیکن بکھرے موتیوں کی طرح ہر مجتہد امام کی اپنی مسند اور اپنا جھنڈا در جنوں ائمہ مجتہدین کی تقلید و فقاہت کا راج تھا۔ لیکن بلاترتیب انہیں نہ کوئی نظم نہ کوئی نسق۔ اسلام کو ناز ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سے فقاہت کے دانے ایک تسبیح میں پرو دیئے کسی امام و فقیہ کو نصیب نہ ہوئے۔ پھر آپ کی کاروائی کی پیروی میں دوسرے تین مسالک عالم وجود میں آئے جو تاقیامت اسی طرح مربوط رہے گا۔۔۔۔۔

ایسے ہی مجھے کہنے دیجئے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے ہر صوفی کا اپنے طور خود سلسلہ تھا لیکن نظم و نسق نہیں تھا خود تاریخ پڑھ لیں کہ کتنے سلاسل دنیا میں مشہور تھے لیکن حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جونہی سلسلہ قادریہ کا علم بلند فرمایا تو اسی نہج پر باقی تین سلسلے عالم وجود میں آئے۔ اگر سلسلہ چشتیہ مبارکہ چشت بستی کے نام سے چشتیہ ہے لیکن اسے پروان تو حضور غریب نواز سیدنا معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے چڑھایا ہے اور وہ اس خطہ میں جس کی سلطنت آپ کو سپرد ہوئی یعنی خطہ ہند' اس کے باوجود اگر کوئی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغاوت کرتا ہے تو اس باغی کو ہم کیا کہہ سکتے ہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے توجدیوں سے کہا فقیر ان باغیوں سے کہتا ہے ع

باغیو، سلسلہ ہندی' کا بھی احسان گیا

سابقین اولین سے نوید اور قدم بر گردن کی تصریحات

(۱)...... مجمع الفضائل کتاب سے نقل ہے کہ پیارے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیدا ہونے کی خبر جناب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی تھی کہ تیری اولاد میں سے فلاں صدی میں غوث الاعظم عبد القادر نام پیدا ہوگا-----(تذکرہ اولیائے ہند' جلد ۳' صفحہ ۵)

ازالہ وہم

اگرچہ یہ روایت کسی حدیث کی کتاب معتبر سے نہیں' مگر پیارے رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کی تعداد بھی تو بے شمار ہے' ہزار ہا حدیثیں ایسی ہوں گی جو معتبر کتابوں میں نہیں لکھی گئیں مثلاً حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کو چھ لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں لیکن آج حدیث کی ساری کتابوں میں ایک لاکھ کا چوتھا حصہ بھی کل حدیثیں نہیں-----

علماء نے لکھا ہے کہ غالباً کل حدیثوں کی تعداد بیس ہزار کے قریب ہے۔ وہ چھ لاکھ سے باقی کہاں گئیں لہٰذا فضائل میں کوئی ضعیف حدیث مل جائے تو انکار نہ چاہیے۔ یہی علماء نے لکھا ہے-----(تفسیر روح البیان' سورۂ مائدہ) اور حدیث راوی ضعف و کذب سے ضعیف ہو جاتی ہے لیکن ممکن ہے کبھی جھوٹا آدمی بھی سچ بول رہا ہو اور اس حدیث کی روایت میں بھی سچا ہو۔ صاحب روح البیان نے پارہ ۱۱ میں اس سے مزید بحث لکھی ہے-----

(۲)...... شیخ ابو بکر بن ہوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمارے بعد عراق میں ایک مرد پیدا ہوگا جس کا مرتبہ بڑا بلند ہوگا عبد القادر نام ہوگا عالی مقام ہوگا وہ اپنے وقت میں فرد ہو

گا اور کہے گا کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا-----(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶)

(۳)...... ایک جلسہ میں فرمایا ہمارے بعد ملک عراق میں ایک مرد پیدا ہوگا جس کا نام عبد القادر ہوگا اپنے زمانہ میں فرد ہوگا اور تمام دنیا میں لاثانی ہوگا-----(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۱)

(۴)...... مخزن القادریہ کتاب سے نقل ہے کہ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن اپنے خادم کو اپنا سجادہ دے کر فرمایا کہ پانچویں قرن میں غوث الاعظم لقب کے ایک شیخ ہوں گے یہ میرا جائے نماز ان کو دینا چنانچہ وہ دست بدست چلتا ہوا آپ کو ملا-----(تفریح الخاطر، مصری، صفحہ ۲۲)

(۵)...... حضرت عقیل منجبی علیہ الرحمہ نے ایک دن عراق کی طرف منہ کر کے فرمایا اس طرف ایک قطب پیدا ہوگا جو اولیاء کا صدر ہوگا غوثیت کا تاج اس کے سر پر چمکے گا اس کی کرامتیں بے شمار ہوں گی جو انکار کرے گا خدا تعالیٰ اسے نفع نہ دے گا اس کا تصرف و قبضہ وفات کے بعد بھی دنیا میں جاری رہے گا-----(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹، سیرت غوث الاعظم، صفحہ ۱۱)

(۶)...... حضرت شیخ علی بن وہب علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں ایک جماعت داخل ہوئی فرمایا، کہاں سے آئے ہو، کہا جیلان سے، فرمایا جیلان میں عنقریب ایک بہت بڑا ولی پیدا ہوگا اس کا نام عبد القادر بغداد میں رہے گا اور تمام اولیاء اس کے قدم کے نیچے ہوں گے-----(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹)

فائدہ

یہ حوالے صرف متقدمین سے مژدۂ بہار کی حیثیت سے ہیں قدم بر رأس کے حوالے آگے آتے ہیں-----

مزید تفصیل فقیر نے قدم غوث العالمین علی رقاب الکاملین کتاب (تصنیف) میں درج کی ہے-----

سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز

بروز جمعہ کی تقریر میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قدمی هذه... الخ توبارگاہ حق سے ملائکہ کو حکم ہوا کہ ہر زندہ اور متوفی ولی کو اطلاع دے دو۔ ہر ولی نے گردن جھکادی جب یہ حکم لے کر فرشتہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ کے مزار پر تشریف لے گئے تو آپ بارگاہ لایزال کی طرف متوجہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے اور میرے محبوب کے محبوب ہیں تمام زمرۂ اولیاء کو حکم نافذ ہوا ہے سب نے گردن جھکادی ہے تم بھی سر جھکادو یہ سن کر حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ نے سر جھکا کر کہا سمعنا و اطعنا و قدمه علی رأس ابی و جدی----(گلدستہ کرامت، صفحہ ۷۵، ۷۴)

ہم نے مانا اور ان کا قدم میرے باپ دادا کے سر پر-----

ہر آنکہ سر بہ پیش پاش کردند

سر خود را باوج عرش بردند

جو بھی اپنا سر ان کے قدموں کے آگے کرے گا وہ اپنا سر عرش کی بلندیوں تک لے جائے گا-----

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت الهیتی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ القوی کے مزار مبارک پر حاضر ہوا تو حضرت نے حاضر ہو کر کہا:

السلام علیك یا شیخ معروف عبدنا بدرجة-----

اے شیخ معروف کرخی السلام علیک آپ ہم سے ایک درجہ آگے ہیں-----

پھر دوسری مرتبہ زیارت کے لئے گئے تو میں آپ کے ہمراہ تھا، آپ نے اس دفعہ کہا:

السلام علیك یا شیخ معروف عبرناك بدرجتین-----

اے معروف کرخی السلام علیک ہم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے' تو شیخ معروف کرخی علیہ الرحمہ نے قبر شریف سے جواب دیا:

و علیك السلام یا سید اهل زمانه----- اے اہل زمانہ کے سردار' و علیک السلام-----

فائدہ

حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ مستجاب الدعوات تھے' آپ کی قبر شریف پر مانگی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ اہالیان بغداد آپ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر ان کے توسل سے بارش کی طلب کے لئے دعا کرتے تھے تو بارش ہونی شروع ہو جاتی۔ آپ کی قبر شریف تریاق مجرب ہے۔ ۲۰۰ھ میں آپ کا وصال ہوا-----

سیدنا جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نے سر جھکایا آپ کے سر جھکانے کی تفصیل آپ کے سلسلہ کی کتاب میں سے پڑھیے-----

المکاشفات الجنیدیہ (۱) میں ہے کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

---

(۱)...... تفریح الخاطر کو تحقیقی جائزہ کا مصنف ایسے دیکھتا ہے کہ جیسے وہابی دیوبندی تفسیر روح البیان کو جیسے وہ اس نظریہ میں غلط ہیں ایسے ہی ہمارا ظالم حریف۔ اس لئے کہ روح البیان مسئلہ کو حوالہ سے بیان کرتا ہے ایسے ہی تفریح الخاطر کا حال ہے یہ حوالہ جو اوپر مذکور ہے کسی معمولی مولوی یا پیر کا نہیں بلکہ ہندوستان میں سلسلہ جنیدیہ کے بہت بڑے ولی کامل کا ہے اب بھی یہ سلسلہ وسیع پیمانہ میں ہندوستان میں جاری ہے۔ کچھوچھہ شریف اور مارہرہ شریف کے بزرگوں کے ہم پایہ بزرگ ہیں مجھے اس سلسلہ کی بزرگی کا حال اس وقت معلوم ہوا جب حسان کو نسل کراچی کے روح رواں سید اسد اللہ جنیدی سے تعلق ہوا ان کے والد گرامی کی زیارت ہوئی تو مجھے اسلاف کا نمونہ نظر آئے ان کے سلسلہ کے حالات پر کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں لیکن افسوس کہ مصنف تحقیقی جائزہ وہابیوں دیوبندیوں والا حربہ استعمال کرتا ہے کہ میں اس کتاب کو نہیں مانتا-----

يكون مامورا بان يقول قدمى هذه على رقبة كل ولى و ولية لله من الاولين و الآخرين سوى الصحابة و الائمة من ذرية خاتم النبيين صلى الله عليه و آله وسلم-----

تمام قصہ یوں بیان ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بروز جمعہ خطاب فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ فرمایا قدمه على رقبتى و حنا راسه-----(تفریح الخاطر) سر جھکایا اور کہا اس کا قدم میری گردن پر-----

بعدہ معتقدین سے فرمایا کہ مجھے عالم الغیب کی طرف سے کشف ہوا کہ عنقریب پانچویں صدی میں گیلان میں ایک فرد پیدا ہوگا جو تمام جہان کا قطب ہوگا اس کا لقب محی الدین اور نام عبد القادر ہوگا اور وہی غوث اعظم ہے اور اس کو قدمى هذه على رقبة كل ولى لله کہنے پر مامور کیا جائے گا اس پر مجھے خیال آیا کہ میں تو اس زمانے میں نہیں ہوں گا گردن کیسے جھکاؤں ؟ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب اور حکم ہوا کہ اس امر کو لازم پکڑو کیونکہ وہ میرا محبوب ہے اور میرے حبیب کی اولاد سے ہے اس کی شان اولیاء میں ایسی ہے جیسے انبیاء میں میرے رسول محمد ﷺ کی شان ہے۔ تمام اولیاء بارواح و اجساد حاضر و منقاد ہو کر گردنیں جھکائیں گے جس وقت وہ یہ اعلان کریں گے۔ تو اس لئے میں نے کہا کہ قدمه على رقبتى-----

سیدنا حسن بصری قدس سرہ

امام الاولیاء سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ملاحظہ ہو-----

عن ابى على الحسن البصرى بن ايسار الى ظهور الشيخ محى الدين عبد القادر ما تقيد شيخ فى مجلس و لا جلس على سجادة و الاؤ بشر لظهور الشيخ محى الدين عبد القادر الجيلانى و اخبر بانه قطب زمانه-٠----(تفریح الخاطر، صفحہ ۳۳،۳۲)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اوقات شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور کی خبر دیتے اور فرماتے کہ وہ اپنے زمانہ کے قطب ہوں گے-----

تبصرۂ اویسی غفرلہ

سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعارف کی ضرورت نہیں اس لئے کہ آپ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے براہ راست خلیفہ اور سلاسل طیبہ کے سرتاج ہیں اور آپ کا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمانا کہ ان کے قدم کو اپنی گردنوں پر تمام اولیاء رکھیں گے اور ان کی بزرگی و شرافت کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے دلیل کے لئے اتنا کافی ہے چونکہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیر پیراں میر میراں بننا تھا اسی لئے حضور حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے آپ کے زمانہ تک ہر شیخ کامل نے ان کے متعلق خوش خبری سنائی اور اولیاء کرام کی ولادت سے پہلے اکثر و بیشتر ہر سلسلہ کے مشائخ کے متعلق سوانح عمریوں میں لکھا ہوا دیکھا جاتا ہے اسی لئے یہ مژدۂ جاں بہار از سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعید از عقل و نقل نہیں ہے-----بلکہ خود سرور عالم ﷺ بہت سے اولیاء کی پیدائش کی خوش خبری ان کے عزیز و اقارب کو سنایا کرتے تھے-----

امام ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام المحدثین امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جاء باسانيد متعددة عن كثيرين انهم اخبروا قبل مولده بنحو مائة سنة انه سيولد بارض العجم مولود مظهر عظيم يقول بذلك فتندرج الاولياء فى وقته تحت قدمه-----(فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ ۲۷۰)

متعدد سندات کے ساتھ بہت سے بزرگوں سے منقول ہے کہ انہوں نے سو سال پہلے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کی خبر دی کہ آپ کا عجم میں ایک عظیم ظہور ہوگا وہ قدمی هذه على رقبة كل ولى لله کا دعویٰ کریں گے تو اسی وقت میں تمام

اولیاء سر جھکادیں گے-----

لطیفہ

فتاوٰی حدیثیہ کا حوالہ قادری حوالہ نہیں بلکہ بین الاقوامی حوالہ ہے-----

اربلی علیہ الرحمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر اربلی رحمہ اللہ نے فرمایا:

اما الذین تقدموا قد بشروا بقدومه المیمون کالعالم البصری هو الحسن الذی عمر طریق السالکین لسائر عصره السامی الی عصر الشریف القطب محی الدین عبد القادر مامن رئیس کان صدر زمانه الا و بشرهم بعبد القادر هو صاحب القدم الذی خضعت رقاب الاولیاء بغیر تشاجر اذ قال مامورا علی کرسیه قدمی علی رقبة جمیع الاکابر فحنت جمیع الاولیاء رؤسهم بادیهم و حاضرهم-----(تفریح الخاطر، صفحہ ۳۲)

بہر حال آپ سے پہلے کے تمام اولیاء نے آپ کے آنے کی خبر دی جیسے علامہ امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے سلوک اصطلاحی کی بنیاد رکھی یہاں تک کہ زمانہ تک ہر ولی کامل نے خوش خبری دی کہ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ بزرگ ہے جس کے قدم کے آگے بغیر اختلاف کے تمام اولیاء کی گردنیں جھک جائیں گی جب کہ وہ کرسی پر بیٹھ کر اللہ کے حکم سے اعلان کریں گے تو تمام موجود اور غیر موجود دور و نزدیک والے سر جھکا دیں گے-----

سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی قمیص دی اور فرمایا کہ یمن میں اویس قرنی کو یہ قمیص اور میرا اسلام دے کر میری امت کے لئے دعائے مغفرت طلب کرنا۔ چنانچہ یہ حضرات وہاں گئے اور حسب الارشاد امتثال امر کیا۔

حضرت اویس قرنی نے سجدہ کیا اور دعا کی اور سر اٹھا کر فرمایا میں نے ساری امت کے لئے دعا کی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا کہ ہم نے تیری سفارش سے نصف امت کی بخشش فرمادی اور نصف باقی کی مغفرت اپنے محبوب غوث اعظم کی سفارش سے کریں گے۔ میں نے عرض کیا تیرا وہ محبوب غوث اعظم کون ہے اور کہاں ہے کہ میں اس کی زیارت کروں؟ ارشاد ہوا: مستريح في مقعد صدق عند مليك مقتدر-----

قدرت والے بادشاہ کے پاس مقام صدق میں آرام کر رہا ہے-----

وہ میرا محبوب ہے اور میرے حبیب کا محبوب ہے اس کے قدم صحابہ کرام اور ائمہ عظام کے سوا تمام اقطاب و اولیاء اولین و آخرین کی گردنوں پر ہیں جو اس کو قبول کرے گا وہ میرے دوستوں میں شمار ہو گا-----اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے بھی اس کو قبول کیا اپنا سر جھکایا اس کی ولایت کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا-----(تفریح الخاطر، صفحہ ۲۸،۲۷)

فائدہ

یہ ایسے ہے جیسے بڑا چھوٹے سے پیار کرتا ہے ورنہ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تابعین سے ہیں جن کی افضلیت مسلم ہے-----

ازالہ اوہام

حضرت ارلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے حوالہ جات سے نا سمجھی سے تحقیقی جائزہ کے مصنف خود بھی کتاب تفریح الخاطر سے بدظن ہے اور دوسروں کو بدظن بنانا چاہتا ہے دراصل صاحب تفریح الخاطر صرف ناقل ہیں نقل صحیح ہو تو پھر اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا اس نقل میں چند اوہام ذہن میں آتے ہیں ان کا ازالہ ضروری ہے-----

(۱)...... سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل منصوص ہیں اور سلسلہ اویسیہ میں آپ کو باطن کا غوث اعظم تسلیم کیا جاتا ہے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم

ان کی ذات کے لئے توہین ہے دوسرے افضلیت کا قول بھی غلط ہو جاتا ہے کیونکہ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں اور ان کے فضائل احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں اسی لئے یہ نقل ہی غلط ہے لہذا کتاب غلط ہے-----

(جواب)...... سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یہی عقیدہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ کا ہے۔ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہ نے بھی تابعی کے بعد افضلیت کی تصریح فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں ؎

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

اس پر اعتراض واقع ہوتا تھا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعیوں کے بعد والوں سے افضل ہیں تو پھر بہت سے تابعی ان سے افضل ہو گئے مثلاً یزید وغیرہ ودیگر اس قسم کے عام اہل ایمان اسی لئے اس کے بعد اس کا ازالہ فرمایا ؎

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

اس کی مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی شرح حدائق بخشش مناقب غوث الوریٰ میں ہے---

(۲)...... جب سیدنا قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضلیت ثابت نہ ہوئی تو قدم بھی ثابت نہ ہوا حالانکہ تم خود مان چکے ہو-----

(جواب)...... ادنیٰ کے قدم اعلیٰ پر ہونا اور بات ہے افضلیت اور بات ہے دیکھئے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سرور عالم ﷺ کے کاندھوں پر سوار رہے تو کیا یہ قدم کاندھوں پر افضلیت ثابت کر رہے ہیں-----

فتح مکہ کے موقع پر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم رسول اللہ ﷺ کے کاندھوں پر کیا افضلیت ثابت کرتے ہیں تو جیسے وہاں پیاروں کے قدم کاندھوں پر آ رہے ہیں تو سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہیں اس میں کیا حرج ہے-----

انتباہ

یہ کشفی روایات ہیں ان کا وہ درجہ نہیں جو ظاہری روایات کا ہے لیکن فضائل کی دنیا اور ہے احکام و مسائل کی دنیا اور ہے-----

لطیفہ

ان کشفی روایات میں بھی صحابہ وغیرہم کو مستثنیٰ فرمایا ہے جیسے ہم کہتے ہیں-----

عقلی دلیل

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کہ حضور سرور عالم ﷺ کے مظہر کامل ہیں تو جو امور حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ہوئے وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہوں گے جب یہ مسلم ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے سابق انبیاء علیہم السلام آپ کی افضلیت اور آپ کے کمالات کا اعلان فرماتے رہے اور بعض سعادت مند عوام تو آپ کے نسبت بھی جوڑ گئے چند واقعات فقیر نے آدم تا ایں دم کتاب میں لکھے ہیں اور محبوب مدینہ میں بھی لکھے ہیں مثلاً جس طرح تبع اول نے صدیوں پہلے حضور ﷺ کی تصدیق کی اور منقاد ہو کر ایمان لائے وہی جلوہ یہاں بھی نظر آرہا ہے کہ اکابر اولیاء متقدمین سالوں پہلے منقاد ہو کر تسلیم کر رہے ہیں سبحان اللہ یہ ہے شان مظہریت تامہ۔ سچ ہے ؎

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

قدم بر آخرین

آنے والے اولیاء کاملین نے عالم ارواح میں سر جھکائے جس کی تصریحات فقیر نے عرض کر دی ہے اور یہ نقلاً و عقلاً دونوں طرح جائز ہے مثلاً جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا تھا تو عالم ارواح میں جن خوش بختوں کو حج کی سعادت نصیب ہونی تھی اس نے عالم ارواح میں لبیک پکارا بلکہ جسے جتنی بار حج نصیب ہونا تھا اس نے اتنی بار یہ لفظ کہا تو یہاں

یہی کیفیت ہے کہ جونہی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا تو اولین و آخرین اور موجودین و غیر موجودین نے اسی طرح گردن جھکائی اور زبان سے بھی اعتراف فرمایا----جب یہ عام حجاج کی ارواح کے لئے روا ہے تو اولیائے کاملین کے لئے کیوں ناروا یا اشکال ہے' چند بزرگوں کے نمونے ملاحظہ ہوں----

سیدنا بہاؤ الحق ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولانا برخوردار ملتانی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ شیخ الاسلام غوث العالم شیخ بہاؤ الحق والدین زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے گردن جھکائی تھی تو فرمایا ہاں میری روح نے بھی گردن جھکائی تھی۔ اگر میں بجسد عنصری موجود ہوتا تو آپ کا قدم آنکھوں پر لیتا زہے سعادت لبدی----لہذا آنحضرت قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمودہ بایں بیت ترنم نمودہ ؎

لفلت شموس الاولین و شمسنا
ابدا علی افق العلی لا تغرب

(غوث اعظم' صفحہ ۲۵۴' بحوالہ تصحیح المسائل و فوائد اسلامیہ)

سیدنا غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علامہ جمالی اپنے سیاحت نامہ سیر العارفین میں جسے بعہد محمد ہمایوں بادشاہ غازی کے لکھا تھا بیان کرتے ہیں کہ جیل (حصہ جیل میں) ایک قصبہ کا نام ہے۔ حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی لکھتے ہیں کہ انہوں نے اسی قصبہ جیل میں حضرت غوث صمدانی سے ۵۷ یوم صحبت میں رہ کر انواع اقسام کے فیض اور جمعیت باطنی حاصل کی پھر مؤلف سیر العارفین لکھتے ہیں کہ اب تک اسی قصبہ جیل میں وہ حجرہ موجود ہے جس میں حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہا کرتے تھے میں نے بھی اس بقعہ مبارک میں شرف یاب ہو کر دوگانہ ادا کیا----(کتاب غوث اعظم' مصنفہ مولانا برخوردار ملتانی محشی

نبراس، صفحہ ۲۲۸)

سلسلہ چشتیہ پر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض

حضور غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ؎

چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا

چونکہ جناب کریم ﷺ کا قدم پاک آپ کے سر کے سر مبارک کا تاج ہے لہذا آپ کے قدم اطہر تمام جہان کے سر کا تاج ہے جہان کے سارے قطب آپ کے در اقدس کے سامنے اس طرح پڑے ہوئے ہیں جیسے گدا بادشاہ کے سامنے-----

منقول ہے کہ سلطان الہند حضور خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خراسان کی پہاڑیوں میں مشغول تھے جب حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحکم الٰہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا میرا یہ قدم جملہ اکابر اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے تو آپ کے جلال کے سامنے تمام اولیاء اللہ حاضر و غائب نے اپنے سر جھکا دیئے تو حضور اجمیری غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان سنتے ہی وضع رأسه على الارض و قال بلى على رأسي-----

اپنا سر مبارک زمین پر رکھ دیا اور زبان حال سے عرض کی کہ حضور والا گردن پر نہیں میرے سر پر آپ کا قدم مبارک ہے-----.

(ف)..... حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ سلسلہ چشتیہ کے سرتاج بلکہ خطہ ہند میں گویا اس سلسلہ کے بانی ہیں حضور خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف قدس سرہ نے ان کے بچپن کا عذر فرمایا لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ آپ کے شیخ حضرت عثمان ہارونی قدس سرہ نے سر تسلیم خم فرمایا۔ اس کے متعلق مزید تحقیق کتاب محی الدین :ملی

رقاب الکاملین میں ہے-----

(نوٹ)......بصراحت مرزا آفتاب بیگ چشتی سلیمانی حضرت خواجہ غریب نواز حضور غوث اعظم کے رشتے میں خالہ زاد بھائی ہیں-----(شمائم امدادیہ 'صفحہ ۴۳)

استفاضہ وافاضہ قادری وچشتی

تفریح الخاطر صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ واستفاض من حضرته انواع الفیض و جمعیة الباطن و الکمال-----

یعنی حضور اجمیری غریب نواز نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیوضات و جمعیت باطن و کمال سے مستفیض ہوئے-----

غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گردن جھکائی

حضرت شاہباز ہند پرواز خواجہ بندہ نواز گیسو دراز شیخ صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے قطب عالم شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب شیخ العالمین سید محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله کہا اولیائے زمین نے وضع رقاب کیا ہے خواجہ بزرگ حضرت معین الحق والدین (سیدنا غریب نواز) ان دنوں جوان تھے اور خراسان میں ایک پہاڑ (کوہ جودی) پر مجاہدہ میں مشغول تھے۔ یہ صدائے حق نیوش آپ کے گوش زد ہونے پر آپ نے سر تسلیم خم فرمایا ایسا کہ پیشانی مبارک زمین پر جا لگی اس پر سید غوث العالمین قطب الافراد شیخ الاسلام والمسلمین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں بغداد میں فرمایا کہ حضرت شیخ حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند نے وضع رقاب میں سب سے آگے ہو گیا۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول برحق کو راضی کیا قریب ہے کہ ولایت ہند ان کو دی جائے اور وہ اسی تواضع کی بدولت آج کے بعد محبوب خدا جل جلالہ و حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے-----

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض

صاحب خزینۃ الاصفیاء نے تحریر کیا ہے کہ خوجگان معین الدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بمقام میاں مضافات بغداد میں آپ سے ملاقات فرمائی۔ پانچ ماہ سات دن آپ کے مہمان رہے اور آپ کے ہمراہ رکاب جیلان گئے۔ بلکہ شیخ محمد اکرم چشتی صابری لکھتے ہیں کہ اس فقیر کو متعدد ثقہ روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب ارشاد نبوی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرصہ فیض حاصل کرتے رہے اور آپ نے شغل سہ گوشی اور حرز سیفی بھی آنجناب سے حاصل کیا----ان ہر دو حضرات کی ملاقات اور خواجہ غریب نواز اجمیری کے غوث اعظم سے استفاضہ کے ثبوت پر کتاب فوز المطالب مصنفہ مولانا برہان الدین بھی قابل دید ہے----(اقتباس الانوار)

سلسلہ نقشبندیہ پر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض کی بارش

ویسے تو ہر سلسلہ میں وہابیت برنگ دیوبندیت گھس آئی ہے لیکن ہمارے دور میں سلسلہ نقشبندیہ خصوصیت سے گھیرے میں ہے اسی لئے اسی سلسلہ سے ہر موڑ پر کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑا جاتا ہے ذیل میں فقیر دلائل سے چند باتیں معرض تحریر میں لاتا ہے جس سے واضح ہو گا کہ سلسلہ نقشبندیہ کا نام خود بتاتا ہے کہ یہ سلسلہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرہون منت ہے اور سیدنا امام ربانی حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بعض منازل میں خود کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض یافتہ ظاہر فرماتے ہیں-----

سر حلقہ نقشبندیہ سیدنا بہاؤ الدین نقشبندی قدس سرہ

حضور سیدنا بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہے کہ:

سألوا عنه ما تقول في قول الغوث قدمي هذه على رقبة كل ولي لله فقال بهاؤ الدين على عيني او على بصيرتي------(تفریح الخاطر صفحہ ۰۰)

آپ سے عرض کی گئی کہ آپ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول قدمی ھذہ علی الخ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ان کا قدم میری آنکھوں پر میرے دل پر-----

فائدہ

سیدنا حضرت بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ڈیڑھ سو سال بعد پیدا ہوئے اور پھر لطف یہ کہ ہمارے سلسلہ نقشبندیہ کے پیر پیراں ہیں بلکہ سلسلہ نقشبندیہ انہیں سے منسوب ہے جیسے قادریہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے----

مزید براں

بلکہ سیدنا بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے بھی بڑھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ہمارے شیخ کے شیخ خواجہ محمد ابو یعقوب ہمدانی (م ۵۳۵ھ) جو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی شیخ صحبت رہے ہیں اس قول پر وضع رقاب فرمایا ہے اور آج بہاؤالدین بھی گردن خم کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قدماہ علی عینی و علی بصر بصیرتی-----

ان کے دونوں قدم نہ صرف میری آنکھوں پر بلکہ دل اور بصیرت کی چشموں پر-----

نقشبندیوں کے پیر پیراں بجناب محی الدین میر میراں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دور حاضر میں بعض نقشبندی حضرات نامعلوم کس تصور میں ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف اپنے زمانہ کے اولیاء کرام سے افضل مانتے ہیں حالانکہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے سر خیل سیدنا بہاؤالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں فرماتے ہیں، فتح مبین میں ہے۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبد القادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبد القادر است

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم

نور قلب از نور اعظم شاہ عبد القادر است

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دونوں جہان کے بادشاہ شاہ عبد القادر ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد (اولیاء) کے سردار بادشاہ عبد القادر ہیں-----

سورج' چاند' عرش' کرسی' لوح اور قلم نور قلب شاہ عبد القادر کے نور اعظم سے ہیں-----

انتباہ

بعض نقشبندی حضرات حقیقت سے بے خبری کی وجہ سے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارادت و عقیدت میں تنگی کرتے محسوس ہوتے ہیں یہ ان کی روحانی نحوست ہے انہیں چاہئے کہ وہ سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ جملہ سلسلہ کے مرشد سیدنا بہاؤ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت و ارادت سے سبق حاصل کریں ورنہ طریقت کے قاعدہ پر راندہ درگاہ حق ہو جائیں گے-----

محبوب بحث

تحقیقی جائزہ کے مصنف نے اس پر بڑا زور دیا ہے کہ غوث جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال کے بعد غوث نہ رہے اور نہ ہی ان کا کوئی غوثیت میں دخل ہے یہ وہابیوں والا عقیدہ مصنف کو سلامت ورنہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آپ کی غوثیت تا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاری ہے-----چند دلائل ملاحظہ ہوں :

(۱) شیخ اربلی قدس سرہ العزیز رقم طراز ہیں :

جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا ولی بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو حکم دیتا ہے ان یحذوہ الی حضور المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اسے محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پیش

کرو۔ جب آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں اسے پیش کیا جاتا ہے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں خذوہ الی ولدی السید عبد القادر یری لیاقته و استحقاقه بمنصب الولایة اسے میرے فرزند سید عبدالقادر کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اس کی قابلیت دیکھیں اور اس کا جائزہ لیں کہ یہ منصب ولایت کا مستحق ہے یا نہیں-----

حسب ارشاد عالی اسے دربار غوثیہ میں پیش کیا جاتا ہے' آپ اسے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں رقم کر کے مہر لگا دیتے ہیں پھر اسے، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا جاتا ہے فتطلع له خلعة الولایة فتعطی بید الغوث فیوصلها الیه پھر اس شخص کو سیدنا غوث اعظم کے دست مبارک سے خلعت ولایت عطا کی جاتی ہے تو وہ عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے-----

فهذه العهدة متعلقة بحضرة الغوث الی یوم القیامة-----منصب ولایت پر تقرری کا یہ عہدہ تا قیامت حضرت غوث اعظم کے پاس رہے گا اور اس مقام میں کوئی ولی آپ کے مماثل اور شریک نہیں ہے۔ ففی کل عصر و زمان تستفیض من حضرته الاقطاب و الغوث و جمیع الاولیاء----- سو ہر زمانہ کے قطب' غوث اور تمام ولی آپ کی ذات سے مستفیض ہوتے رہیں گے-----(تفریح الخاطر' صفحہ ۳۹' ۳۸)

(۲) ..... امام احمد رضا خاں محدث بریلوی

کیا خوب فرمایا ہے امام احمد رضا نے ؂

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلم رو میں حرم تا حل ہے یا غوث

یہ چشتی' سہروردی' نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث

(۳) سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قطبیت کبریٰ کا منصب جلیلہ قیامت تک کے لئے حاصل ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز نے اپنے آخری مکتوب میں اسے مفصل بیان کیا ہے، جس کا خلاصہ بیہقی وقت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ تفسیر مظہری، جلد ۲، صفحہ ۱۲۰ میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

کمالات ولایت کے قطب ارشاد حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں----- ما بلغ احد من الامم السابقة درجة الاولياء الا بتوسط روحه رضی الله تعالى عنه ثم كان بتلك المنصب الائمة الكرام ابنائه الى الحسن العسكرى و عبد القادر الجيلى و من ثم قال "و وقتى قبل قلبى قد صفالى" و هو على ذلك المنصب الى يوم القيامة و من ثم قال (شعر)

افلت شموس الاولين و شمسنا
ابدا على افق العلى لا تغرب

پہلی امتوں میں جسے بھی ولایت ملی حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کے توسط سے نصیب ہوئی پھر یہ منصب آپ کے صاحبزادگان سے امام حسن عسکری تک ائمہ اہل بیت اطہار کو ملا اور پھر (امام حسن عسکری کے بعد) یہ منصب شیخ عبد القادر جیلانی کو تفویض ہوا اس لئے آپ فرماتے ہیں میری روحانی حالت میرے قلب و قالب (جسم) کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ و مصفی تھی۔ اب قیامت تک یہ منصب شیخ عبد القادر جیلانی کے پاس رہے گا اس کا اظہار آپ نے اپنے (درج بالا) شعر میں فرمایا-----

لطیفہ

بعض متعصبین مغالطہ کی کوشش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شمسنا سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں ہم کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شان واقعی یہ ہے بلکہ اس بھی بلند وبالا

ہے مگر یہاں یہ معنی ہرگز مراد نہیں ہے سائل نے اگر دیکھا ہوتا کہ اس کا سیاق و سباق کیا ہے تو ہرگز من گھڑت باتیں نہ کرتا دراصل قاعدہ یہ ہے کہ جسے کسی اعلیٰ شخصیت کے کمالات ناگوار ہوتے ہیں تو وہ اسی طرح کی بہکی باتیں کرتا ہے جیسے تحقیقی جائزہ کے مصنف کا حال ہے' سابق دور میں خوارج کو سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت کی وجہ سے ان کے کمالات کی روایات کی اسی طرح تاویل کرتے تھے مثلاً حدیث انا مدینة العلم و علی بابها میں وہ کہتے کہ اس روایت میں حضرت علی مراد نہیں بلکہ علی بمعنی معلٰی ہے یعنی اس کا دروازہ بلند ہے-----

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں :

تا آں کہ نوبت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ رسید و چوں نوبت بایں بزرگوار شد' منصب مذکور باو مفوض گشت و مابین ائمہ مذکورین و حضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد' و وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود' چہ ایں مرکز غیر او را میسر نہ شدہ-----(مکتوبات شریف' جلد ۲' صفحہ ۲۴۸)

ولایت اور قرب کا خصوصی اور مرکزی مقام ائمہ اہل بیت سے منتقل ہو کر جب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے ہوا تو یہ مقام آپ سے مختص ہو گیا آپ کے اور ائمہ اہل بیت کے درمیان کوئی شخص بھی اس مرکز پر جلوہ گر نہیں ہوا۔ اب اس راہ (قرب و ولایت) میں اقطاب و نجباء سب کو آپ ہی سے فیض حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوا-----

اب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد بھی جس کسی کو فیض ملتا ہے وہ آپ ہی کی وساطت سے نصیب ہوتا ہے۔ علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ تفسیر روح المعانی میں رقم طراز ہیں :

فنال مرتبة القطبية على سبيل الاصالة فلما عرج بروحه القدسية الى اعلى عليين نال من نال بعده تلك الرتبة على سبيل النيابة عنه فاذا جاء

المهدی ینالها اصالة کما نالها غیره من الائمة رضوان الله تعالی علیهم اجمعین----(روح المعانی، جلد ۲۲، صفحہ ۱۹)

ائمہ اہل بیت کے بعد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطبیت کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے اصل قطب آپ ہی ہیں آپ کے وصال کے بعد بھی ہر قطب آپ کا نائب ہے پھر قیامت کے قریب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ بلا اصالہ قطب ہوں گے-----

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات جلیلہ میں قدمی هذه علی رقبة کل ولی للہ کا اعلان بہت عظیم الشان معرکہ مانا جاتا ہے جب اس اعلان کی شہرت کائنات ارضی کے تمام مشائخ وقت اور عظیم ائمہ آفاق تک پہنچی تو متقدمین نے اس اعلان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ معاصرین کی گردنیں جھک گئیں اور دنیا کے تمام مشائخ خواہ وہ حاضر تھے یا غائب چھوٹے تھے یا بڑے مشرق میں تھے یا مغرب میں غرضیکہ ہر ایک نے تصدیق و تائید کی ارباب حال نے تو اس اعلان پر بڑے لطیف اور نفیس انداز میں تبصرے کئے ہیں-----

مصنف بہجۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ ہمیں مشائخ کی ایک جماعت نے (جن کے آخرین بزرگ شیخ ابو محمد شبکی بطائحی تھے) بتایا کہ ان کی مجلس میں ایک دن مشائخ کبار کا ذکر چلا تو فرمایا کہ عجم میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو خداوند تعالیٰ کے نزدیک بڑے بلند مقام کا مالک ہے وہ بغداد میں رہتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے اس لئے ہر ولی اللہ کا فرض ہے کہ اس اعلان کے بعد اس عظیم الشان حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے کیونکہ وہ اپنے زمانہ کا یگانہ انسان (فرد) ہے-----

صاحب بہجۃ الاسرار نے مزید لکھا ہے کہ مشائخ عظام میں سے ایک بزرگ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں بتایا ہے کہ انہوں نے شیخ ابا احمد عبداللہ بن علی بن موسیٰ ملقب بہ نجفی سے یہ روایت کی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ عنقریب عراق میں ایک ایسا عظیم انسان پیدا ہونے والا ہے جو کرامات کا مظہر عظیم ہوگا اور

اسے ساری مخلوق میں مقبولیت حاصل ہو گی اور وہ اعلان کرے گا قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله دنیا کے تمام اولیاء اللہ اس کے سامنے گردنیں جھکا دیں گے۔ ہر ایک بزرگ آپ کی تائید و تصدیق سے درجہ ولایت کو پہنچے گا اور آپ ہی ہر ایک کی سفارش کریں گے-----(زبدۃ الآثار، تلخیص بہجۃ الاسرار)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ محقق علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف لطیف اخبار الاخیار فی اسرار الابرار میں فرمایا کہ اعتماد من بصاحب قدمی ست مالک رقاب اولیاء است رہ روے نتوان یافت کہ در خدمت او قدم از سر نسازو زیرپائے او سر نیندازد واین خود بسبب سر فرازے ایشاں ست کیحہ قدم بر قدم مصطفیٰ بود بلکہ دم بدم بقدم آورد و سعادت آں سر ست کہ پائمال او گردد ہر چہ جمیع پدراں از وراثت مصطفیٰ و مرتضیٰ اندوختند ہمہ باآں خلف صدق رسید ہنگر کہ ایں چہ غنا بود اگرچہ وارثان بسیار ند ولی آنچہ بوے رسید ہیچکس نرسید وراثت مال بجہت تعصب برابر قسمت کنند ولیکن در وراثت حال یکے را با دیگرے برابری نرسد بلکہ برادری نبود اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب ست واگر ایشاں سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانید و ملت کفر را بمیرانید کہ الشیخ یحیی و یمیت زہے مرتبہ ایجاد دین از حی قیوم ست واحیاء از وے غوث الثقلین آں را گویند کہ جن وانس ہمہ بوے پناہ جویند من ہیچکس نیز پناہ باو جستہ ام و بر درگاہ افتادہ مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریادرس نے-----

یعنی میرا اعتماد ایک صاحب قدم (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر ہے جو رقاب اولیاء کا مالک ہے کوئی سالک ایسا نہیں جو ان کی خدمت میں سر کے بل نہ جائے اور ان کے قدموں پر سر نہ ڈالے اور یہ خود ان کی سرفرازی کی وجہ سے ہے جن کا قدم مصطفیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہو بلکہ دم بدم قدم رکھتے ہوں ان کے قدم کے نیچے پائمال ہونا سر کی سعادت ہے جو کچھ تمام بزرگوں نے حضرت مصطفیٰ علیہ السلام اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وراثت سے

جمع کیا تھا وہ سب ان خلف صدق کو پہنچا۔ دیکھو یہ کیسا غنا تھا اگرچہ وارث بہت ہیں مگر جو کچھ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا کسی اور کو نہیں ملا۔ مال کی وراثت بوجہ تعصب برابر تقسیم کی جاتی ہے لیکن حال کی وراثت میں ایک کو دوسرے کے ساتھ برابری نہیں ہوتی بلکہ اس میں برادری نہیں ہوتی اگر اور قطب ہیں تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب الاقطاب ہیں اگر اور سلاطین ہیں تو وہ سلطان السلاطین محی الدین ہیں جنھوں نے دین اسلام کو زندہ کیا اور ملت کفر کو ختم فرمایا کہ الشیخ یحیی و یمیت زہے مرتبہ کہ ایجاد دین حی و قیوم سے ہے۔ اور ان کا احیاء غوث الثقلین سے اسی لئے کہتے ہیں کہ جن و انس ان کی پناہ ڈھونڈھتے ہیں مجھ بے کس نے بھی ان سے پناہ چاہی ہے اور ان کی درگاہ پر پڑا ہوں ان کی عنایات کے سوا میرا کوئی نہیں ہے اور نہ ہی ان کے لطف کے بغیر کوئی فریاد رس ہے-----

اس کے بعد شیخ محقق علیہ الرحمہ نے مندرجہ ذیل اشعار درج فرما کر بارگاہ غوثیت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے، ملاحظہ ہو ؎

غوث اعظم دلیل راہ یقین بیقین رہبر اکابر دین
شیخ دارین و ہادی ثقلین زبدۂ آل سید کونین
بادشاہ ممالک قربت رہ نورد مسالک قربت
اوست در جملہ اولیاء ممتاز چوں پیمبر در انبیاء ممتاز
اولیاء بندہاش از دل و جاں قدم او بگردن ایشاں
وصف تعریف او ز من نہ نکوست خود کرامات او معرف اوست
من کہ پروردۂ نوال ویم عاجز از مدحت کمال ویم
ہمہ دم غرق بحر احسانم اے فدائے درش دل و جانم
در دو عالم باوست امیدم ہست باوی امید جاویدم
ما عشق تو نہ امروز گرفتار شدیم کہ گرفتاری ما با تو ز روز ازل ست

(اخبار الاخیار فارسی، صفحہ ۳۱۵)

باب ازالہ شبہات

تحقیقی جائزہ محض تعصب اور غصہ اتارنے کے لئے لکھی گئی ہے اسی لئے لازمی امر ہے کہ اس میں دھوکہ و فریب کے اور کیا لکھا جاتا مثلاً قدمی کا قول حالت سکر تھا' اس پر اکابر کی وہ عبارات لائی گئیں جن کے مطالب کچھ ہیں اور مصنف تخریب کاری کے طور پر ان کے مطالب کچھ بیان کرتا ہے پھر ان میں جتنا کمزور پہلو نکل سکے ہیں وہ وہابیوں کی طرح تمام کے تمام غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثابت کر دکھلائے۔ حضور مجدد الف ثانی امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر اسلاف کو غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی ان تمام شبہات کا لکھنا ضخیم دفاتر کی ضرورت ہے۔ چند شبہات بطور نمونہ پھر ان کے جوابات عرض کروں گا اس سے ناظرین خود سمجھ جائیں گے کہ تحقیقی جائزہ کا مطلب تحقیق نہیں تخریب ہے وہ قادریوں سے ناراض ہو کر خود بخود جہنم میں چھلانگ رہا ہے' خدا کرے اس فریبی کو اس گندی عادت سے توبہ نصیب ہو جائے----- آمین

(۱) دھوکہ

مصنف تحقیقی جائزہ لکھتا ہے کہ :

نیز حضرت مجدد نے اپنے مکتوب میں بھی تنصیص و تصریح فرمادی ہے کہ عوارف المعارف شریف حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی قول کا ذکر ہے' آپ فرماتے ہیں۔

صاحب عوارف کہ مرید و مربائے شیخ ابو النجیب سہروردی است کہ ایں کلمہ را از آں کلمات ساختہ کہ مشعر عجب اند کہ از مشائخ در بدایت احوال بواسطہ بقایائے سکر یافتہ اند-----

تبصرۂ اویسی غفرلہ

دھوکہ باز نے عجلت میں حضور شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عجب والوں میں داخل کر دیا دھوکہ یوں دیا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں فرمایا ہے حالانکہ

آپ مصنف کا تعارف کرا رہے ہیں کہ وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خادم کے پروردہ ہیں مصنف (تخریبی) نے تعارفی چال کو اصل عبارت کا حال بنا دیا حالانکہ عوارف شریف میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مبارک نہیں دھوکہ باز خواہ مخواہ ان کو عجب والوں میں داخل کر رہا ہے-----

جمع من الکبار سے بھی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو داخل کرنا بغض وعداوت کے سوا کچھ نہیں اس لئے کہ اگرچہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعی اکابر مشائخ سے ہیں لیکن اکابر مشائخ اور بھی تو مراد ہو سکتے ہیں کیا آپ کا نام لینا ضروری ہے-----اسی لئے تو اپنی عاقبت برباد کرنا ہے اس لئے کہ یہ وہ بعض اکابر ہیں جن سے ایسے شطحیات کا صدور ہوا اور ایسے بے شمار لوگ دور سابق میں گذرے ہیں جو ایسے دعاوی کی وجہ سے مراتب سے گرے-----

خدا سے خوف کرنے والوں سے گزارش

عوارف کی کسی عبارت میں اور مکتوبات امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہیں بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں یہ استدلال اسی طرح ہے جیسے دیوبندی وہابی آیات کے عموم میں از خود حضور سرور عالم ﷺ کو داخل کر دیتے ہیں تخریبی نمبر ۲ کو وراثت ملی تو کس کی۔ تخریبی مولوی کے اس استدلال سے ہمارا یقین محکم ہو گیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور عالم ﷺ کے مظہر کامل ہیں تو جس طرح ان پر وہابی حملہ کرتے ہیں اسی طرح آپ پر شتابی (جلدباز) حملہ کر رہے ہیں-----

(۲)......حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب کی توضیح

مصنف جائزہ کو حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب ذیل سے وہم ہوا ہے کہ آپ سرے سے غوث اعظم کی افضلیت کے منکر ہیں وہ مکتوب شریف یہ ہے:

باید دانست کہ ایں حکم مخصوص باولیائے آں وقت است اولیائے ماتقدم وماتاخر ازیں حکم

خارج اند-----

(مکتوب دوصد و نود و سیوم' جلد اول)

جاننا چاہیے کہ یہ حکم صرف اسی وقت کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے' اولیائے متقدمین و متاخرین اس حکم سے خارج ہیں-----

مزید تائید از شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید مجدد مائۃ احد عشر حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ سے بھی ہوئی-----

آپ باوجودیکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عاشق اور غلام بے دام ہیں وہ بھی شرح فتوح الغیب فارسی کے دیباچہ میں مذکورہ بالا مراد لیتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت بڑے بڑے اولیاء صلحاء صوفیہ نے مذکورہ بالا مراد لی ہے چنانچہ شیخ الاسلام عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کے اس قول کو اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص کر کے اس کا یہی معنی لکھا ہے----- واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب-----

بلکہ بعض اولیاء کرام نے اسے مانا ہی نہیں بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ سکری حالت کے کلمات تھے (۱) چنانچہ عوارف المعارف میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محرموں اور مصاحبوں میں سے تھے لکھتے ہیں کہ یہ حالت سکریہ کے کلمات تھے-----

(جواب)..... اختلاف کا موجب لفظ قدم ہے جمہور کے نزدیک اس کا حقیقی معنی مراد ہے اور آپ کے قدم صرف ان اولیاء کرام پر ہیں جن پر آپ کی بزرگی مسلم ہے-----

صحابہ کرام و اہل بیت عظام اور امام مہدی و عیسیٰ علیہ السلام مستثنیٰ ہیں اور جو اولیاء کرام آپ

(۱)..... سکر سے بھی دھوکہ دیا جاتا ہے حالانکہ شطح کی طرح سکر بھی دو قسم ہے سکر حقیقی جو صحو کی نقیض ہے یہ کم درجہ ہے سکر مجازی بمعنی استغراق-----

کے زمانہ میں تھے -----ان پر جسمانیہ حکم ہے اور متقدم و متاخر پر مثالی اور روحانی جیسا کہ واقعات بتاتے ہیں یا کم از کم ان پر افضلیت ضرور ثابت ہے یا قدم سے مجازاً طریقہ بھی مراد ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے----

فلان علی قدم حمید ای طریقة حمیدة-----

یعنی فلاں شخص قدم حمید پر ہے' یعنی طریقہ حمید پر ہے-----

اب آپ کے اس قول قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله کے معنی واضح ہو گئے کہ آپ کا طریقہ آپ کے فتوحات اپنے وقت کے تمام اولیاء کے طریقوں اور فتوحات سے اعلیٰ و ارفع اور انتہائے کمال کو پہنچا ہوا ہے اور یہ معنی شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحلبلی مصنف قلائد الجواہر نے اپنی کتاب میں لکھے ہیں اور حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیوا یہی کہتے ہیں کہ قدم کے یہاں پر حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ مجازی مراد ہیں اور استدلال ان کا مذکورہ بالا مکتوب شریف ہے-----

فیصلہ از اویسی مع دلائل

حضرت مجدد صاحب کا آخری مکتوب فیصل ہے' پہلے اقوال معتبر نہیں' آخری کا اعتبار ہے لہذا تکلفات کی ضرورت نہیں۔ کسی کو صحیح معنی میں خوف خدا دل میں ہو تو وہ حقیقت فہمی اور اس کے قبول کرنے میں ذرہ بھر میں تامل نہیں کرتا ہم نے بارہا عرض کیا ہے کہ سیدنا مجدد الف ثانی حضور امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت اور فیض رسانی کے منکر نہیں بلکہ فقیر نے تصریحات پیش کی ہیں کہ وہ تاامام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود کو بھی ان کا فیض یافتہ اور نائب مانتے ہیں صرف ان کو اختلاف ہے تو قدم کے متعلق ہے تو یہ کوئی اختلاف نہیں اگر ظاہری قدم متقدمین و متاخرین پر نہ مانے جائیں تو حقیقت پر مبنی ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں اور صحابہ کرام و اہل بیت عظام اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو وہ بھی مستثنیٰ مانتے ہیں اور ہم بھی (اس کی مزید تحقیق آئے گی' ان شاء اللہ)

یہ مسئلہ اعتقادیہ تو نہ تھا اسی لئے آپ نے متقدمین مشائخ کے دونوں قول (سکر وامر منجانب اللہ) نقل کر کے فرمایا کہ بہر صورت حضرت شیخ اس کلام میں حق جانب ہیں-----

قادری غالیوں کی سر کوبی

سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رمز شناس جانتے ہیں کہ آپ کے دور میں ہر طرح کی شرارتوں اور فسادات نے سر اٹھایا ہوا تھا وہی لوگ کہتے تھے کہ غوث اعظم صحابہ وغیرہ ہم سب سے افضل ہیں وہی غالی تھے لیکن مصنف تحقیقی جائزہ یہ لقب ہمارے اکابر کو دے رہا ہے-----

دھوکہ

بہجۃ الاسرار اور دیگر کتب کی عبارات میں فی وقتہ وغیرہ سے دھوکہ دیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف اپنے وقت کے قطب تھے اور بس الحمد للہ ہم نے دلائل سے ثابت کیا کہ آپ سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک کے قطب الاقطاب ہیں اسی لئے آپ اپنے وقت قطبیت سے تمام اولیاء سے افضل ہیں بالقوہ آپ کی قطبیت کا دور عالم ارواح سے شروع اور بالفعل اعلان قدمی ھذہ الخ سے تا دور مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے فلہٰذا فی وقتہ میں سے دھوکہ دینا علمی خیانت ہے۔ خدا کرے اسے کوئی صاحب علم غیر متعصب سمجھائے یا وہ خود سمجھے وہ ممکن ہے نہ سمجھے کیونکہ اس نے سینہ زوری سے خود بہجۃ الاسرار و دیگر معتبر و مستند کتب سے بلاوجہ تحقیقی جائزہ کے صفحہ ۵۵ تا ۵۸ صفحات کالے کئے ہیں----

(جواب)...... فی وقتہ میں فیصلہ ہے وہ یہ کہ فی وقتہ کا مرجع کیا ہے-----اس میں دو احتمال ہو سکتے ہیں۔ اس ضمیر کا مرجع یا قول مبارک ہے یا صاحب قول شریف ہیں پہلی شق پر معنی یہ ہے کہ اسی وقت بلاتردد یہ فرمان سنتے ہی سب نے گردنیں جھکا دیں ذرہ دیر نہ کی اور اس معنی کے لئے مقام مدح قرینہ تو یہ واضح ہے دوسری شق پر مطلب یہ ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں تمام اولیاء کی گردن پر قدم ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وقت

کتنا ہے اور اس کی حد کیا ہے، ختم کب ہوتا ہے ؟ اس کی تفصیل کچھ گذر چکی ہے کچھ آ رہی ہے وہ یہ کہ آپ کو یہ عہدہ تا زمانہ امام مہدی سپرد ہوا ہے----(تفریح الخاطر، صفحہ ۳۹)

جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کو ولایت کا منصب عطا کرنا چاہتا ہے تو اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر کیا جاتا ہے پھر حضور کے حکم سے غوث اعظم کے پاس لایا جاتا ہے اگر اس منصب کے لائق ہو تو غوث پاک اس کا نام دفتر محمدی میں لکھ لیتے ہیں اور اوپر اپنی مہر لگا دیتے ہیں پھر اس کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے سرکار دو عالم ﷺ اس کی توثیق فرماتے ہیں اب خلعت ولایت ظاہر ہوتی ہے جو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ دی جاتی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خلعت ولایت اس خوش نصیب کو عطا فرماتے ہیں تو اس وقت وہ مقبول و مسلم ولی بنتا ہے آگے فرمایا-----

فهذه العهدة متعلقة بحضرة الغوث الى يوم القيمة و ليس لاحد مماثلة و مشاركة مع الغوث فى هذا المقام-----

یہ عہدہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی ہے قیامت تک آپ کے ساتھ اس مقام میں کوئی بھی شریک و مماثل نہیں ہے-----

سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی

مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۲۳ میں بیان فرماتے ہیں کہ :۔

(ترجمہ عبارت)......اس راہ میں برکات و فیوض کا حصول اقطاب و نجباء کو جو بھی ہوں آپ ہی کے توسل سے ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکزی حیثیت آپ کے بغیر کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوئی اسی وجہ سے آپ نے اس شعر میں فرمایا کہ اگلوں کے سورج غروب ہو گئے مگر ہمارا آفتاب بلندی افق پر ہمیشہ چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہو گا------

یعنی مجھ سے پہلے حضرات کے لئے دائرۂ ولایت کا مرکز ہونے کا شرف وقت معین تک

لئے تھے مگر میرے لئے یہ مقام لدی ہے۔ نیز شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ اپنے ہم عصر اور بعد میں آنے والے تمام اولیاء کرام کے لئے حصول ولایت اور وصول فیض کا وسیلہ کبریٰ اور واسطہ عظمٰی ہیں۔۔۔۔۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی ملقب بہ بیہقی وقت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بعینہ کامل تقریر قاضی صاحب مرحوم نے السیف المسلول میں بیان کی ہے۔ یہ کتاب غیر مقلدین نے ملتان سے شائع کی ہے حاشیہ پر اس کا اسی طرح رد لکھا ہے جیسے ہمارے تخریب کار نے لکھا۔ (اس کی مکمل تفصیل فقیر نے شرح حدائق بخشش جلد اول میں لکھ دی ہے)

چشتی حوالہ

جناب محمد اکرم چشتی صابری لکھتے ہیں کہ جس کسی کو ظاہری یا باطنی فیض حاصل ہوا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وساطت سے ہی ہوا خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو کوئی ولی آپ کی مہر کے بغیر منظور و معتبر نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

جسے چاہیں کسی منصب ولایت پر مقرر فرما دیں جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرما دیں۔۔۔۔۔ (مہر منیر، صفحہ ۴۱، ۴۲، ۴۳)

دھوکہ

لطائف اشرفی میں ہے کہ حضرت خواجہ اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی بانی سلسلہ اشرفیہ نے فرمایا کہ ایک غوث کی دعا سے دوسرے شخص کو منصب غوثی مل سکتا ہے چنانچہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کو اس غوث کی دعا سے یہ نعمت ملی جس کی زیارت کے لئے عبد اللہ بن سقا اور آپ گئے تھے۔۔۔۔۔

ملاحظہ فرمایئے لطائف اشرفی کی عبارت۔۔۔۔۔

حضرۃ قدوۃ الکبریٰ مے فرمودند غوث در نظر مردم گاہ پنہاں مے گردد گاہ ظاہر و رواست کہ بدعاء غوث دیگر را نصیب ایں منصب مے شود چنانکہ غوث الثقلین حضرۃ شیخ محی الدین

عبد القادر جیلانی از دعاء غوث بشرف ایں منصب مشرف شد----- (لطائف اشرفی' صفحہ ۱۰۱)

(جواب)...... یہ چال دیوبندیوں وہابیوں اور دیگر بد مذاہب سے سیکھی ہے کہ عبارت نہ لکھنا خود مفہوم بنا کر لکھ دینا۔ وہ واقعہ فقیر مکمل طور پر آگے لکھتا ہے-----اس میں دعاء کی بات نہیں ہے البتہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوش خبری سنائی ہے کہ آپ قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله کا اعلان فرمائیں گے اور تمام اولیاء آپؓ کے سامنے گردنیں جھکا دیں گے-----مژدۂ بہار کو دھوکہ باز نے اعطائے غوثیت بنا دیا تاکہ لوگ سمجھیں کہ حضور غوث پاک جیلانی تو ایک معمولی آدمی تھے انہیں ایک ولی اللہ نے غوث بنایا-----

لطیفہ

نقشبندیوں کو خوش کرنے کے لئے اس شیخ کے لئے لکھا کہ جس نے غوث اعظم جیلانی کو غوث بنایا وہ نقشبندی بزرگ تھا۔ واقعی وہ بہت بڑے بزرگ تھے لیکن سلسلہ نقشبندیہ کا نام تو پڑا ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے ایک صدی بعد' بہر حال دعا بزرگوں کی حق ہے لیکن یہاں تو واقعہ کی نوعیت کچھ اور ہے-----وہ واقعہ یہ ہے:

واقعہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ طالب علمی کے دور کا

عبد اللہ بن علی عصرون تمیمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں تحصیل علم کے لئے بغداد آیا اور مدرسہ نظامیہ میں داخلہ لیا۔ ابن سقا میرے ہم جماعت اور ہم سبق تھے ہم دونوں عبادت کرتے اور اہل اللہ کی زیارت کے لئے نکل جاتے بغداد میں ایک شخص کے متعلق یہ شہرت تھی کہ وہ غوث وقت ہے اور جب چاہتا ہے ظاہر ہو تا ہے اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے چنانچہ ہم اس شخص کو ملنے گئے راستہ میں ابن سقا نے کہا کہ آج میں اس سے ایک ایسا علمی مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکے گا۔ میں نے کہا کہ میں ایک مسئلہ

پوچھوں گا دیکھئے اس کا کیا جواب دیتا ہے ؟ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً کہنے لگے معاذ اللہ ' میں تو ان سے کوئی مسئلہ پوچھوں گا ہی نہیں بلکہ مجلس میں بیٹھ کر فیض زیارت اور فیض صحبت ہی حاصل کروں گا۔ جب ہم تینوں ان کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ وہاں موجود نہیں تھے تھوڑی دیر کے بعد انہیں وہاں بیٹھے پایا تو انہوں نے ابن سقا کو قہر آلود نظروں سے دیکھا اور غصہ سے فرمایا ابن سقا ' خدا تیرا بھلا نہ کرے تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں کان کھول کر سنو وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ کفر کی آگ تیرے سینہ میں شعلہ زن ہے -----

اس کے بعد انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا عبد اللہ ' تو مجھ سے اس لئے دریافت کرتا ہے کہ میں کیا جواب دوں یہ مسئلہ یوں ہے اور اس کا جواب یہ ہے مگر تمہاری سوء ادبی سے دنیا تیرے دونوں کانوں تک آجائے گی بعد ازاں سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر نہایت احترام کیا اور فرمایا عبد القادر تم نے حد ادب کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کر لیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ ایک وقت آئے گا جب تم بغداد کے منبر پر بیٹھے وعظ کر رہے ہوں گے اور اعلان کر دو گے ----- قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت کے تمام اولیاء اللہ تمہاری عظمت کا اعتراف کریں گے اور اپنی گردنوں کو جھکا دیں گے یہ بات کہتے ہی وہ یک دم غائب ہو گئے اس کے بعد وہ نظر نہیں آئے -----

اس واقعہ کے بعد سیدنا عبد القادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرب الٰہی کے آثار ظاہر ہونے لگے اور عوام جوق در جوق آپ کے پاس آنے لگے اور میں نے آپ کا اعلان اپنی زندگی میں سنا۔ جب کے سارے ولیوں نے گردنیں جھکا دی تھیں۔ ابن سقا علوم شرعیہ میں ایسا مستغرق ہوا کہ وقت کے اکثر فقیہ اور علماء اس کی قابلیت کا لوہا ماننے لگے وہ علم مناظرہ میں اس قدر حاوی تھا کہ اپنے مد مقابل کو ساکت کر دیتا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ فصاحت اور وقار میں مشہور زمانہ ہو گیا عباسی خلیفہ نے اسے اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا اور شہنشاہ روم کی طرف اسے

سفیر بنا کر روم بھجوایا جہاں اس نے شاہی دربار میں نصاریٰ علماء کو ایک مناظرے میں ساکت کر دیا۔ بادشاہ کے دل میں اس کی قدر اور بڑھ گئی' ایک دن وہ بادشاہ روم کی جواں سال حسین لڑکی کو دیکھ کر دل دے بیٹھا اور بادشاہ کو نکاح کی درخواست کی' بادشاہ نے اسے کہا اگر تم عیسائیت قبول کر لو تو مجھے کوئی عذر نہیں وہ اسلام سے دست بردار ہو کر عیسائی بن گیا' اب اسے غوث پاک کا کلام یاد آیا یہ سارا قصہ ان کی بد دعا کا نتیجہ ہے----- راوی کہتا ہے کہ میں دمشق میں آیا سلطان نور الدین نے مجھے محکمہ اوقاف کا سربراہ مقرر کر دیا اور دنیا میری طرف متوجہ ہوئی-----(نزھۃ الخاطر' صفحہ ۸۱' ۸۲)

دھوکہ

نہ صرف تحقیقی جائزہ کا مصنف بلکہ دور حاضر میں بعض نقشبندی دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے اسے مرچ مصالحہ لگا کر تحقیقی جائزہ میں اس دھوکہ کو اور آگے بڑھایا گیا ہے وہ یہ کہ حضور مجدد الف ثانی امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متقدم و متاخر اولیاء کے لئے قدمی ھذہ کے قائل نہیں ہیں-----

جواب

امام ربانی قدس سرہ نے آخری ایام میں اس باب میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قول کا ناسخ ہے۔ حضرت شیخ مجدد نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کو بیان کیا ہے اور اپنے آپ کو ان کا نائب لکھا ہے۔ لہذا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ایک سابق قول کو پیش کرنا اور زیر بحث لانا غیر مناسب ہے لہذا اس مقام پر یہ قول ان ہی کا سمجھا جائے جو ایسا عقیدہ رکھتے ہیں' اب آپ حضرت شیخ مجدد کی وہ نورانی تحریر ملاحظہ کیجئے جس میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت در ہر عصر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے :

وہ راستے جو اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچانے والے ہیں وہ دو ہیں ایک وہ راہ ہے جو قرب نبوت

سے تعلق رکھتی ہے علی اربابہا الصلوۃ والسلام اور اصل الاصل تک پہنچانے والی ہے اس راہ سے واصل ہونے والے اصل میں تو انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات ہیں اور ان کے صحابہ اور باقی امتوں میں سے جس کو بھی اس دولت سے نوازیں اگرچہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں بلکہ بہت ہی تھوڑے اور اس راہ میں توسط و حیلولت نہیں ہے' جو بھی ان واصلین میں سے فیض حاصل کرتا ہے وہ بغیر کسی وسیلے کے اصل سے حاصل کرتا ہے اور کوئی بھی دوسرے کی راہ میں حائل نہیں ہوتا-----

اور ایک راہ وہ ہے جو قرب ولایت سے رکھتی ہے' اقطاب و اوتاد اور بدلاء و نجباء اور عام اولیاء اللہ اسی راہ سے واصل ہیں اور راہ سلوک اسی راہ سے عبارت ہے بلکہ جذبہ متعارفہ بھی اسی میں داخل ہے اور اس راہ میں توسط و حیلولت ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشواؤں' سرداروں اور ان کے بزرگوں کے منبع فیض حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور یہ عظیم الشان منصب ان سے تعلق رکھتا ہے' اس راہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں-----

میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجاو ماویٰ تھے جیسلکہ آپ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جس کو بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان ہی سے تعلق رکھتا ہے اور جب حضرت امیر کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب بالترتیب حضرات حسنین کے سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشر میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے مقرر ہوا اور ان بزرگواروں کے زمانہ میں اور اسی طرح انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت ملی ان بزرگواروں کے ذریعے اور حیلولت سے ملی اگرچہ وہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے ملجاو ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کرنا لازمی ہے یعنی اس کے بغیر چارہ نہیں یہاں تک کہ نوبت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی اور جب اس بزرگوار تک نوبت پہنچی تو منصب آپ کے سپرد ہوا اور ائمہ مذکورین اور حضرت شیخ کے درمیان کوئی بھی اس مرکز پر مشہود نہیں ہوا اور اس راہ میں فیوض و برکات کا وصول جس کو بھی ہو' خواہ وہ اقطاب و نجباء ہوں' آپ کے واسطہ ہی سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے ؂

افلت شموس الاولین و شمسنا

ابدا علی افق العلی لا تغرب

"پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے کناروں پر رہے گا اور وہ کبھی غروب نہ ہو گا" (۱)

شمس سے مراد فیضان ہدایت و ارشاد کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے کا مطلب فیضان مذکور کا عدم ہے اور جب حضرت شیخ کے وجود سے وہ معاملہ جو پہلے لوگوں سے تعلق رکھتا تھا مقرر ہوا اور رشد و ہدایت کے وصول کا واسطہ ہوئے جیسا کہ ان سے پہلے کے بزرگ تھے اور پھر یہ بھی ہے کہ جب تک فیض کے توسط کا معاملہ قائم ہے ان ہی کے وسیلہ سے ہے تو لازماً درست ہوا کہ :

افلت شموس الاولین و شمسنا----الخ

سوال...... یہ حکم مجدد الف ثانی سے ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ مجدد الف ثانی کے معنی کے بیان میں جلد ثانی کے ایک مکتوب میں درج ہوا کہ جو کچھ بھی فیض کی قسم سے اس مدت میں امتوں کو پہنچتا ہے وہ اسی ذریعہ سے ہوتا ہے اگرچہ وہ اقطاب و اوتاد ہوں یا نجباء و بدلاء وقت-----

جواب...... میں کہتا ہوں کہ مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ کے نائب مناب ہیں

---

(۱)...... منظوم ترجمہ از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے

افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

اور حضرت شیخ کی نیابت ہی سے یہ معاملہ اس سے (مجدد الف ثانی سے) وابستہ ہے' جیسا کہ کہا ہے-----

نور القمر مستفاد من نور الشمس

چاند کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے-----

لہذا کوئی استحالہ و اشکال نہ رہا(۱)-----

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اس حقیقت کو ذرا اختصار کے ساتھ رسالہ مکاشفات غیبیہ میں بھی بیان کیا ہے' فرماتے ہیں :

باید دانست کہ واصلان ذات ازیں بزرگواراں کہ بہ افراد ملقب اند نیز اقل قلیل اند و اکابر صحابہ و ائمہ اثنا عشر از اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بایں دولت فائض اند و از اکابر اولیاء اللہ قطب غوث الثقلین قطب ربانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی است قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس بایں دولت ممتاز اند و دریں مقام شان خاص دارند کہ اولیاء دیگر ازاں خصوصیت قلیل النصیب اند ہمیں امتیاز فضلے باعث علو شان ایشاں شدہ است فرمودہ اند قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله اگرچہ دیگراں راہم فضائل و کرامات بسیار است اما قرب ایشاں بآں خصوصیت از ہمہ زیادہ تر است در عروج و بآں کیفیت کسے بہ ایشاں نمی رسد' باصحاب و ائمہ اثنا عشر دریں باب مشارک اند ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذوالفضل العظیم(۲)-----

حضرت شیخ سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۳ھ) نے خلاصۃ المعارف و نکات الاسرار میں وہی کچھ تحریر فرمایا ہے جو ان کے مرشد ارشد حضرت امام ربانی قدس سرہ نے بیان فرمایا ہے-----

(۱)...... مکتوبات امام ربانی مترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی (بتغییر قلیل) دفتر سوم' مکتوب نمبر ۱۲۳-----

(۲)...... مکاشفات غیبیہ' طبع کراچی' صفحہ ۴۰

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فاضل اجل بزرگ حضرت شاہ فقیہ اللہ علوی شکارپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۱۹۵ھ) نے افضلیت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے، کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ اختتام بحث پر رقم فرماتے ہیں:

پس ثابت شد حکم کشفا قطعا بر ثبوت قدم مبارک بر فوق رقاب جمیع اولیاء کرام اولین و آخرین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم واز جمیع ماذکر دانستہ باشی (۱)-----

حضرت شیخ مجدد قدس سرہ کے منقولۃ الصدر مکتوب شریف پر اکثر علماء و مشائخ نے توجہ نہیں کی لہذا اولیاء متقدمین و متاخرین پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے بارے میں مشوش رہے۔-----

حکایت

الحاج محمد عارف رضوی ضیائی بیان کرتے ہیں کہ سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی مدظلہم العالی (۲) نے دو تین مرتبہ بیان فرمایا کہ پنجاب کے ایک مشہور نقشبندی بزرگ نے مجھے کہا کہ ہم اولیاء متقدمین و متاخرین پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت نہیں مانتے۔ اس پر میں (حضرت مدنی) نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا یہ مکتوب ان پیر صاحب کو پڑھوایا تو فرمانے لگے کہ پورے ستر سال سے میں اس غلط خیال میں مبتلا رہا مگر اب میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں، حضرت مجدد نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے----- پیر صاحب علیہ الرحمہ کا رجوع فرما لینا ان کی انسانی عظمت کی دلیل ہے (خدا کرے دوسرے اس طرح کے بزرگ یا عوام بھی سمجھ جائیں) آمین----

اس مکتوب شریف کا مطالعہ نہ کرنے کی وجہ سے بعض لوگ اس سوء ظنی میں بھی مبتلا رہے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت (درہمہ عصر) کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا تھا جیسا کہ شاہ حبیب اللہ چشتی کی اس تحریر سے ظاہر

---

(۱) مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی شکارپوری طبع لاہور صفحہ ۲۱۰، مکتوب نمبر ۴۹

(۲) اب کہیں گے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہے جو ابتداء میں درج ہو چکی ہے۔ مقام حیرت ہے کہ یہ مکتوب ان فضلاء کی نظر سے کیوں اوجھل رہا----(مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ از حکیم محمد موسیٰ صاحب)

دھوکہ

سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدت مندوں کو غالی فرمایا ہے جیسے شیعہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی عقیدت میں غلو کرتے ہیں بہت سے قادری بھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حد سے بڑھاتے ہیں-----

جواب

یہی اعتراض وہابیوں دیوبندیوں کو اہل سنت پر ہے جن میں تحقیقی جائزہ کا مصنف مع جملہ حواری شامل ہے-----جس طرح وہ ہم اہل حق کو غالی کہہ رہا ہے اسے غصہ تو تھا اپنے معاصرین قادریوں سے اور رگڑ دیا اپنے اور ہمارے اکابر کو مثلاً شاہ عبدالحق محدث دہلوی امام احمد رضا بریلوی پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی و دیگر اکابرین رحمہم اللہ تعالیٰ-----

جواب

مکتوبات امام ربانی میں جن کو غالی کہا ہے ان کی ہم بھی مذمت کرتے ہیں انہوں نے مکتوبات شریف میں صاف لکھا ہے کہ غالی وہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی قدمی الخ کے قائل ہیں اور ہم بار بار اور ہمارے اکابر بھی باتکرار لکھ رہے ہیں کہ ہم صحابہ کرام بلکہ یہ بہت سے تابعین اور اہل بیت کرام اور امام مہدی و عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام کو قدمی الخ سے مستثنیٰ سمجھتے تھے' افسوس اسی بات کا ہے کہ باوجودیکہ ہم اس کی تصریح کر رہے ہیں لیکن تحقیقی جائزہ کا مصنف غصہ میں آکر زبردستی ہمیں انہی میں شامل کر رہا ہے۔ اس کی تفصیل آتی ہے-----

جن بدبختوں کو حضور مجدد الف ثانی سیدنا امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غالی فرمایا ہے وہ

ہمارے دور میں بھی ہیں ایک حوالہ حاضر ہے-----

(نوٹ) جن غالیوں کے مصنف تحقیقی جائزہ نے حوالے لکھے ہیں ہم ایسے غالیوں سے ہزار بار بیزار ہیں۔ ہمارا اس بارے میں یہ عقیدہ ہے

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

اس کی مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی شرح حدائق میں پڑھئے-----

غالیوں کا عقیدہ

جن کے رد میں حضور امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متقدم و متاخر اولیاء پر قدم غوث کا انکار اور پھر رد فرمایا ہے ان کا عقیدہ تھا کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوائے نبی کریم ﷺ کے تمام انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام و ائمہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل ہیں بلکہ ان سب کو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض ملتا ہے-----

حضرت امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اقدس کو تو کافی وقت گذر گیا ہے ہمارے دور میں ایک کتاب چھپی ہے بنام تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء جو ۵۲۶ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کے مصنف مولوی عطا محمد گجراتی خلیفہ مولوی غلام محمد جلو آنوی ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب غوث اعظم اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اشاروں پر لکھی ہے اور اس نے تمام امت سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ یہ عقیدہ کیوں نہیں رکھتے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوائے نبی اکرم ﷺ کے باقی تمام انبیاء و صحابہ و اہل بیت و جملہ اولیاء سے افضل ہیں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

(نوٹ) سن لے تحقیقی جائزہ کا مصنف اور اس کے حواری----- ہم ایسے غالیوں کو

ہزار بار ملعون کہتے ہیں اب تمہارا فرض ہے کہ تم ہمیں ان غالیوں میں زبردستی شامل نہ کرو ورنہ فضا اور خراب ہو گی-----

دھوکہ

تحقیقی جائزہ کے مصنف زبردستی ہم اہل حق کو غالیوں میں داخل کرنے کے لئے سینہ زوری دکھا رہا ہے کہ صحابہ کرام و اہل بیت عظام بلکہ انبیاء علیہم السلام و صحابہ کرام کی توہین ہے لیکن افسوس ہے کہ مولوی ہو کر اس قاعدہ کو توڑ رہا ہے جو صدیوں پہلے چلا آ رہا ہے اس پر امام ابن العابدین شامی قدس سرہ نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے بنام نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف بتیس رسائل (مصر) میں شائع ہوئے ان میں جلد دوم کا رسالہ نمبر ۹ صفحہ ۱۱۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴۷ پر ختم ہوتا ہے اب اس کی نقل سہیل اکیڈمی لاہور میں شائع ہوئی ہے----- سینہ زوری یہ کی کہ وہابیوں دیوبندیوں کی طرح دھوکہ یوں دیا کہ شرع میں انبیاء و صحابہ و اہل بیت علی نبینا و علیہم السلام پر اولیاء کا لفظ مستعمل ہوا ہے-----

افسوس ہے کہ یا تو اس نے علم پڑھا نہیں یا پھر عمداً جھوٹ بول رہا ہے اطلاق اور شے ہے ترتب احکام شے دیگر-----

چونکہ یہ علمی مسئلہ ہے اس لئے سلاسل طیبہ میں اہل علم موجود ہیں وہ خود سمجھ جائیں گے کہ اس بحث سے تحقیقی جائزہ کا مصنف اہل سنت کو لڑانا چاہتا ہے لیکن الحمد للہ اہل سنت لڑنے والے نہیں مصنف اپنی موت خود مرے گا-----

(سوال) ولی اللہ فنا فی اللہ ہو کر انا الحق و سبحانی ما اعظم شانی کہتا ہے تو فنا فی الرسول ہو کر انا محمد و انا رسول اللہ کیوں نہیں کہتا انا الحق وغیرہ اولیاء سے سرزد ہوا انا رسول اللہ کیوں نہیں صادر ہوا؟-----

(الجواب) قاعدہ یہ ہے کہ فنائیت کے بعد ایسے کلمات مجذوب اور مغلوب الحال کہتا

ہے اور مجذوبوں اور مغلوب الحالوں سے مواخذہ بھی نہیں اور سالک سے ایسے کلمات کا صدور نہیں ہوتا-----

یہ قاعدہ بھی یاد رہے کہ صوفیائے کرام وہ مقدس جماعت ہے کہ کتنا ہی بلند مقامات اور اعلیٰ مراتب پر فائز ہوں ہوش و خرد ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور قاعدہ ہے کہ ان سے مختلف صفات کا صدور اس لئے ہوتا ہے کہ یہ حضرات سادات انبیاء علیہم السلام کے مظاہر ہوتے ہیں اور قاعدہ ہے کہ وہ حضرات صرف مظاہر صفات خدا ہوتے ہیں صرف ہمارے نبی پاک ﷺ مظہر صفات خدا بھی ہیں اور مظہر ذات الٰہ بھی-----

ان قواعد کے بعد اب سمجھئے کہ جو ولی اللہ ولایت عیسوی پر ہوگا وہ تارک الدنیا ہوگا اور جو ولایت سلیمان پر ہوگا وہ صاحب جاہ حشم ہوگا وغیرہ جو ولی اللہ مظہر صفات مصطفیٰ ہوگا وہ ولایت محمدی پر فائز ہوگا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مرتبہ پر فائز تھے اسی لئے کہا ؂

کل ولی له قدم و انی
علی قدم النبی بدر الکمال

اسی لئے جو ولی اللہ جذب میں آکر انا الحق کہتا ہے وہ مقام ناز میں ہے اور جذب و مستی سے کہہ دیتا ہے لیکن انا محمد ادب و نیاز کے مقام کے خلاف ہے اس لئے کوئی ولی اللہ وہ مجذوب و مغلوب الحال کیوں نہ ہو بے ادب نہیں ہو سکتا-----(فافہم)

(نوٹ) مظہر مصطفیٰ ﷺ کا یہ مطلب نہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء عظام اور صحابہ کرام سے بھی بڑھ گئے توبہ توبہ ہاں مظہریت من حیث الولایۃ جو مراتب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شان کے لائق ہیں انہیں کے مطابق آپ مظہر مصطفیٰ ﷺ ہیں اس موضوع کو جانشین حضرت فقیہ اعظم الحاج صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری زید مجدہ نے خوب نبھایا ہے۔"غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ" ان کی تصنیف خوب ہے اس کا مطالعہ بھی کیجئے-----

دھوکہ

اوامر و نواہی کا نزول انبیائے کرام کے ساتھ مختص ہے لہذا اس امر سے مراد الہام ہی ہو سکتا ہے جس کا تسلیم کرنا لازم نہیں ہوتا اور انکار جرم نہیں ہوتا-----

(جواب) امر و نہی وغیرہ کا نزول بوقت وحی نبوت یقیناً انبیائے کرام کا خاصہ ہے غیر نبی پر نہیں ہوتا مگر مطلقاً وحی امر و نہی کے نزول کی اولیاء اللہ سے نفی ناممکن ہے اور نصوص و آیات قرآنیہ کے سراسر خلاف ہے چشم بصیرت اگر خدا دے تو دیکھئے حضرت مریم اور ولادت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ آیات پر نظر کیجئے----- حضرت ام موسیٰ اور ولادت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پڑھئے اذا اوحینا الی امك ان اقذفیه فی التابوت فاقذفیه فی الیم یہ وحی کے لفظ کے ساتھ نزول امر کا امین ثبوت ہے پھر یہ امر واجب العمل تھا قطعی الدلالۃ اور یقینی بلاریب تھا----- حضرت لقمان کو حکم ہوتا ہے ان اشکر لله----- ذوالقرنین کو خطاب یا ذالقرنین..... الآیہ پر نظر کیجئے اور بہ تقدیر ولایت حضرت خضر (۱) کا قول ما فعلته عن امری پر غور کیجئے کہ جب امم سابقہ کے اولیاء پر نزول واجب الامر ثابت ہے تو امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کے اولیاء کے لئے بطریق اولیٰ ثابت ہے کیونکہ ان کے لئے حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے اولیاء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں-----

(جواب نمبر ۲)..... جم غفیر اولیاء و ائمہ و مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امر کو امر ولایت سمجھ کر تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ امر الہامی تھا اور حق تھا ہمارا سوال ہے کہ کیا وہ امر نبوت و ولایت کا فرق نہیں سمجھتے تھے جو آج تحقیقی جائزہ کے مصنف کو سمجھ آ رہا ہے یہ وہی وہابی دیوبندی فرقہ والی چال ہے کہ وہ بھی اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ سے روگردانی کر کے اپنی مارتے ہیں مصنف تحقیقی جائزہ بھی ان کے نقش قدم پر چل کر حضور

---

(۱)..... یہ اس وقت ہے جب خضر علیہ السلام کے لئے قول ولایت مانا جائے--

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اعلیٰ شان پر حملہ کر رہا ہے-----

(جواب نمبر ۳) اگر بعض بزرگوں کی کتابوں میں امر کا اطلاق ولایت کے لئے ناجائز لکھا ہو تو وہ یقیناً الحاق ہو گا جیسے اوراق گذشتہ میں ہم نے امام شعرانی قدس سرہ کی تصنیف مبارک کے حوالے الحاقی درج کر آئے ہیں اگر الحاقی نہ بھی ہوں تب بھی تاویل ضروری ہے اس لئے اہل علم کے ہاں مسلم ہے کہ جب کوئی مضمون محقق و مسلم مضمون کے خلاف ہو تو اس کی تاویل ضروری ہے-----

لطیفہ

یہ جواب ہمیں دیوبندیوں وہابیوں کو دینا پڑتا تھا آج افسوس کہ یہی جواب ہمیں اپنی جماعت کے ایک فرد کے لئے لکھنا پڑا' خدا کرے اس کی ضد اس کے ذہن سے اتر جائے' تمام سنی کہہ دیں کہ آمین-----

(جواب نمبر ۴) تمام سلاسل طیبہ کے اکابر مانتے ہیں کہ اولیائے کاملین بالخصوص حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعاوی حق ہیں اس سلسلہ میں خود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

(۱)...... انما اتکلم عن يقين لا شك فيه انما انطق فانطق و اعطى فانفق و اؤمر فافعل و العلدة على من امرني-----(بہجۃ الاسرار' صفحہ ۲۴)

میری باتیں بے شک یقین سے ہوتی ہیں مجھے بولنے کا حکم ہوتا ہے تو بولتا ہوں عطا کیا جاتا ہے تو بانٹتا ہوں امر کیا جاتا ہے تو کلام کرتا ہوں اور ذمہ دار وہی ہے جس نے مجھے حکم فرمایا جو مجھے حکم فرماتا ہے- ---

(۲)...... و عزة ربي ما تكلمت حتى قيل لي بحقي عليك تكلم-----(بہجۃ الاسرار' صفحہ ۷۹)

مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم میں کلام نہیں کرتا حتی کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ تم پر میرے

حق کی تجھے قسم کلام کر-----

(۳) خدائے عز و جل نکردم و نگفتم چیزے را تا مامور شدم بداں----(اخبار الاخیار، صفحہ ۱۵)

خدا کی قسم جب تک حکم نہیں دیا جاتا نہ کوئی کام کرتا ہوں نہ کوئی بات کرتا ہوں-----

قاعدہ

یہ ثابت [illegible] ہے کہ جب صاحب کمال خود اپنا کمال بیان کرے تو وہ زیادہ مکمل اور احق و اعلیٰ ہوتا ہے چنانچہ الجواہر والدرر بر حاشیہ ابریز صفحہ ۱۴۶ میں ہے ایک طویل گفتگو کے بعد فرمایا ان الشاہد لنفسہ اذا کان صادقا فی شہادتہ اتم و اعلی و احق ممن شہد لہ غیرہ من الخلق-----

اپنے کمالات کی خود شہادت دینے والا اگر اپنی شہادت میں سچا ہو تو وہ اتم و اعلیٰ و احق ہوتا ہے ان سے جن کے کمالات کی صرف دوسرے لوگ شہادت دیں اور سبحان اللہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کمال ارتقاء کہ خود بھی بیان فرماتے ہیں اور اکابر اولیاء متقدمین و متاخرین بھی شہادتیں دے رہے ہیں بلکہ خود قاسم کمالات صلی اللہ علیہ وسلم بھی تصدیق فرما رہے ہیں جیسے کہ آپ حضرات سابق اوراق میں فقیر کی نقل کردہ نقول ملاحظہ فرما چکے ہیں یہاں تبرکاً ایک حدیث صحاح ستہ میں سے حاضر ہے-----

بشارت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو داؤد شریف میں ہے کہ :

قال علی و نظر الی ابنہ الحسن ان ابنی ھذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سیخرج من صلبہ رجل یسمی اسم نبیکم یشبہ فی الخلق و لا یشبہ فی الخلق-----

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

دیکھ کر فرمایا یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سید رکھا اس کی پشت سے ایک جوان پیدا ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا ہم نام ہوگا وہ آپ کی سیرت میں آپ کے مشابہ ہوگا صورت میں نہیں-----

(فائدہ)..... اس حدیث میں جوان سے مراد تمام شارحین نے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیا ہے لیکن حضرت علامہ بحر العلوم لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایں حدیث اشارہ است از اولاد وے مولانا و سیدنا و مرشدنا سید ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی و الحسینی (زادہ اللہ تعالیٰ شرفہ) کہ پیدا نمود و گردانید قدم او بر رقاب کل ولی اللہ-----

اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوں گے جن کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا-----

(نوٹ)..... یہ حوالہ فقیر نے اس تصنیف کے ابتداء میں بھی لکھا ہے-----

تحقیقی بحث

تخریب کار مولوی نے اس مسئلہ کو عمداً دھوکہ دینے کے طور پر چھیڑا ہے اس لئے کہ اہل سنت پہلے بھی اس مسئلہ میں مرزا قادیانی کی شرارت کے جوابات میں مشغول ہیں وہ کہتا ہے کہ مجھے امر الٰہی ہوا ہے اسی لئے نبوت (بروزی ظلی وغیرہ) کا دعویٰ حق ہے----- تخریبی مولوی نے اس سے فائدہ اٹھا کر یہاں بحث چھیڑ دی کہ امر الٰہی سے نبوت ثابت ہوتی ہے فلہٰذا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی کا قول بامر الٰہی نہیں کہا بلکہ حالت سکر کہا اسی لئے بعد کو توبہ فرمائی (معاذ اللہ)-----

(جواب)..... سکر اور توبہ کی بحث سابق اوراق میں گذر چکی ہے یہاں یہ عرض کرنا ہے کہ امر الٰہی کہ جس میں وحی الٰہی ہو----- وحی کو پیغام رسانی کا حکم ہوتا ہے اور روح الامین اس

پر مہر لگاتے ہیں اس کلام کی تصدیق ہر چھوٹے بڑے پر واجب ہوتی ہے اور اس سے انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے ایسا کرنے سے ظاہر و باطن کی خرابیاں رونما ہو جاتی ہیں اور مال و جان کا نقصان ہوتا ہے مگر ولایت اس حدیث کا نام ہے جو بطریق الہام وارد ہوتی ہے جس سے قلب و زبان مطمئن ہو جاتے ہیں اس پیغام کو مجذوب کا دل قبول کرنے کے لئے ساکن ہو جاتا ہے چنانچہ انبیاء کے لئے وحی کلام اور اولیاء اللہ کے لئے خطاب و الہام ضروری ہیں انکار انبیاء کفر ہوتا ہے اور ظاہر و باطن کی خرابی کا باعث ہوتا ہے اور انکار اولیاء موجب خبث و ضلال ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذلك----

در حقیقت کشف کا طور طریقہ عقلی طریقوں سے بلند و بالا ہوتا ہے عقل مکاشفات کے ادراک سے عاجز ہوتی ہے جس طرح حس عقلی ادراک سے مطلع نہیں ہوتی اسی طرح عقل مکشوفات پر حاوی نہیں ہو سکتی بعض محققین نے کہا ہے کہ جو چیز ایمان سے معلوم ہوتی ہے وہ کشف عیاں سے بالاتر ہوتی ہے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس طریقہ پر ایمان لانا بھی ولایت کی ایک قسم ہے جن لوگوں نے اقوال مشائخ پر علی الاطلاق حکم صادر کئے ہیں یا اپنے مقامات و مراتب کے اظہار کے لئے ایسی باتیں کہہ دی ہیں جو عقل کے پیمانے پر نہیں اترتیں وہ عالم سکر اور استغراق نفس کی بنا پر ہوتی ہیں بعض اوقات ایسے احکامات کشف سے ہٹ کر عقل بھی تسلیم کر لیتی ہے اور اس بات کی تمیز کرنا کہ یہ احکامات کس صاحب سے وارد ہوئے ہیں یا کیسے وارد ہوئے بڑا مشکل کام ہے۔ چنانچہ انہیں تسلیم کرنے میں ہی بہتری ہے اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ اسلم و تسلیم پر عمل کر لیں تاکہ مختلف خطرات سے محفوظ رہ سکیں دوسرے مقام پر یہ خبر بھی دی گئی ہے :

بل كذبوا بما لم يحيطوا به و يملانهم تاويله يسئل الله عافية-----

یہ لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں جن کا انہیں علم نہیں اور وہ اس کی تاویل کے درپے پڑتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کریں-----

بہر حال یہ امر بمعنی الہام ہے جسے تمام اہل سنت مانتے ہیں اگر انکار تھا تو وہابیوں کو یا پھر

اب محض ضد میں آکر تحقیقی جائزہ کے مصنف کو یہ نحوست نصیب ہوئی-----

آخری حربہ

مصنف تحقیقی جائزہ اپنے طور کمر بستہ ہے کہ قادریوں سے تمام سلاسل کو بد ظن کیا جائے اسی لئے وہ وہابیوں دیوبندیوں کی طرح اپنی منحوس تصنیف میں ہر طرح سے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اس کی تمام ناشائستہ حرکتوں کو نقل کر کے رد کیا جائے تو کئی مجلدات تیار ہوں بطور نمونہ اس کی ایک شرارت یاد رکھئے-----

وہ اپنی منحوس تصنیف میں یہ طنز کرتا ہے کہ جیلانی کی درگاہ کے کتے اولیاء ہیں تو پھر یہ ولایت کی توہین ہے۔ اسے کون سمجھائے کہ یہاں کتوں سے مراد غلامان جیلانی قدس سرہ ہیں یہ حقیقی کتے۔ اور یہ بات دور حاضر کے دیوبندیوں وہابیوں سے سیکھی ہے وہ اہل سنت پر اعتراض اٹھاتے ہیں کہ تم سگ مدینہ کیوں کہتے ہو؟ یا سگ ولی نبی کیوں لکھتے ہو؟ یہ تو انسانیت کی توہین ہے۔ فقیر نے اس پر مفصل کتاب لکھی ہے "نسبت بسگت" اور شرح حدائق میں بھی اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ بہر حال مصنف تحقیقی جائزہ کے ڈھوکوں ڈھکوسلوں اور شرارتوں کا سلسلہ طویل ہے۔ فقیر نے مختصر چند نمونے پیش کئے ہیں تاکہ سلاسل طیبہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ کے عوام کو جو اس نے سلسلہ قادریہ سے لڑانے کی کوشش کی ہے اس کا مختصر سا انسداد ہو جائے-----

آخری وار

تحقیقی جائزہ میں یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سیدنا محبوبِ الٰہی سیدنا محبوب سبحانی سے افضل ہیں۔ فقیر اس پر مفصل تبصرہ تو نہیں کر سکتا مختصراً عرض کرتا ہے تاکہ چشتی نظامی حضرات کو الجھن نہ ہو-----

محبوب الٰہ و سبحان کا فرق

سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت بر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبب

سے بڑی دلیل یہی ہے کہ وہ اسم ذات کے محبوب ہیں اور یہ صفت کے لیکن محققین جانتے ہیں کہ لفظ سبحان میں صفت بھی ہے اور ذات بھی اور الہ صرف ذات بحث۔ اس معنی پر حضور محبوب سبحانی کی محبوبیت میں ذات و صفات دونوں جلوے ہیں دوسرا فرق یہ ہے کہ لفظ الہ کا اطلاق معبود حق کے علاوہ معبودان باطلہ پر بھی آیا ہے بخلاف لفظ سبحان کے کہ غیر خدا پر اس کا اطلاق نہیں ہوا تو یہ بھی خصوصی محبوبیت کی ایک دلیل ہے جو صرف حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامزد ہے تیسرا یہ کہ تنزیہ باری تعالیٰ لفظ سبحان سے مخصوص ہے چوتھا جہاں امر عظیم الشان اور مستعبد اور محال عادی کا ذکر ہے پانچویں یہ کہ لفظ الہ میں جلال اور سبحان میں جمال اور ان اللہ جمیل یحب الجمال کا مصداق غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریق اتم ہو سکتے ہیں چھٹا یہ کہ محبوب الہ مرغوب بہ ہے اور محبوب سبحان مرغوب فیہ اور مقام محبوبیت میں ناز و ادا ال مرغوب فیہ کو ترجیح ہوتی ہے ساتواں فرق محقق فن تصوف یعنی حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ مقام جذب و محبوبیت سے جتنا تناسب لفظ سبحان کو ہے لفظ الہ کو نہیں کما قال اللہ تعالی سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام (الآیہ)-----

الجواب

ہمارے چشتیہ نظامیہ کے بزرگوں نے جس طرح حضور حضرت خواجہ نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دلیل دی ہے ایسے ہی عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کی افضلیت کے لئے دلیل دی چنانچہ عیسائی نے محمدی سے کہا کہ ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ سے حسب فرمودہ قرآن شریف افضل ہیں بایں وجہ کہ دونوں حضرات علیہما السلام آسمان پر تشریف بر ہوئے۔ اول کی نسبت بل رفعہ اللہ اور ثانی کے لئے سبحان الذی اسری بعبدہ فرمایا ہے۔ رفع کا فاعل ظاہر ہے کہ لفظ اللہ ہے اور اسری کا فاعل لفظ سبحان ہے۔ باعتبار مفہوم دونوں الفاظ میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ اول اسم ذات ہے دوسرا اسم صفت۔ تو جس طرح مسلمان عیسائیوں

کی اس دلیل کو مضحکہ خیز سمجھتے ہیں ایسے ہی سلسلہ نظامیہ کے پیروکاروں کی مذکورہ بالا دلیل کمزور ہے جسے ہم نے اوپر تحقیق کے ساتھ لکھا-----

لقب سلطانی از محبوب سبحانی

شیخ جنید نبیرہ شیخ گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب اسرار السالکین مجلس رابع عشر میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرتبہ سلطانی حضور خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے پایا ہے وہ اس طرح کہ آپ جب حرمین شریفین کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو سید عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ از اولاد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود تھے آپ نے حضرت خواجہ نظام الدین قدس سرہ کو بلوایا آپ نے فرمایا ان کو میرا علم کیسے ہوا؟ خادم نے واپس جا کر یہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ ہندوستان سے آئے ہیں آپ میرے ہاں تشریف لائیے تاکہ آپ کو خلعت سلطانی و خرقہ قادریہ عطا ہو۔ حاضر ہو کر خلعت قادریہ سے بہرہ یاب ہوئے-----(گلدستہ کرامات صفحہ ۶۵'۶۶)

فیصلہ از شیخ چشتیہ

اس بحث کا فیصلہ تب ہوا جب مشائخ چشتیہ کے سربراہ سیدنا نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ نے صراحتاً فرمایا کہ خواجہ محبوب الٰہی، غوث الثقلین محبوب سبحانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے مستفید و مستفیض تھے چنانچہ نظام القلوب میں ذکر الله معی الله شاهدی الله ناظری الله حاضری مع تصور ان الله بکل شی محیط کی نسبت لکھا کہ:

حضرت محبوب الٰہی را ایں نسبت حضرت غوث الثقلین جیلانی در معاملہ تلقین فرمودہ بود تاحال در چشت و سلسلہ قادریہ معمول است-----

حضرت محبوب الٰہی کو یہ نسبت حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہوئی آپ نے اس کی وصیت فرمائی اور یہ وظیفہ تاحال چشتیہ و قادریہ میں معمول ہے-----الحمد للہ

اس تصریح کے بعد نظامیہ سلسلہ کے اہل فہم حضرات نے مان لیا کہ واقعی محبوب سبحانی محبوب الٰہی سے افضل و اعلیٰ ہیں-----

خاتمہ

امام الاولیاء سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مصنف تحقیقی جائزہ نے بھرپور گستاخیاں کی ہیں ممکن ہے اس کی کتاب سے کوئی متاثر ہو جائے۔ اس کے لئے یہ مضمون حاضر ہے-----

ادب و تعظیم اولیاء

اس میں قطب الوقت امام ربانی سیدی عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی میزان سے اقتباسات مع ترجمہ پیش کئے جاتے ہیں-----

(۱) ان الولی لا یعرف صفاته الاولیاء فمن این لغیر الولی نفی الولایة عن انسان ما ذلك الا تعصب محض-----(جلد ا'صفحہ ۶)

ولی اللہ کی صفات کما حقہ اولیاء اللہ بھی نہیں پہچان سکتے' پہچانتے تو غیروں کو کیا حق اور طاقت کہ کسی انسان کے ولی ہونے کی نفی کرے یہ محض تعصب نہیں تو اور کیا ہے-----

(۲) فاحذر یا اخی ممن کان هذا وفر من مجالسته فرارك من السبع الضاری-----(جلد ا'صفحہ ۶)

ڈراے بھائی ایسے آدمی سے جو منکر ولایت و کمالات اولیاء ہو اور دور بھاگ اس سے جس طرح دور بھاگتا ہے مار خور درندہ سے-----

(۳) قد جرت سنة الله تعالی فی انبیائه و اولیائه ان یسلط علیهم

الخلق فی مبدأ امرهم و فی حال نهایتهم-----(جلد ا'صفحہ ۶)

انبیاء و اولیاء کے بارے سنت اللہ جاری ہے کہ وہ ایسے لوگ پیدا فرما دیتا ہے جو ابتدا سے آخر تک ان کی مخالفت کرتے ہیں-----اسی کی تفصیل میں فرماتے ہیں-----

(۴)...... لما کان الاولیاء و العلماء علی اقدام الرسل انقسم الناس فیهم فریقین فریق معتقد مصدق و فریق منتقده مکذب کما وقع للرسل علیهم الصلوة و السلام لیحقق الله تعالی بذلك فلا یصدقهم و یعتقد صحة علومهم و اسرارهم الا من اراد الله عز و جل ان یلحقه بهم ولو بعد حین و اما المکذب لهم المنکر علیهم فهو مطرود عن حضرتهم لا یزیده الله تعالی بذلك الا بعدا-----(جلد ا'صفحہ ۷)

اولیاء و علماء چونکہ رسولوں کے قدموں پر ہوتے ہیں اس لئے لوگ ان کے حق میں دو فریق بن جاتے ہیں ایک فریق معتقد اور تصدیق کرنے والا اور دوسرا فریق تنقید و تکذیب کرنے والا تاکہ ان دو پہلووں میں وراثت انبیاء کا معیار ثابت و قائم ہو۔ لہذا تصدیق اور ان کے علوم و اسرار کی صحت کا اعتقاد انہیں خوش قسمت حضرات کا نصیب ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ ان کو زمرۂ اولیاء و علماء سے لاحق کرے اگرچہ کچھ دیر بعد مگر ان کی تکذیب و انکار کرنے والا ان کی بارگاہ سے راندہ جاتا ہے اور انکار کے بسبب اللہ تعالیٰ اس کو اور دور کر دیتا ہے-----

(۵)......کان الشیخ محی الدین رضی الله تعالیٰ عنه یقول و من این لعامة الناس ان یعلموا اسرار الحق فی خواص عباده من الاولیاء و العلماء و شروق نوره فی قلوبهم و لذلك لم یجعلهم الا مستورین (۱) عن غالب خلقه لجلالتهم عنده و لو کانوا ظاهرین فیما بینهم و آذاهم انسان لکان قد بارز

(۱)...... و کانت استار سیدنا الفقیه الاعظم قدس سره بالابتلاء بالامراض الجسمانیة و الاشتغال بالعلوم الظاهرة-۱۲-------------

الله تعالی بالمحاربة فاهلکه الله فکان سترهم عن الحق رحمة بالخلق و من ظهر من الاولیاء للخلق انما یظهر لهم من حیث ظاهر علمه و وجود دلالته اما من حیث سر ولایته فهو باطن لم یزل-----(جلد ا'صفحہ ۷)

یعنی عام لوگوں کو یہ طاقت کہاں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اسرار و انوار اپنے خاص بندوں اولیاء و علماء میں اور ان کے دلوں میں امانت رکھے ہیں جان سکیں اسی لئے ان کو ان کی جلالت شان کے سبب عوام سے پوشیدہ رکھا اور اگر وہ عام لوگوں میں ظاہر ہوتے پھر اور ان کو کوئی تنگ کرتا تو یہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلان جنگ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کو فوراً تباہ و برباد کر دیتا لہذا ان کو پوشیدہ رکھنے میں اللہ کی طرف سے بندوں پر رحمت ہے اور بعض اولیاء جو بندوں میں ظاہر ہوتے ہیں تو بحیثیت ظاہری علوم اور قرائن و دلائل کے۔ اسرار ولایت کے لحاظ سے وہ بھی ہمیشہ مستور ہی رہتے ہیں-----

(٦)......کان الشیخ ابو الحسن شاذلی رضی الله تعالیٰ عنه یقول لکل ولی ستر او استار نظیر السبعین حجابا التی وردت فی حق الحق تعالیٰ حیث انه تعالیٰ لم یعرف الا من ورائها فکذلك الولی فمنهم من یکون ستره بالاسباب و منهم من یکون ستره بظهور العزة و السطوة و القهر علی حسب ما یتجلی الحق تعالی لقلبه و ذلك لان الحق تعالی اذا تجلی علی قلب العبد بصفة القهر کان قهارا و منهم (١) من ستره بالاشتغال بالعلم الظاهر-----(جلد ا'صفحہ ۷)

ہر ولی ایک یا زیادہ پردوں میں پوشیدہ ہوتا ہے ان ستر پردوں کی طرح جو حق تعالیٰ کے حق میں وارد ہوئے ہیں کہ ان پردوں سے باہر سے ہی اس کی پہچان ہو سکی جو کسی کو ہو سکی۔ اسی طرح اللہ کے ولی تو بعض پر اسباب و علل کا پردہ ہوتا ہے (کاروبار تجارت و زراعت و غیرہ اور

(١)......بهذا الستر کانت مستوریة سیدنا الفقیه الاعظم نور الله مرقدهٗ کما لا یخفی----- ۱۲

مصاحب ہو اور بعض مثلاً اور بعض پر پردہ عزت و سطوت و دبدبہ اور قہاری کی صورت ہوتا ہے جیسے اس کے دل کے لئے جلوہ حق کا ظہور ہو اور یہ اس لئے کہ حق تعالٰی جس وقت بندہ کے دل پر صفت قہری سے جلوہ فرماتا ہے تو وہ بندہ قہار یعنی مظہر صفات قہر بن جاتا ہے اور بعض کا پردہ علوم ظاہری میں مشغولیت کے سبب ہوتا ہے-----

(۷) قلت ومن الاولیاء من یکون ستره قبوله من الخلق ما یعطونه من الهدایا و من اشد الحجاب من معرفة اولیاء الله تعالی شهود المماثلة و المشاکلة و هو حجاب عظیم-----(جلد ا'صفحہ ۸)

امام شعرانی کہتے ہیں میں کہتا ہوں بعض اولیاء کا لوگوں سے نذرانہ قبول کرنا پردہ بن جاتا ہے اور بہت ہی سخت پردہ اولیاء کی پہچان پر عوام کے ساتھ ان کی مماثلت و مشاکلت ہے اور حجاب عظیم ہے-----

(۸) کان سیدی علی خواص رضی الله تعالی عنه یقول ایاك ان تصغی لقول منکر علی احد من طائفة العلماء او الفقراء فتسقط عن عین رعایة الله عز و جل و تستوجب المقت من الله عز و جل---(جلد ا'صفحہ ۹)

علماء و فقراء میں سے کسی کے منکر کی بات پر ہرگز کان نہ لگائیں ورنہ حق تعالٰی کی عین عنایت و رعایت میں گر جائے گا اور اس کے غضب کا سزاوار ہوگا-----

(۹) کان الجنید رضی الله تعالی عنه یقول من قعد مع هولاء القوم و خالفهم فی شی مما یتحققون به نزع الله تعالی منه نور الایمان-----(جلد ا'صفحہ ۹)

جو شخص علماء و اولیاء کے پاس بیٹھتا ہے اور ان کے کسی قول و فعل متحقق میں ان کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کے دل سے نور ایمان سلب کر لے گا-----

(۱۰) عن الشیخ محمد مغربی رضی الله تعالی عنه لیحذر من الوقیعة فی القوم فانها من اعظم المهالك-----(جلد ا'صفحہ ۹)

اولیاء کرام کی عیب جوئی اور تنقیص شان سے ڈرنا چاہئے کیونکہ یہ سب سے بڑا مقام ہلاکت ہے-----

(۱۱) کان الشیخ محی الدین یقول کثیرا ما یھب علی قلوب العارفین نفحات آلھیة فان نطقوا بھا جھلھم کمل العارفین وردھا علیھم اصحاب الادلة من اہل الظاہر و غاب عنھم ان اللہ تعالی کما اعطی اولیائہ الکرامات التی ھی فرع المعجزات فلا بدع ان ینطق السنتھم بالعبارات التی تعجز العلماء عن فھمھا----جلد ا' صفحہ ۱۲)

بسااوقات عارفین کے دلوں پر نفحات خداوندی کی نسیم چلتی ہے تو اگر وہ اسے زبان پر لائیں تو عارف کامل ان کو جاہل کہیں اور علمائے ظاہر انکار کریں اور یہ بات وہ نہ سمجھ سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ان کو کرامات عطا فرمائی ہیں تو کوئی عجب نہیں کہ ان کی زبان ایسی گفتگو کرے جسے سمجھنے سے علماء عاجز ہو جائیں-----

منکرین پر عذاب عظیم

ویسے تو ہر ولی کا ہر منکر عذاب خداوندی اور قہر و غضب ربانی کا مستحق ہے لیکن سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن پر عذاب الہی اور غضب ربانی نقد ہے السیف الربانی کے صفحہ ۹۲ میں اس بحث کے اختتام پر لکھا کہ سیدی علی بن عمر المقدسی شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا-----

من انکرھا فی زماننا ھذا او بعدہ الی یوم القیامة عزل کما عزل الذی باصفھان-----

جس نے قدمی ھذہ الخ کا انکار کیا ہمارے زمانہ میں اس کے بعد تا قیامت تو وہ مراتب سے ایسے محروم ہو گا جیسے اصفہان والا-----

(فائدہ) اصفہان والے کی محرومی کی شہرت متواترہ ہے --

لیکن صرف اور صرف ہمارے دور کا ضدی حاسد کہتا ہے کہ اصفہان والے کا قصہ غلط اور من گھڑت ہے-----(حاشیہ تحقیقی جائزہ)

اس بارہ میں سنی مسلک کو دلائل دینے کی ضرورت نہیں لیکن تحقیقی جائزہ کا مصنف سلسلہ کے تعصب کا شکار ہے تو جو بھی اس کی کتاب پڑھے گا تو سلسلہ کے تعصب سے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ضرور بد ظن ہو گا فقیر ان عوام کے لئے چند حوالہ جات پیش کرتا ہے ممکن ہے کسی صاحب دل کو فقیر کی بات پسند آجائے-----

عذر لنگ اور اس کی حقیت

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و کمالات پر بے شمار تصانیف دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ان میں نمایاں بہجۃ الاسرار شریف اور تفریح الخاطر شریف ہیں بہجۃ الاسرار تو اتنی مستند ہے جیسے بخاری شریف احادیث کے موضوع میں اسی طرح بہجۃ الاسرار ملفوظات کے موضوع میں-----اہل علم کو علم ہے کہ صاحب بہجہ نے بخاری شریف کی سند کی طرح اسے مستند لکھا ہے اور صدیوں سے اہل کمال اولیاء و ائمہ اسے مستند سمجھ کر اس کے حوالہ جات لکھتے آئے ہیں جیسے بخاری شریف کے دشمنوں نے اس کی بعض روایات کو بوجہ بعض وجوہ ضعیف قرار دیا ہے-----

ایسے ہی سابق دور میں بہجۃ الاسرار کے مصنف کے حاسدین نے ان کے لئے بھی بے پر کی اڑائی ورنہ مصنف بہجۃ الاسرار اسلاف صالحین میں سے ایک مسلم مستند بزرگ ہیں اور تفریح الخاطر کے مصنف بھی کوئی نامہ نگار یا اخبار کے کالم نویس نہیں ہیں وہ بھی اپنے دور کے ایک مسلم اور مستند عالم دین تھے لیکن تعصب کا بیڑا غرق ہو وہ قباحت اور کمی کے بغیر کچھ نہیں دیکھتا-----

یہی حال تحقیقی جائزہ کے مصنف کا ہے فقیر کی تحریر پڑھ کر ناظرین تو سمجھ جائیں گے کہ کتابوں میں تو کمی نہیں مصنف تحقیقی جائزہ کا اپنا دماغ خراب ہے-----

بہجۃ الاسرار شریف

اس کتاب پر دشمنان غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ طعن و تشنیع کرتے ہیں ہمارے دور کے تخریب کار نے بھی دشمنی کا حق کر کے اس پر طعن و تشنیع میں سابق اعداء کے ساتھ ہے ----- تحقیقی جائزہ میں دیکھیے صفحہ نمبر ۶۰ -----

فقیر اس کتاب کی توثیق میں کچھ عرض کرتا ہے اور اس کے مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف بھی کراتا ہے تاکہ اعدائے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عوام کو دھوکہ نہ دے سکیں -----

(۱) شیخ محقق حجۃ اللہ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے: تصوف کی بڑی مشہور و معروف کتاب مانی جاتی ہے، جس کے فاضل مصنف ملا نورالدین ابی الحسن علی ابن یوسف الشافعی اللخمی رحمہ اللہ تعالیٰ علماء قرأت میں بڑے شہرت یافتہ ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات بہت سے تذکروں میں ملتے ہیں -----

(۱) امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ جو حدیث کے جلیل القدر اور ممتاز علماء میں شمار ہوتے ہیں آپ کو محک الرجال کے خطاب سے یاد فرماتے ہیں۔ (محک کے معنی کسوٹی ہے جس طرح سونے کا معیار معلوم کرنے کے لئے کسوٹی ضروری ہے) ویسے ہی رجال حدیث کی سند وصحت معلوم کرنے کے لئے آپ کا نام معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ بہجۃ الاسرار کے مصنف کی تعریف میں طبقات المقرئین میں لکھا ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد شام کے رہنے والے تھے مگر آپ قاہرہ (مصر) میں ۶۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور جامعہ ازہر میں قرأت میں بڑا نام پیدا کیا -----

امام ذہبی طبقات المقرئین میں لکھتے ہیں کہ میں بذات خود آپ کی مجلس قرأت میں پہنچا تو مجھے آپ کا انداز قرأت (سمت و سکوت) بڑا پسند آیا۔ وہ جناب شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے عاشقوں میں سے تھے۔ آپ نے حضرت شیخ کے کمالات و مناقب میں

ضخیم کتابیں لکھی ہیں جس جزری پر دور حاضر کے قاریوں کو ناز ہے وہ ہمارے ممدوح کے شاگرد ہیں-----

تبصرہ بر امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ

شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی اوپر والی عبارت فارسی زیادہ مؤثر ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ایں کتاب عظیم و شریف مشہور است و مصنف آں از علمائے قرأت مشہور و معروف و احوال شریف وے در کتب مذکور و مسطور ذہبی کہ از اعاظم و اکابر علمائے حدیث است و اورا محک الرجال گویند در طبقات المقرئین در تعریف مصنف بہجۃ الاسرار مینویسند علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی الامام الاوحد امام المقری نور الدین شیخ القراء (الی ان قال) رسیدم در مجلس وے پس خوش آمد واست وے-----

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] ت ناقد کے علاوہ ابن تیمیہ کے تعلق کے آدمی ہیں اس کے باوجود محدثین انہیں محک الرجال۔ "کسوٹی" کے نام سے پکارتے ہیں کسوٹی مان گئی لیکن ضدی نہ مانا-----

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مشاہیر واکابر کی عبارات لکھ کر خود فرماتے ہیں کہ الحمدللہ ان عبارات ائمہ واکابر سے واضح ہو کہ امام ابوالحسن مصنف کتاب بہجۃ الاسرار امام اجل امام یکتا محقق بارع فقیہ شیخ القراء منجملہ مشاہیر مشائخ وعلماء ہیں اور یہ کتاب مستطاب معتبر و معتمد کہ اکابر ائمہ نے اس سے استناد کیا اور کتب صحاح کی طرح اس کی اجازتیں لیں، دیں۔ کتب مناقب سرکار غوث میں باعتبار علو اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں مؤطا امام مالک کا اور کتب مناقب اولیاء میں باعتبار صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں صحیح بخاری کا۔ بلکہ صحاح میں شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث شاذ بھی نہیں۔ امام بخاری نے صرف صحت کا التزام کیا اور ان امام جلیل نے صحت و عدم شذوذ دونوں کا اور بشہادت علامہ عمر حلبی وہ التزام تام ہوا

کہ اس کی ہر حدیث کے لئے متعدد متان موجود ہیں----(طرد الافاعی ،صفحہ ۱۶، ۱۷)

(فائدہ) اہل علم کے لئے یہ تقریر پر تاثیر کافی ہے جاہل اور ضدی کو اس جیسی ہزار تقاریر بے کار ہیں----(واللہ الموفق و بیدہ الھدایہ)

قراء کے امام کا بیان

شیخ محمد بن محمد بن محمد جزری جو علماء قرأت وحدیث میں بڑی اہم شخصیت مانے جاتے ہیں اور حصن حصین کے مصنف ہیں۔ احوال قراء میں لکھتے ہیں کہ میں نے بہجۃ الاسرار کو مصر میں پڑھا تھا اور مجھے باقاعدہ اس کی اجازت ملی تھی۔ مصنف اور شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صرف دو واسطے ہیں اور ان کے متعلق حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشارت دی تھی۔

طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی و لمن رای من رای من رانی----

پھر فرمایا' عبد له فوق المعالی رتبة

یہ بشارت امام اجل شیخ الحرمین عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الریاحین میں بیان کی ہے۔ بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ یہ کتاب مخدوم جہانیاں کے کسی مرید نے لکھی تھی جو غلط ہے البتہ آپ کے کسی مرید نے اس کا فارسی زبان میں ترجمہ ضرور کیا تھا۔ ایسے ہی دوسرے علماء کرام مثلاً شیخ مجد الدین شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو مصنف قاموس ہیں اور بڑے مشاہیر علماء و فضلاء سے مانے جاتے ہیں) نے ایک کتاب روض المناظر فی مناقب الشیخ محی الدین عبد القادر لکھی شارح صحیح بخاری اور صاحب مواہب اللدنیہ علامہ قسطلانی نے بھی روضۃ الزہراء فی مناقب الشیخ عبد القادر تصنیف کی ہے۔ ایسے ہی ہم نے بعض علماء کرام سے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت غوث پاک کے مناقب میں بارہ کتابیں دیکھی ہیں جن میں سے بہجۃ الاسرار ایک ہے۔ آخر میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بہجۃ الاسرار بہت بڑی کتاب ہے جس میں جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مشائخ کرام کے

مناقب بھرے پڑے ہیں اور بزرگان دین کے وہ اقوال بھی درج کئے گئے ہیں۔ جن میں جناب غوث اعظم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ جناب غوث الاعظم سے پہلے آنے والے کے کمالات اور آمد کی تفصیلات بیان کی ہیں-----

حضرت شیخ قدس سرہ نے اس کی تلخیص کر کے اس کا نام زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار رکھا پھر لکھا کہ میری خواہش ہے کہ میرا نام بھی جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف والے مریدوں میں لکھا جائے-----

امام عمر بن عبدالوہاب فرضی حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ نے بہجۃ الاسرار پر لکھا کہ بے شک میں نے اس کتاب بہجۃ الاسرار شریف کو اول تا آخر جانچا تو اس میں کوئی روایت ایسی نہ پائی جسے اور متعدد اصحاب نے روایت نہ کیا ہو اور اس کی روایتیں امام یافعی نے اسی المفاخر اور روض الریاحین میں نقل کی ہیں یونہی شمس الدین زکی حلبی نے کتاب الاشراف میں-----

(نوٹ)...... ویسے تو نہ ماننے والے بخاری شریف تک غیر معتبر کتاب کہہ دیتے ہیں انہیں کون سمجھائے ہم نے بھی بہجۃ الاسرار کے لئے بہت کچھ توثیق کر دی ہے اگر کوئی اسے کہہ دے میں نہیں مانتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں-----

امام جلال الدین سیوطی

مجدد ۱۰ ویں صدی امام جلال الدین سیوطی الامام الاوحد کے عظیم المرتبہ الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان کی کتاب بہجۃ الاسرار کی تعریف کر کے فرماتے ہیں فیہا الشیخ عمر بن عبد الوہاب حلبی قد تتبعتہا فلم اجد فیہا نقلا الاولہ فیہ متابعون-----الخ

یہ وہ کتاب ہے جس کا میں نے اچھی طرح مطالعہ کیا اور اس کتاب میں کوئی ایسی روایت نہیں پائی جس کا دوسری کتابوں میں بصورت متابع مؤید ذکر نہ ہو-----

(فائدہ) وہی امام سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہیں حضور سرور عالم ﷺ نے یا شیخ الحدیث کہہ کے پکارا اور بقول امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پچھتر بار انہیں بیداری میں حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت ہوئی ۔۔۔۔(لواقح الانوار)

اور بقول سیدنا مہاروی قدس سرہ روزانہ بعد نماز صبح بیداری میں زیارت ہوتی ۔۔۔۔(ملفوظات مہاروی)

لیکن افسوس ہے کہ مصنف تحقیقی جائزہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغض میں ایسا اندھا ہوا کہ جملہ اکابر و مشائخ ایک طرف ہیں اور یہ اکیلا ایک طرف البتہ اب پندرھویں صدی کی وجہ سے ممکن ہے اس کے ساتھ مل بیٹھیں چند دیوانے اور ۔۔۔۔

اویسی غفرلہ کا تبصرہ

حقیقت یہ ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح عمری مستند اور باسناد صحیحہ و روایات موثوقہ مسمی بہجۃ الاسرار جیسی مستند کتاب فضائل و منازل اولیاء میں کوئی ہے بھی۔ آج تک ایسی کتاب نہیں لکھی گئی ہے تو پیش کیجئے یہ کتاب محدثین کے طریق پر لکھی گئی ہے اور دوسرے کسی بھی بزرگ کے مناقب اس طرز اور اتنے احتیاط سے نہیں لکھے گئے اگر کسی کو دعویٰ ہے تو دکھائے ۔۔۔۔

احناف کی توجہ کے لئے

المناقب للموفق پر حنفیوں کو ناز ہے کہ یہ مناقب اس لئے مستند ہیں کہ امام موفق رحمۃ اللہ علیہ نے اسے باسند بیان کیا ہے اب ہمیں بھی کہنے دیجئے کہ امام موفق کے کارنامہ سے صاحب بہجۃ الاسرار بڑھ کر ہے اس لئے وہاں کئی واسطوں سے امام ابو حنیفہ کا واقعہ بیان کیا اور یہاں صرف دو واسطے ہیں مناقب للموفق حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی اب اسکا فقیر نے (بحذف الاسناد) اردو ترجمہ کیا ہے جسے علامہ پیرزادہ محمد اقبال احمد فاروقی مدظلہ نے مکتبہ نبویہ لاہور سے دو جلدوں میں بنام مناقب امام اعظم شائع فرمایا ہے۔ اسی لئے مناقب الموفق کے سامنے

غیر مقلدین نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے اب خدا کرے ہمارے دور کے تخریبی بھی مان جائیں تو ان کا آخرت کی بہبودی وفلاح کے علاوہ دنیا میں بھی نام روشن ہوگا-----

بہجۃ الاسرار سے بھی انکار

بہت سے لوگوں نے اس کی حکایات اور سندوں پر طعن کیا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری الدرر الکامنہ صفحہ ۱۴۲ میں فرماتے ہیں:

جمع مناقب الشیخ عبد القادر و سمی الکتاب بهجة قال جمال جعفر و ذکر فیها غرائب و عجائب و طعن الناس فی کثیر من حکایاته و من اسانیده فیها-----

حقیقت یہ ہے کہ بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار بننے والے قادری حضرات بھی اس موضوع پر رطب ویابس سے گریز نہیں کرتے-----(تحقیقی جائزہ)

جواب

بہت سے لوگوں کا اضافہ تحقیقی جائزہ کے مصنف نے فرمایا ہے اگر ہو بھی ہر دور میں کوئی نہ کوئی کسی کا مخالف ہوتا ہی ہے لیکن دشمن کی نگاہ ہمیشہ کمی پر ہوتی ہے۔ الدرر الکامنہ کا مجمل حوالہ تو مصنف تحقیقی جائزہ کو پسند آگیا کہ یہ اس کے من پسند حوالہ ہے لیکن جو حوالے ہم نے ائمہ کرام ومشائخ عظام کے لکھے ہیں اس سے مصنف تحقیقی جائزہ نے آنکھ چرائی کیوں وہ اس لئے کہ اسے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغض یونہی کراتا ہے-----

تفریح الخاطر شریف

یہ کتاب فارسی زبان میں حضرت شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف ہے جس کو انہوں نے اپنے پیرومرشد مظہر کرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عبد القادر غریب اللہ بن سید عبد الجلیل حسنی حسینی احمد آبادی علیہ الرحمہ کے حکم سے تصنیف فرمائی بعدہ شیخ عبد القادر بن محی الدین اربلی علیہ الرحمہ نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا پھر

اس کی منقولات کے بعض مؤیدات و متابعات ہم نے ضمناً ذکر بھی کر دیئے لہذا یہ کتاب بھی فضائل اولیاء میں کسی دوسری کتاب سے کم درجہ نہیں رکھتی-----

فائدہ

اہل علم کو معلوم ہے کہ بہترین مؤلف کتاب وہ ہے جو اپنا موقف بحوالہ بیان کرے۔ تفریح الخاطر شریف بہ نظر غائر مطالعہ فرمائیں مصنف و مؤلف نے ہر واقعہ کو اصل کتاب حوالہ سے بیان کیا اور صاحب تفریح الخاطر کوئی معمولی مولوی مسجد کے امام نہ تھے بلکہ درجنوں تحقیقی کتب کے مصنف بھی تھے-----

حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری لکھتے ہیں کہ حضرت علامہ عبد القادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت و حقیقت تھے علماء کرام و صوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا اور مندرج کتب کے مصنف ہو گزرے ہیں فقیر ان کی تصانیف کے اسماء مبارکہ لکھتا ہے تاکہ ناظرین یقین فرمائیں کہ تفریح الخاطر کے مؤلف بہت بڑے عالم اور ولی کامل تھے لیکن ع

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

(۱)...... آداب المریدین و نجاۃ المسترشدین----- (۲)...... تفریح الخاطر----- (۳)...... النفس الرحمانیه فی معرفة الحقیقیه الانسانیه----- (۴)...... الدر المکنون فی معرفة المختصرة للشیخ الاکبر----- (۵)...... حدیقة الاسرار فی الحکمة و الاسرار----- (۶)...... شرح الصلاة المختصره للشیخ الاکبر----- (۷)...... الدرر المعتبره فی شرح الابیات الثمانیه عشره----- (۸)...... شرح اللمعات للعراقی----- (۹)...... القواعد الجمعیه فی الطریق الرفاعیه----- (۱۰)...... مجموعة الاشعار فی الرقاق و الاشعار----- (۱۱)...... مرأة الشهود

فی وحدة الوجود----- (۱۲)...... مسک الختام فی معرفة الامام-----
(۱۳)...... الالہام الرحمانیہ فی مراتب الحقیقة الانسانیہ-----
(۱۴)...... حجة الذاکرین و رد المنکرین----- (۱۵)...... الرجمان ینبغی الرجوع و الوصول الی الحضرة العلیہ-----

تفصیل کے لئے معجم المؤلفین ہدیۃ العارفین حاشیہ فتاوی کرامات غوثیہ صفحہ ۳۱ مطبوعہ لاہور-----

(نوٹ)...... اہل علم غور فرمائیں کہ مصنف تفریح الخاطر کیسی علمی و تحقیقی کتابیں لکھ گئے لیکن افسوس تحقیقی جائزہ کے مصنف نے ایسے غلط انداز میں یاد فرمایا جیسے ہم وہابیوں دیوبندیوں اور مرزائیوں اور شیعوں بد مذاہب کے بڑوں کو یاد کرتے ہیں-----

لطیفہ

مصنف تحقیقی جائزہ نے شرط لگائی ہے کہ قادری حوالے نہیں مانوں گا تی نقشبندی حوالے ہوں اس پر مجھے دیوبندیوں وہابیوں کی غلط چال سامنے آگئی کہ وہ بھی کہتے ہیں ہم روح البیان نہیں مانیں گے فلاں بزرگ کی فلاں کتاب نہیں مانیں گے۔ کیوں کہ انہیں علم ہے کہ اگر وہ انہیں مان لیں تو ان کا دل کا درد نہ جائے گا۔ مصنف تحقیقی جائزہ بھی بغض غوث اعظم کو دل سے نکالنا نہیں چاہتا اسی لئے کہتا ہے کہ میں بہجۃ الاسرار اور تفریح الخاطر اور دیگر قادری حوالے نہیں مانوں گا۔ اس کے نہ ماننے سے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کمی نہیں آئے گی البتہ اس کا اپنا بیڑہ غرق ہوگا-----

انتباہ

ناظرین صرف مصنف تحقیقی جائزہ سے سن رہے ہیں کہ میں یہ نہیں مانتا میں وہ نہیں مانتا ورنہ اسی بہجۃ الاسرار وغیرہ سے تمام چشت اہل بہشت اور سربراہان سلسلہ نقشبندیہ نے حوالے نقل فرمائے اور اپنی تصانیف میں انہیں مستند جان کر استدلال کیا وغیرہ وغیرہ-----

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور محبوب سبحانی قطب ربانی شہباز لامکانی سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کائنات کا ذرہ ذرہ غوث اعظم کا لقب مانتا ہے صرف نہیں مانتا تو تحقیقی جائزہ کا مصنف یہ اس کی شومی بختی کی واضح دلیل ہے ۳۲۰ صفحات کالے کئے ایک جگہ بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ لفظ لکھنا گوارہ نہیں کیا بلکہ کتاب کا اصل موضوع بھی یہی ہے کہ آپ وقتی طور غوث ہیں اور وہ بھی خطاکار ----- اپنی خطاؤں سے موت کے وقت استغفار کرتے رہے ----- اس کی تفصیل فقیر نے گذشتہ اوراق میں کر دی ہے اور ----- غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لقب ہے ----- علیحدہ رسالہ لکھا ہے۔ ان شاء اللہ عنقریب شائع ہو گا اور تعصب کی حد ہو گئی کہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۵ پر ثابت کیا کہ تمام مشائخ چشت غوث اعظم کے لقب کے مقام پر فائز ہیں -----

یہاں صرف چند حوالے حاضر ہیں -----

(۱) مصنف تحقیقی جائزہ کے پیر و مرشد حضرت علامہ پیر علی محمد صاحب علیہ الرحمہ بسی شریف مدفون دربار حضور گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفر نامہ زیارات مرتبہ شیخ سردار محمد صاحب کے صفحہ ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ میں بار بار آپ کا لقب غوث اعظم لکھا گیا ہے بلکہ آپ کو پیران پیر بھی لکھا جو مصنف تحقیقی جائزہ کو یہ لقب بھی گوارا نہیں اور جب صفحہ ۱۹، ۲۰ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب لکھتے ہوئے تحریر فرمایا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیاء کے گروہ کے سالار اعظم ہیں -----

اور صفحہ ۲۰ پر لکھا کہ حضور غوث اعظم نے سیدنا بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیض پہنچایا۔ اسی صفحہ پر مرشد میاں صاحب (علی محمد) کے لئے لکھا کہ میاں صاحب غوث پاک اور خواجہ غریب نواز کے اسماء مبارک بطور وظیفہ پڑھتے ہیں -----

(۲)...... دیوبندی وہابی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شدید مخالف ہونے کے

باوجود بھی آپ کو غوث اعظم مانتے اور اپنی تصانیف میں یہی لقب آپ کے لئے لکھتے ہیں-----

تفصیل تو مذکورہ بالا رسالے میں ہے چند مختصر حوالہ جات حاضر ہیں-----

صراط مستقیم' فارسی' صفحہ ۵۶'۱۳۲' اور ۱۴۷' مصنفہ اسماعیل دہلوی-----

فتاویٰ نذیریہ' مصنفہ مولوی نذیر حسین دہلوی----- فتاویٰ اشرفیہ' جلد ۳' صفحہ ۹----- التذکیر' جلد ۳' صفحہ ۱۰۴----- دعوات عبدیت' جلد ۵' صفحہ ۱۷' تصانیف اشرف علی تھانوی-----

عیون زمزم' مصنفہ مولوی عنایت اللہ اثروی گجراتی-----

دیوبندیوں وہابیوں کو تو خطرہ شرک نے منکر بنایا تو وہ بھی مان گئے لیکن حاسد کا حسد نہیں جاتا اسی لئے مصنف تحقیقی جائزہ نہیں مانے گا-----

شرعی حیثیت

چونکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارین میں خلق خدا کے بہت سے امور میں بارگاہ حق کے وسیلہ جلیلہ ہیں حاضرین وغائبین کو مشکلات کے وقت نفع رسان رہے اور اب بھی نفع رسانی فرمارہے ہیں تو مجازاً غوث کا اطلاق آپ پر ہوتا رہے گا اور مجاز شرعی امور میں بکثرت چلتا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب فناء وبقا-----

غوث کا لقب منجانب اللہ

اور تفریح الخاطر میں لکھا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ لقب منجانب اللہ عطا ہوا ہے-----

سیدنا الشیخ السید عبد الاعظم لانه کلما ذکر الغوث فالمراد به هو رضی الله عنه لانه مخاطب من الحق به کذا ذکر فی الغوثیة-----

یہ رسالہ الغوثیہ فقیر بغداد شریف سے ۱۴۱۸ھ میں لے آیا ہے' الحمد للہ-----وہ تمام

بعینہ مع ترجمہ اردو فقیر نے اپنے رسالہ غوث اعظم جیلانی کا لقب ہے' میں درج کر دیا ہے-----

انتباہ

جو لقب کسی کو عوام یا علماء و مشائخ عطا کرتے ہیں اسے بھی لوگ ڈر کے مارے کسی دوسرے پر اطلاق کرنے سے گھبراتے ہیں اور یہ لقب تو حضور محبوب سبحانی قطب ربانی کو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے اس سے وہابی دیوبندی گھبراتے رہے 'اب بد قسمتی سے مصنف تحقیقی جائزہ نہ صرف گھبرا رہا ہے بلکہ اصلی کمال انکار کر رہا ہے۔ ادھر اہل بہشت کے ہر شیخ کو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مان رہا ہے اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غوثیت کا نہ صرف انکار بلکہ اسے مخدوش بنانے کی کوشش میں ہے-----

متقدمین و متاخرین اولیاء کی گردنوں پر قدم

گذشتہ اوراق میں تفصیل سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے 'لیکن افسوس یہ ہے کہ تحقیقی جائزہ کا مصنف اولیاء کی نیاز مندی کے دم بھرنے کے باوجود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیوں بغض کر رہا ہے مثلاً ثابت کرتا ہے کہ قدمی...... الخ کا قول سکر میں تھا اس سے بھی آخر العمر میں توبہ کر لی اور صرف ہم زمان لوگوں پر تھا اور یہ بھی کوئی فضیلت کی بات نہیں وغیرہ وغیرہ اور جو متقدمین و متاخرین سب اولیاء پر قدم مانے اگرچہ صحابہ و بعض تابعین اور امام مہدی و عیسیٰ علیہ السلام وغیرھم کو مستثنیٰ مانے تب بھی غالی ہے-----

فقیر نے اس بحث کو نہیں چھیڑا بلکہ قارئین کے اوپر چھوڑا ہے کہ اس عقیدہ والوں کی مصنف تحقیقی جائزہ نے توہین کی ہے اور اس میں بڑے اولیاء اکابرین شامل ہیں چند ایک کے اسماء ملاحظہ ہوں-----

حضرت سید محمد وارث شاہ صاحب

حضرت سید پیر وارث علی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو پنجاب میں جو شہرت حاصل ہے وہ

کسی سے مخفی نہیں ولایت و قرب الٰہی کے علاوہ آپ کی شاعری کے اپنے بیگانے معترف ہیں آپ فرماتے ہیں-----

کاہندے کل اقطاب دے قدم دھریا پایاں قرب فقیراں نی

اوہ تاں خاص محبوب اللہ دے نے قلماں لکھیاں جنہاں لکیریاں نی

وارث محی الدین نے پیر ساڈے سوہنے نام دیاں سانوں دھیریاں نی

میاں محمد بخش رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ پنجاب کے مشہور بزرگ ہیں جن کی سیف الملوک پنجابی زبان کی مثنوی مولانا روم کی مثنوی کے ہم پلہ سمجھی جاتی ہے اور آپ کی ولایت مخالفین کو مسلم ہے، فرماتے ہیں ۔

غوثاں دے سر حضرت میراں قدم مبارک دھریا

جو دربار انہاں دے آیا خالی بھانڈا بھریا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی زندہ کرامت ہے کہ اب بھی آپ کے مزار شریف سے ایک عالم فیض یاب ہو رہا ہے آپ بھی وہی فرماتے ہیں، جو ہم کہتے ہیں۔ آپ کا دیوان اس موضوع سے بھرا پڑا ہے-----

فائدہ

فقیر نے ان تمام اولیاء و مشائخ کی فہرست اپنی تصنیف رفع الاشتباہ فی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ میں دے دی ہے-----

افسوس صد افسوس

وہ دیوبندی فرقہ جن کا مقصد بھی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان گھٹانے پر سارا زور قلم ہوتا ہے وہ بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس فضیلت کا اقرار کر رہے

ہیں چنانچہ مذہب دیوبند کے سربراہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق قاضی زاہد الحسینی نے درس قرآن ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کے خدام الدین لاہور میں لکھا کہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله پہ علماء نے بحث کی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ واقعی سید الاولیاء ہیں لیکن اس سے مراد اس زمانے کے ولی ہیں۔ جس زمانے میں حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ گذرے ہیں اس زمانے کے جتنے ولی تھے ان سب ولیوں کے آپ سردار تھے۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں آنے والے ایسے اولیاء پیدا ہو جائیں جن کا مقام شیخ سے بھی بلند ہو۔ لیکن ہمارے قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ نہیں اس سے مراد ہر زمانے کے ولی بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ سید الاولیاء ہیں آنے والے یعنی جو ولی بھی آئیں گے ان کے بھی سردار ہیں-----

فائدہ

دیوبندی فرقہ گنگوہی کو قطب عالم (فرقہ دیوبندیہ) مانتے ہیں اس کا ایک حوالہ تمام فرقہ کے لئے بطور سند کافی ہے-----

انتباہ

تحقیقی جائزہ کے مصنف کا اولیاء کرام سے محبت کا دعویٰ جھوٹا۔ اس لئے کہ وہ اپنی مار رہا ہے کسی کی سنتا ہی نہیں-----

مکتوبات سیدنا امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہماری تائید سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب شریف جلد نمبر ۳، صفحہ ۱۲۳ ہے----- اور یہی مکتوب شریف آپ کی آخری زندگی مبارکہ میں صادر ہوا چنانچہ یہی مکتوب اس جلد نمبر ۳ کے اخیر میں درج ہے جو مکتوب شیخ نور محمد تہاری کے نام ہے-----

اس کے بعد آں حضرت کو چند روز کے لئے صحت ظاہری نصیب ہوئی جو صحت میں بھی حاصل نہ تھی-----

اب حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بیان پر غور کیا جائے ----- وھو ھذا -----

در ایام تقاہت مرض پیشین می فرمودند کہ من مستغرق کمالات اہل بیت رسول علیہ و صلی اللہ و دراں تقاہب بامال استبشار بیان می فرمودند کہ مرا در باغ اہل بیت سر دادہ اند و بہ عجائب و غرائب آں مواطن مشرف می سازند و شطری ازاں در معرض اظہار نیز آوردند و بعضے خصائص و کمالات حضرت امیر را کرم اللہ وجہہ کہ دیدۂ فکر و وہم ہم اندیشہ ازاں خیرہ و در راہ است' مشروح ساختند و ہم چنیں کمالات حضرت فاطمہ زہرا و حضرات حسنین را رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان نمودند' علی ہذا القیاس کمالات سائر دوازدہ ائمہ را فرمودند' بدیں تقریب کمالات و خصائص حضرات شیخین و حضرت ذی النورین را بیان نمودند و نسبت و منزلت ہر کدام ازیں خلفائے اربعہ و اہل بیت را بآں سرور علیہ و علی آلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام مشروح ساختند و بعضے از خدمات شائستہ خود را کہ بوقوع آمدہ نیز درمیان آوردند و قدرے از کمالات حضرت شیخ عبد القادر جیلانی را ہم بیان کردند' چنانچہ در مرض اخیر ایں ذرۂ حقیر را وصیت بہ نوشتن بعضے ازیں اسرار کہ قابل اظہار بود' نمودند۔ چنانچہ ایں فقیر بہ مقتضائے وصیت در ایام عزامی آں درہائے ناسفتہ را در سلک نظم (یعنی ترتیب دادہ) کشید و داخل مکتوبات قدسی آیات آں حضرت گردانید۔ چنانچہ ختم مکتوبات بہ ہماں مرقومات مقرر گشت -----

(فائدہ) مولف روضۃ القیومیہ کی صراحت اور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کی شہادت سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ اس مکتوب شریف کے معارف حضرت امام ربانی قدس سرہ کے بیان فرمودہ ہیں اور خواجہ محمد معصوم نے حسب وصیت ان کو مرتب کر کے مکتوبات کے آخر میں شامل کر دیا تھا۔ اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کا یہ مکتوب بالکل آخری ہے لہذا اسے سب سے آخر میں درج ہونا چاہیے اور حضرت شیخ قدس سرہ کا یہ کلام اس وقت کا ہے جب کہ آپ کے مدارج علیا عین نقطہ عروج پر تھے ----- اس خط کو جو نور محمد تہاروی کے نام لکھا گیا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے

کبھی حضرت غوث اعظم کی مذکورہ صدریت کے معنی دریافت نہ کئے ہوں گے۔ لہذا ان ہی کو مکتوب الیہ قرار دے دیا گیا----- و اللہ اعلم بالصواب

ازالہ وہم

ہمارے پیش کردہ مکتوب جلد نمبر ۳، صفحہ ۱۲۳ کو غلط ثابت کرنے کے لئے تحقیقی جائزہ کے مصنف سے پہلے وہابی دیوبندی مودودی (ابن تیمیہ) کی پیروی میں خوب ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں-----

ملک حسن علی صاحب بی اے جامعی نے لکھا ہے کہ آخری مکتوب نمبر ۱۲۳ جو نور محمد تہاروی کے نام ہے 'بعض مبصرین اسے جعلی قرار دیتے ہیں کیونکہ اس مضمون اور مکتوب کی بعض باتیں خلاف شرع اور خلاف مشرب حضرت مجدد (رحمہ اللہ تعالیٰ)-----(تعلیمات مجدد، صفحہ ۴۸)

(نوٹ) ملک صاحب جو علامہ ابن تیمیہ کی تعلیمات کے عاشق صادق ہیں، نے محض اپنے ذاتی خیالات و معتقدات کی بنا پر اس پر حقائق و معارف مکتوب کو جعلی اور خلاف شریعت لکھ دیا ہے۔ ملک صاحب کو یہ مکتوب اس لئے خلاف شریعت نظر آیا کہ اس میں مدارج ولایت بیان کرتے ہوئے حضرات ائمہ اثنا عشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قطبیت کے درجہ خاص پر فائز تسلیم کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے-----

کہ ان حضرات کے بعد حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ منصب عطا ہوا اور تا ایں دم تمام واصلین و کاملین کو ان ہی کے ذریعے فیض پہنچتا ہے-----اور شیخ مجدد رحمہ اللہ حضرت شاہ جیلان قدس سرہ کے نائب مناب ہیں یہ حقائق حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیت ہے

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابدا علی افق العلی لا تغرب

پہلوں کے آفتاب غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب انتہائی بلندیوں پر ہے اور کبھی غروب نہ ہو گا' اس کی تشریح کرتے ہوئے بیان کئے ہیں علامہ ابن تیمیہ کے نظریہ مخدومیت اور توحید خالص کے قائل شخص کو ایسی باتیں ضرور خلاف شرع نظر آئیں گی-----

تبصرۂ اویسی غفرلہ

یہ مکتوب دیوبندی وہابی عقیدہ کے خلاف ہے اور ابن تیمیہ کا مشن پورا نہ ہو گا اسی لئے سرے سے اس مکتوب شریف جعلی قرار دے دیا اور جعلی ہونے کی کوئی دلیل نہیں صرف لکھ دیا کہ مبصرین نے اسے جعلی قرار دیا ہے-----

حقیقت حال

حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلے کو جملہ سلاسل کے اولیاء اللہ اور علماء اہل سنت نے تسلیم کیا ہے اور تمام مشائخ سلسلہ مجددیہ نے شیخ مجدد قدس سرہ کے اس کلام کو دل و جان سے مانا ہے اور کسی نے بھی حضرت کے اس مکتوب کو جعلی اور خلاف شریعت قرار نہیں دیا-----

تحقیقی جائزہ کا مصنف

وہابیوں دیوبندیوں کی طرح اس فریب نے بھی خاصہ ہاتھ پاؤں مارا ہے۔ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۹ تا صفحہ ۱۶۲ اوراق کالے کئے تمام بے سود بالآخر وہی چال چلا جو وہابی دیوبندی پہلے ہی چال گئے-----

(نوٹ) اس مکتوب کے بارے میں وہابی غیر مقلدین نے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالٰی کی السیف المسلول کے صفحہ ۵۲۷' ۵۲۸ کے حوالہ پر سخت تنقید کی----- جس کے جوابات فقیر نے شرح حدائق بخشش جلد اول صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۷ میں مفصل لکھے ہیں-----

مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳ تحقیقی میدان میں

صاحب روضۃ القیومیہ اور حضرت محمد معصوم رحمہ اللہ تعالٰی نے اس مکتوب میں بتایا ہے

پہلے روضۃ القیومیہ کی تصریح ملاحظہ ہو-----

ایام مرض (وفات) میں ایک روز آں حضرت نے فرمایا کہ آج حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہو کر فرماتے ہیں کہ لوگ میرے اس شعر

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابدا علی افق العلی لا تغرب

کے معنوں کی بابت حیران ہیں-----اگر آپ اس کا حال لکھیں تو آپ کو اس مرض سے صحت ہو جائے گی۔ چونکہ حضرت قیوم اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لقائے پروردگار کا شوق بہت تھا اس لئے بہ کثرت شوق آپ آب دیدہ ہوئے اور یہ دعا اللھم الرفیق الاعلی بار بار پڑھتے اور فرماتے کہ طبیب کہہ دے کہ تم لاعلاج ہو تو میں بہت سارو پیہ راہ خدا میں صرف کروں مرض موت آں حضرت قیوم ثانی معصوم زمانی کو وصیت فرمائی کہ مذکورہ بالا شعر کا حل ضرور لکھنا اور خود زبان مبارک سے اس کی تشریح کر دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آں جناب کی اس وصیت کو آپ کی عزاداری کے دنوں میں پورا کیا اور مکتوبات کی تیسری جلد میں داخل کر دیا-----

انتباہ

مذکورہ بالا بیان سے جہاں مکتوب شریف کی توثیق ہوئی وہاں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی تعلقات کا بھی علم ہوا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اور مجدد اعظم کی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت بھی ثابت ہوئی۔ مزید تفصیل کے لئے فقیر کے رسالہ فیض الجیلانی علی لامام الربانی کا مطالعہ کیجئے-----

توثیق مکتوب از صاحب مکتوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگرچہ مضمون مذکور کے بعد مزید توثیق کی ضرورت نہیں لیکن شکی مزاج کا شک خود سیدنا

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی تصریح سے زائل کیا جا سکتا ہے لیکن ضدی کی ضد کا ازالہ مشکل ہے-----

مکاشفات غیبیہ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ مرتبہ خواجہ محمد ہاشم کشمی جس کے شروع میں جامع نے لکھا ہے کہ معارف آں اوراق از علوم سابقہ اند-----اس کے مکاشفہ ۱۶ کے اندر مشروح ہے-----

باید دانست کہ واصلان ذات ازیں بزرگواران کہ بہ افراد ملقب اند نیز اقل قلیل اند و اکابر صحابہ و ائمہ اثنا عشر از اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بایں دولت فائض اند و از اکابر اولیاء اللہ قطب غوث الثقلین قطب ربانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی است قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس بایں دولت ممتاز اند و دریں مقام شان خاص دارند کہ اولیاء دیگر ازاں خصوصیت قلیل النصیب اند ہمیں امتیاز فضلے باعث علو شان ایشاں شدہ است۔ فرمودہ اند قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی لله-----اگرچہ دیگراں راہم فضائل و کرامات بسیار است اما قرب ایشاں بآں خصوصیت از ہمہ زیادہ تر است در عروج بآں کیفیت کسے بہ ایشاں نمی رسد' باصحاب وائمہ اثنا عشر دریں باب مشارک اند----- ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم-----

مزید حوالے

حضرت شیخ مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مکاشفہ کے نقل کیے جانے کے بعد مزید کسی وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ تاہم اس مسئلے میں چند بزرگوں کے حوالے اور آراء نقل کی جاتی ہیں تا کہ حق واضح ہو جائے-----

(۱)......صاحب روح المعانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوب مذکور نقل کر کے بہترین اور عجیب و غریب بحثیں لکھی ہیں جن سے تحقیقی جائزہ کی اکثر خرافات کے جوابات بھی ہیں وہ تمام عبارت مع ابحاث غریبہ و عجیبہ فقیر نے فیوض القادریہ علی السلسلۃ النقشبندیہ میں نقل کیا

ہے-----

(۲) حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السیف المسلول کے آخر میں مکتوب مذکور نقل کر کے بہترین توجیہات نقل کی ہیں ان پر وہابیہ غیر مقلدین نے اعتراضات کئے قاضی صاحب علیہ الرحمہ کی تصریحات پھر وہابیہ کے اعتراضات کے مفصل جوابات فقیر نے شرح حدائق بخشش کی جلد اول میں لکھ دیئے ہیں-----

(۳) حضرت امام ربانی قدس سرہ کے نامور خلیفہ اور بانی سلسلہ آدمیہ حضرت سید آدم بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۰۵۳ھ) نے اپنی تصنیف خلاصۃ المعارف میں وہی کچھ لکھا ہے جو ان کے مرشد نے ارشاد فرمایا ہے-----(مکتوبات شریف' مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی' جلد ۱' صفحہ ۳۲)

(۴) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۱۷۶ھ) نے المقالۃ الوصیہ فی النصیحہ و الوصیہ میں اپنے مشاہدے کو اسی طرح بیان کیا ہے-----

(۵) حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۲۲۵ھ) نے حضرت شاہ صاحب کے کلام کی تائید و تشریح اس طرح کی ہے-----

آں چہ حضرت شیخ در قطبیت ائمہ اثنا عشر نوشتہ ایں مضمون را حضرت امام ربانی قطب صمدانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در شرح بیت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ این ست بیت ؎

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابدا علی افق العلی لا تغرب

و فقیر آں را در شمشیر برہنہ (تصنیف قاضی صاحب) نوشتہ (مجموعہ وصایا اربعہ)-----

(۶)... سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۲۴۰ھ) نے حضرت شیخ مجدد کے اس مکتوب کا خلاصہ شیخ مجدد کے حوالہ سے بیان کیا ہے-----(در المعارف)

(۷) ... عارف باللہ شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی شکارپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۱۹۵ھ) کے مکاتیب اسی مسئلے پر ہیں اور ہر مکتوب ایک رسالے کی حیثیت رکھتا ہے-----

حاجی فضل اللہ نقشبندی قندھاری قدس سرہ الباری (متوفی ۱۲۳۸ھ) نے اپنی تالیف عمدۃ المقامات (فارسی) میں حضرت شیخ مجدد کے زیر بحث مکتوب کی عبارت نقل کر کے اس مسئلے کو موکد کیا ہے-----(عمدۃ المقامات)

اس مسئلے پر نقشبندی صوفیہ کی متعدد تحریریں اس وقت میرے پیش نظر ہیں جن کے حوالے طوالت کا باعث ہوں گے۔ لہذا ذیل میں صرف حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا ارشاد نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۵ھ) فرماتے ہیں-----

صوفیہ اہل سنت بر قطبیت دوازدہ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہم متفق اند-----(مقامات مظہری، صفحہ ۱۲۷)

مزید نقول فقیر کے رسالہ فیض الجیلانی علی الامام الربانی میں دیکھیے-----

تحقیقی جائزہ کی تخریب کاری کا محاسبہ

جب کہ اولیائے امت و مشائخ ملت سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب کو حق مان کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غوثیت کبریٰ ثابت کر رہے ہیں تو ایک ایسے شخص کی بات کا اعتبار کیسا جس کا دماغ فاسد و مختل ہے اور وہ بہکی بہکی باتوں سے دل بہلا رہا ہے۔

فقیر تبصرہ کرے تو قادریت کا طعنہ دیا جائے گا ناظرین خود ہی اس کے جوابات پڑھ لیجیے اس کے بعد خود ہی فرمائیں گے کہ یہ بات مکتوب شریف کے جوابات نہیں بلکہ خرافات و بکواسات ہیں-----

مشائخ نقشبند حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نیاز مند

تحقیقی جائزہ کے مصنف کی اس سے تخریب کاری کے سوا اور کوئی مقصد نہیں صرف یہ چاہتا ہے کہ نقشبندی سلسلہ کے لوگ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بد ظن ہوں اور یہ نہیں ہو سکے گا اس لئے کہ سیدنا بہاؤ الدین زکریا نقشبندی سے لے کر تاحال کے نقشبندی مشائخ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیاز مندی کا دم بھرتے چلے آرہے ہیں۔ فقیر نے بکثرت حوالے فیوض القادریہ علی السلسلۃ النقشبندیہ میں نقل کئے ہیں، چند حوالے یہاں درج کرتا ہوں----

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی نقشبندی مدظلہ حضور غوث اعظم اور مجدد الف ثانی کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خانوادہ مجددیہ کے نہایت گہرے اور مضبوط روحانی تعلقات استوار ہیں خانوادہ مجددیہ جس چشمہ عرفان سے سیراب ہوا وہ چشمہ عرفان تاجدار بخارا حضور شہنشاہ نقشبند قدس سرہ الصمد کے دامان کرم سے پھوٹتا ہے، تاریخ روحانیت ہمیں بتاتی ہے کہ حضور شہنشاہ نقشبند بھی والی بغداد کے فیضان سے مالا مال تھے----(ماہنامہ انوار لاثانی، علی پور سیداں، اگست ۱۹۹۸ء)

(نوٹ)... غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت کا سلسلہ درگاہ ثانی لاثانی قدس سرہ تاحال قائم ہے، پروفیسر الحاج محمد حسین آسی مدظلہ اور آپ کے تلمیذ عزیز کے مضامین انوار لاثانی کے اوراق شاہد ہیں ورنہ بعض نقشبندیہ سلسلہ کے لوگ غلط راہ چل گئے----انا للہ وانا الیہ راجعون----

بانی سلسلہ نقشبندیہ سیدنا بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت

(۱)... فقیر نے شرح حدائق بخشش میں تفصیل سے یہ واقعہ لکھا ہے کہ جونہی سیدنا بہاؤ الدین نے لطیفہ کشائی کے لئے درگاہ غوث اعظم میں عرض کیا۔

یا دستگیر دستم بگیر

دستم چنیں بگیر کہ گویند دستگیر

مزار کے اندر سے جواب ملا ؎

یا شاہ نقشبند نقشے چنیں بہ بند
نقشے چنیں بہ بند کہ گویند نقشبند

اس کے فوراً بعد لطیفہ کھل گیا-----(تفریح الخاطر / خوارق الاحباب)

یہاں ہم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو کرامتیں بیان کرتے ہیں-----

کرامت نمبر (۱)

یہ بھی دراصل حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہے کہ مزار شریف کے اندر سے نہ صرف جواب عنایت فرمایا بلکہ سلسلہ نقشبندیہ کو آگے بڑھانے کا راستہ کھول دیا-----

کرامت نمبر (۲)

نقشبندی حضرات مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کے پیران پیر کی آمد کی خبر قادریوں کے پیران پیر نے ایک سو سال پہلے سنادی----حضرت الشیخ ملخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں-----

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن جماعت کے ہمراہ کھڑے تھے کہ بخارا شریف کی طرف متوجہ ہو کر سونگھا اور بعد ازاں فرمایا' میرے انتقال کے ایک سو ستاون سال بعد ایک مرد کامل بخارا شریف میں پیدا ہوگا۔ جو میری خاص نعمت سے فیض یاب ہو گا-----پس جس طرح حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ویسے ہی ہوا-----(تفریح الخاطر 'صفحہ ۱۹)

حضور شہنشاہ نقشبند بھی بارگاہ غوثیت میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں ؎

بادشاہ ہر دوعالم شاہ عبد القادر است

سرور اولاد آدم شاہ عبد القادر است

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم

نور قلب از نور اعظم شاہ عبد القادر است

(۲)..... مولانا عبد الرحمٰن جامی نقشبندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' آپ کرامات ظاہرہ' احوال باہرہ اور مقامات عالیہ کے مالک تھے----(نفحات الانس' صفحہ ۳۵۲)

(۳)..... سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (۱) جو کہ آفتاب نقشبندیت خواجہ محمد الباقی باللہ علیہ الرحمہ کے مرید تھے' نے بھی آپ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

غوث اعظم دلیل راہ یقیں

بہ یقیں رہبر اکابر دیں

شیخ دارین و ہادی دارین

زبدۂ آل سید کونین

بادشاہ ممالک قربت

رہ نورد مسالک قربت

(۴)..... حضرت امام ربانی (۲) مجدد الف ثانی قدس سرہ کے خلیفہ اجل حضرت آدم بنوری علیہ الرحمہ نے خلاصۃ المعارف میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب شان وعظمت بیان فرمائی ہے-----

---

(۱)..... مشہور تو آپ قادری ہیں لیکن بیعت سلسلہ نقشبندیہ میں ہے اور سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کی عقیدت کی تفصیل فقیر کے ترجمہ اخبار الاخیار کا مطالعہ فرمایئے-----

(۲)..... سید مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت کے متعلق فقیر کا رسالہ فیض الجیلانی علی الامام الربانی پڑھیے-----

(۵)...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا خانوادہ مجددیہ میں ایک مقام ہے----- آپ فرماتے ہیں :

اولیائے امت اور ارباب سلاسل میں سے راہ جذب کی تکمیل کے بعد جو اس نسبت کی طرف سب سے زیادہ مائل اور اس مرتبہ پر بدرجہ اتم فائز ہوتے ہیں وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' اس لئے مشائخ نے کہا ہے کہ وہ اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں-----(ہمعات' صفحہ ۶۱)

(۶)...... خلیفۃ اللہ' قیوم رابع حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی مجددی علیہ الرحمہ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سال تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو اپنے وقت میں ممتاز ہوگا اس کا نام عبدالقادر رکھنا-----(روضۃ القیومیہ' جلد ۴' صفحہ ۳۸۴)

(۷)...... خواجہ خواجگان حضرت مرزا محمد مظہر جان جاناں مجددی قدس سرہ فرماتے ہیں :

ایک خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک بڑے صحرا میں کلاں چبوترہ ہے' اس پر بہت سے اولیاء حلقہ مراقبہ میں ہیں۔ حلقہ کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید قدس سرہ جھک کر بیٹھے ہیں اور حضرت سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ماسوائے اللہ سے استغنا اور کیفیات اور حالات فنا طاری ہیں۔ پھر وہاں سے سب اٹھ کھڑے ہوئے' میں نے پوچھا کہاں جاتے ہیں ؟ کسی نے جواب دیا حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کے لئے۔ پس حضرت امیر تشریف لائے' آپ کے ہمراہ ایک گدڑی پوش' سر و قد' پاؤں سے ننگا اور بکھرے بالوں والا شخص بھی تھا۔ حضرت علی نے کمال تواضع اور تعظیم کے ساتھ اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ میں نے پوچھا کون ہے ؟ کسی نے کہا' یہ خیر التابعین اویس قرنی ہیں۔ وہاں ایک مصفا حجرے کا ظہور ہوا' جو کمال درجہ منور تھا' وہ تمام حضرات اس حجرہ میں گئے' میں نے پوچھا کہاں جارہے ہیں ؟ کسی نے کہا' آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس ہے' جس کی تقریبات میں شرکت کے لئے جارہے ہیں

ہیں-----(مقامات مظہری، صفحہ ۳۴۳)

(۸)...... کسی نے حضرت مظہر سے پوچھا، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ دونوں میرے پیر اور رہنما ہیں، مجھ پر دونوں رحمت الٰہی کے بادل کی طرح برستے ہیں، میری رہنمائی کے لئے ان میں سے ایک ہی کافی ہے میں نہیں جانتا کہ فلک سے زیادہ نزدیک کون ہے؟-----(ایضاً، صفحہ ۴۳۴)

(فائدہ)...... اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ خانوادہ مجددیہ کا یہ فرد وحید حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابر کرم سے پوری طرح مستفیض ہو رہا ہے۔ نیز بزرگوں کے درجات کو حقیقت میں اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہمیں اس قسم کے مباحث میں اپنا وقت نہیں ضائع کرنا چاہیے، یہی نصیحت آپ نے اپنے ساتویں مکتوب میں لکھی ہے-----

(۹)...... حضرت غلام علی شاہ دہلوی مجددی اکابر مجددیہ میں سے ہیں، ملفوظات درالمعارف میں حضرت شاہ عبدالروف(۱) رافت علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں:

مرشد برحق نے زبان گوہر فشاں سے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایک روز اچانک میرے مشام جان تک ایسی خوشبو پہنچی کہ میں مست اور بے ہوش ہو گیا اور سارا مکان معطر ہو گیا۔ جب اس ہوش ربا اور فرحت افزا حالت سے باہر آکر میں نے اوپر کی جانب دیکھا تو مشاہدہ کیا کہ میرے اوپر ایک معطر و منور جلوہ نما ہے-----دل میں خیال گذرا کہ اس قدر جمال شاید

(۱)...... شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کے شاگرد تھے، محقق و مفسر و محدث مشہور تھے تفسیر رؤفی آپ کی تصنیف ہے۔ آپ نے انکشاف کیا ہے کہ تفسیر عزیزی میں تحریف ہے، مثلاً ما اھل بہ لغیر اللہ (پارہ ۲) میں اولیاء کرام کی نذور کو شرک کہا گیا ہے، یہ غلط ہے اور تفسیر چھاپنے والے (دیوبندی وہابی) لوگوں کی کاروائی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی--------

جناب سید البشر علیہ صلوٰۃ اللہ الملک الاکبر کی روح پر فتوح کے ظہور کا ہو یا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک ہو-----(درالمعارف، صفحہ ۱۵۱)

آپ لوگوں کو سلسلہ قادریہ میں بھی بیعت فرمایا کرتے تھے-----

ایک روز آپ نے فرمایا کہ میرے اکثر آباء واجداد سلسلہ قادریہ سے منسلک تھے، میں نے بھی اپنے پیرومرشد سے اسی سلسلہ میں بیعت کی تھی، لیکن سلوک کی منازل سلسلہ نقشبندیہ کے مطابق طے کی ہیں-----

طریقہ مجددیہ میں اسرار الٰہی کی چار نہریں ہیں-----

دو نہریں نقشبندیہ ہیں-----

ایک قادریہ-----اور-----

نصف نقشبندیہ اور نصف سہروردیہ ہے-----

حضرت خواجہ نقشبند، حضور غوث اعظم، حضرت معین الدین چشتی اجمیری اور حضرت شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہر ایک بزرگ اسرار الٰہی کا مصدر اور انوار لامتناہی کا مظہر ہے-----(درالمعارف، صفحہ ۱۴۳)

(نوٹ)......یہ کتاب ابھی مظفر گڑھ کے علاقہ میں شائع ہوئی ہے-----

(۱۰)......مرشد برحق نے یہ بھی فرمایا کہ ایک روز میں نے مشاہدے کے دوران دیکھا کہ حضرت خواجہ نقشبند ایک مکان میں تشریف فرما ہیں، حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مکان کے راستے میں تشریف رکھتے ہیں-----

میں چاہتا ہوں کہ حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو ادب کے باعث ان کے حضور کھڑا ہو گیا اور انہیں چھوڑ کر حضرت خواجہ کی خدمت میں پہنچنا مناسب خیال نہ کیا-----

جب حضرت غوث الثقلین نے مجھے دیکھا تو بہت شفقت فرمائی اور فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں تم حضرت خواجہ کی خدمت میں چلے جاؤ، میں خوش ہوا اور حضرت خواجہ کی خدمت

میں چلا گیا---- (در المعارف، صفحہ ۱۴۵)

(۱۱)..... ایک شخص سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوا، مرشد برحق نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلسلہ قادریہ کے تمام اولیاء کی ارواح کو فاتحہ پڑھ کر ثواب نذر کیا اور ذکر قلبی کی تلقین فرمائی جو حضرات نقشبندیہ کا معمول ہے-----

اس وقت مجلس میں بہت سے فیوض و برکات ظاہر ہوئے---- (در المعارف، صفحہ ۶۰)

(۱۲)..... فرماتے ہیں کہ جو فیض حضرت مجدد الف ثانی کو حضرات نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سے پہنچا ہے، وہ حضرت مرزا صاحب کو بھی پہنچا ہے-----

علاوہ ازیں حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک اور حضرت قطب المحققین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک سے بھی فیض حاصل کیا ہے----- (در المعارف، صفحہ ۵۶)

(۱۳)..... فرماتے ہیں کہ ولایت زیر کے ساتھ جس کا مطلب ہے تصرف، اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ باقی رہتی ہے یا نہیں-----

واضح رہے کہ اکابر کی ولایت باقی ہے، چنانچہ حضرت غوث اعظم، حضرت خواجہ نقشبند اور حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آج تک زمین و زمان میں تصرفات جاری اور نمایاں ہیں----- (در المعارف، صفحہ ۲۴۷)

(۱۴)..... یہ بھی فرمایا کہ ایک روز میں مرشدی و مولائی حضرت جان جاناں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا----- اچانک میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب متوجہ ہوا اور عرض کی کہ حضرت پیر و مرشد کی بارگاہ میں میری سفارش فرمادیں-----

حضرت شہید عطر اللہ قبرہ المجید حلقہ سے فارغ ہو کر اس بندہ ناچیز کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ابھی تم غوث اعظم قدس سرہ کو اپنی سفارش کے لئے لائے ہو----- (در المعارف، صفحہ ۲۵۵)

(۱۵)...... حضرت غلام محی الدین (۱) قصوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات شریفہ میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے مجھے سلسلہ قادریہ میں بیعت کرنے کے بعد دعا کی ----- یاالٰہی' جو فیضان حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آباء سے وراثتاً یا اپنے بزرگان سلسلہ سے عطاءً حاصل کیا تھا جو فیوض اپنے مجاہدات سے انہوں نے حاصل کئے تھے ان سب کو تھوڑی ہی مدت میں اس شخص کے سینہ میں اتار دے ----- یہ کہتے ہوئے آپ نے میرا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیا اور اسے بلند کرتے ہوئے فرمایا تمہارے ہاتھ کو میں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دے دیا ہے جو تمہارے دینی اور روحانی کام میں مدد و معاون ثابت ہوں گے ----- (ملفوظات شریفہ' صفحہ ۷۹)

(۱۶) حاجی گل محمد کابلی چند دانے عمدہ اور پاکیزہ آموں کے لائے' آپ دیکھ کر بہت خوش ہوئے' پھر فرمایا آگے آؤ' ہم تجھے آج سے پیر بنا دیں۔ پھر فرمانے لگے' ہم تو جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار کے خاکروب ہیں' حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چوبدار ہیں' حاکم شہر نے اپنے خاکروب کو اس قافلہ کے ہمراہ کر دیا ہے کہ رہزن اور چور اس قافلہ کی طرف نگاہ نہ اٹھا سکیں ----- (ملفوظات شریفہ' صفحہ ۸۶)

فرمایا کہ نقشبندیوں کا طریقہ علماء کا پسندیدہ ہے' کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں اس طریقہ کو مشائخ متقدمین مثل حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جنید بغدادی اور

---

(۱) یہ بزرگ نقشبندی تھے' بڑے کامل ولی اللہ تھے' آپ کا ہی لقب ہے قصوری حضوری ----- ولی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت کا یہ نشان کافی ہے کہ آپ کا اسم گرامی بھی غلام محی الدین ہے (رحمۃ اللہ علیہ) آپ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑھیا کے پار لگانے پر فارسی میں بہترین قصیدہ لکھا ہے جسے فقیر نے اپنے مشہور رسالہ بڑھیا کا بیڑا اور غوث اعظم میں قصیدہ مع ترجمہ مفصل لکھا ہے۔ حالات کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب تذکرہ علماء و مشائخ اہل سنت -----

دوسرے مشاہیر اولیاء کرام نے پسند کیا ہے-----(ملفوظات شریفہ، صفحہ ۱۰۲)

حضرت غوث زمانہ الشیخ دوست محمد قندھاری مجددی قدس سرہ مشائخ مجددیہ میں خاص مقام کے حامل ہیں، وہ عالم جذب و مستی میں بارگاہ غوثیہ میں حاضر ہوئے-----

اس رات خواب میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی انہوں نے اپنی قادری ٹوپی اتار کر آپ کے سر پر رکھی اور فرمایا تم میرے خلیفہ ہو-----(تجلیات دوستیہ، صفحہ ۲۶)

خانوادہ مجددیہ کے فاضل اجل بزرگ حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری علیہ الرحمہ نے بھی اپنے روحانی رابطے کی بنا پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام خاص کی طرف اشارہ فرمایا ہے-----

پس ثابت شد حکم کشفا قطعا بر ثبوت قدم مبارک بر فوق رقاب جمیع اولیاء کرام اولین و آخرین قدس اللہ اسرارہم واز جمیع ماذ کردانستہ باشی-----(مکتوبات شاہ فقیر اللہ)

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں پنجاب میں سلسلہ نقشبندیہ کے بابائے آدم ہیں۔ آپ کے ذریعے پنجاب میں سلسلہ نقشبندیہ خوب پھلا پھولا اور آج بھی اس سلسلہ کی بہار آپ کے نام نامی اسم گرامی سے ہے-----

فقیر نے عزیزم الحاج قاری غلام عباس نقشبندی (زید مجدہ) خطیب جامع مسجد موتی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالا کی رفاقت میں بارہا مزار شریف کی زیارت کا شرف پایا ہے۔ خوب سے خوب تر روحانیت میں جلا نصیب ہوا-----

عقیدت نمبر ۱

حضرت شیر ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت زیادہ عقیدت تھی یہاں تک کہ آپ کی مسجد کی محراب میں یا شیخ عبد القادر شیئا للہ لکھا ہوا ہے----- اس پر ایک نو آموز مرید نے حضرت میاں صاحب سے بذریعہ خط

استفسار کیا کہ آپ کی مسجد پر یا شیخ عبد القادر...... الخ کیوں لکھا ہوا ہے؟ جب کہ آپ نقشبندی طریقت میں منسلک ہیں جب کہ یہ وظیفہ حضرات قادریہ کا ہے کلمات قدسیہ معروف بہ فیض نقشبندیہ کے صفحہ ۴۵ پر اس مکتوب کا فوٹو موجود ہے۔ یہ رسالہ حضرت سید شرافت نوشاہی نے شائع کیا ہے-----

سوال کا مضمون یہ ہے کہ حکیم مظفر حسین نے لکھا کہ یا شیخ عبد القادر شیئاللہ (کے بارے میں) مولوی ثناء اللہ پانی پتی (نقشبندی) نے فتویٰ کفر و شرک کا دیا ہے اور علمائے دین نے بھی دیا ہے آپ کی اس میں کیا رائے ہے؟ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب لکھا ہے کہ اس وسوسہ میں نہ پڑھنا زیبا نہیں غریب (میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ) تو پڑھا کرتا ہے بلکہ کل ولی اللہ سے مدد لینا جائز ہے-----

حضرت میراں محی الدین حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عجیب طرز کی توحید میں فنا تھے' اس لئے جو لوگ ان کو یاد کرتے ہیں ان کو خداوند کریم کی محبت زائل ہو جاتی ہے-----(کلمات قدسیہ' صفحہ ۴۲' ۴۳' ۴۴)

عقیدت نمبر ۲

حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت میاں شیر محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یہ سن کر کہ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش سے آیا ہوں-----

تو حضرت نوشہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نامی سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا

حضرت نوشہ عالی جاہ رحمۃ اللہ علیہ بغداد والی سرکار (غوث اعظم) کا خاندان ہے-----(کلمات قدسیہ)

مزید بر آں

ایک کتاب ,,حدیث دلبراں" ابھی لاہور میں شائع ہوئی ہے' اس کے حوالہ جات بھی ملاحظہ ہوں-----

عقیدت نمبر ۳

عبدالرحیم فرقہ باطلہ سے تعلق رکھتا تھا آپ (میاں شیر محمد) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی' مجھے دانت میں درد ہے' اپنے ڈاکٹر محمد یوسف (عقیدت مند) کو خط لکھ دیں' آپ نے فرمایا' کہاں ہے درد؟ اس نے ایک دانت کی طرف اشارہ کیا' آپ نے فرمایا' اس پر انگلی رکھو' اس نے انگلی رکھی' تو آپ نے پڑھا' یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی پھر پھونک ماردی تو درد جاتا رہا-----اس دن کے بعد اس نے عقائد فاسدہ سے توبہ کر لی-----(کتاب حدیث دلبراں' صفحہ ۱۷۳)

عقیدت نمبر ۴

اسی مقام پر حاشیہ نمبر ۱ پر ہے کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ گیارھویں شریف کا دن خالی نہیں چھوڑنا چاہیے اگر آدمی بہت غریب ہو اور اس کے دن تنگی سے گذرتے ہوں تو وہ ایسا کرے کہ دسویں کے دن' رات گیارھویں ہو' شام کو اپنے کھانے کے دو حصے کر دیا کرے ایک حصہ پر غوث اعظم کو ایصال ثواب کرنے کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر اپنا حصہ اور ایصال ثواب والا حصہ ملا کر بے شک خود ہی کھالے-----(کتاب حدیث دلبراں' صفحہ ۱۷۲)

(نوٹ)...... حدیث دلبراں کا مصنف و ناشر نقشبندی بھی ہے اور حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا نیاز مند مرید بھی ہے-----

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

حاشیہ حدیث دلبراں صفحہ ۲۷۴ میں ہے کہ حضرت میاں صاحب (میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ایک دفعہ بریلی شریف بھی گئے تھے۔ بابا شیخ محمد عاشق مونگہ نہ صرف متقی، پرہیزگار اور نہایت پارسا انسان تھے بلکہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہونے کے علاوہ صاحب مجاز بھی تھے۔ خواجہ صاحب کو ٹلے شریف والے نے انہیں (رشد و تلقین کی اجازت دی تھی) فرمایا:

عاشقا، میں بریلی میں تھا، جب میں وہاں پہنچا تو مولانا احمد رضا خاں صاحب درس دے رہے تھے، یار جب میں نے بیٹھ کر ان کا درس سنا تو مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا احمد رضا خاں جو بھی حدیث بیان کرتے ہیں وہ براہ راست حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھ کر بیان کرتے تھے۔ جب یہ واقعہ بیان ہو رہا تھا تو حاجی فضل احمد صاحب بھی پاس موجود تھے-----

انتباہ

تحقیقی جائزہ کے مصنف نے امام احمد رضا فاضل مجدد بریلوی قدس سرہ اور آپ جیسے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں اولیاء کو غالی لکھا ہے اگر یہ حضرات غالی ہیں تو خدا کرے ہمیں ایسے غالیوں کے ساتھ قیامت میں اٹھنا نصیب ہو۔ صرف حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی مناسبت سے امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہ کا تعارف لکھ دیا ہے تاکہ قارئین غور فرمائیں کہ ایسے حضرات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم اولین و موجودین و آخرین (باستثناء) تمام اولیاء کرام کے لئے مان رہے ہیں تو ایسے حضرات کی تحقیق حق ہے اور جو شخص علوم کے ابجد سے بھی واقف نہیں وہ ایسے حضرات پر حملہ کر کے اپنا انجام برباد کر رہا ہے۔ فقیر ان کے سرپرستوں سے اپیل کرتا ہے کہ اس تخریب کار کو توبہ کرائیں ورنہ جس طرح اس کا انجام خطرے میں ہے کہیں آپ حضرات اس کی سرپرستی کی نحوست سے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گستاخوں میں شمار نہ ہو جائیں----- و ما

علینا الا البلاغ المبین-----

اویسی غفرلہ کی دردمندانہ اپیل

جملہ سلاسل طیبہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ اویسیہ کے مشائخ عظام' علمائے کرام اور جملہ عوام اہل سنت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ

غوث . اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد درمیان انبیاء

پر تمام سلاسل مبارکہ اولیائے کرام و علمائے عظام کا اتفاق تھا اور ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت رہے گا۔ ایک شرپسند اور تخریبی چند رفقا سے مل کر تمام سلاسل مبارکہ کے منسلکین کو لڑانا چاہتا ہے بلکہ کتاب کی اشاعت کے بعد سلاسل کے منسلکین کے بعض لوگوں میں جنگ کا آغاز ہو چکا ہے اگر ابھی سے اس کا انسداد نہ ہوا تو یہ دوسرے مذہبی جھگڑوں سے بڑھ کر نزاع ہوگا۔ آپ حضرات کے کسی ایک بزرگ کی گستاخی اور توہین کرے تو آپ حضرات اپنے جملہ مریدین و متعلقین سمیت اس کی جان کی دشمن بن جاتے ہیں اور اس بد قسمت انسان نے سیدنا غوث اعظم پیران پیر میراں محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جی بھر کر گستاخیاں کی ہیں' اس سے توبہ کا مطالبہ کریں اگر وہ نہ مانے تو اس کے سرپرستوں سے مطالبہ کریں اگر یہ حضرات کتاب تحقیقی جائزہ سے رجوع نہ کریں تو ان سے بائیکاٹ کا اعلان کریں ورنہ کل قیامت میں پچھتانا کام نہیں دے گا-----فقیر نے اپنی استطاعت بھر سعی کر لی-----اللہ تعالیٰ قبول فرمائے-----آمین۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۳ / رجب المرجب ۱۴۱۹ھ بہاول پور' پاکستان

فہرست عنوانات

خاتمہ فہرست